وعلمناہ من لدنا علما

مرجع فیوض خواص ومنبع برکات عوام نسخہ متبرکہ از الہامات
قدسیہ آیۃ من آیات اللہ حضرتنا غوث الثقلین الشیخ

(۱)

عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز

(اعنی)

تصنیف لطیف حضرت قطب الاقطاب

الہامات غوثیہ

مع شرح آن جسکا ترجمہ

نفحات ربانیہ

ترجمہ سلیس اردو زبان مع حل معانی

سلیس اردو زبان مین برای سہولۃ عوام حضرت حاجی حافظ پیرجی عطاء اللہ صاحب
خلیفہ برحق حضرت الحاج الشاہ امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ نے
بنگال آرٹ اسٹڈیو لمیٹڈ سرکارین نمبرا کلکتہ مین چھپوایا

تعداد جلد ایکہزار ۱۰۰۰

قیمت فیجلد علاوہ محصول ایکروپیہ (عہ)

کی راہ مستقیم کو پرانہ خیالی اور تنگ حالی بتلاتے ہوئے قسم قسم کی بدعات اور خواہشات نفسانی۔ اور حب جاہ اور سرداری کے عشق مین مصروف کار ہین صرف آپ کو راہ یاب ہی نہین کہتے بلکہ اپنے کو دوسرون کا ہادی تصور کرتے ہین۔ حالانکہ آپ شیطان لعین کے اجل تلامذہ اور باعث فخر موالاتیون مین ہین۔

چودھوین صدی کی برکات گو مدارس بکثرت ہین مگر غزالیؒ اور رازیؒ۔ اور ابوحنیفہؒ کی مسندین ویران پڑی ہین۔ اگرچہ خانقاہین شمار مین بہت ہین۔ مگر جنید بغدادیؒ اور ابن عربیؒ و مولوی معنویؒ کی روحین ناخلف قائمقامون سے غم و غصہ مین ہین۔ اگر مسجدون کو تلاش کیجیے تو بلاشبہ مسلمانون کی آبادی مین بیش قیمت سامانون سے قدم قدم پر آراستہ و پیراستہ نظر آئین گی۔ مگر ریا۔ سمعہ۔ بیجا نمایش اور فضول شور و شغب سے گونجتی ہون گی۔

خدا تعالےٰ سبحانہ اور شیطان لعین کی قرب و بعد اور رضامندی کا صرف واحد ذریعہ ہے اور وہ عشق و محبت اور بغض و عداوت مین منحصر ہے۔

اگر خدا تعالیٰ کا طالب ہے تو خدا تعالیٰ اور آپکے برگزیدہ بندون سے محبت اور عشق کریگا اور خدا تعالےٰ کے دشمنون سے بغض و عداوت رکھیگا اور اگر شیطان کی دوستی اور رضامندی مقصود ہوگی تو خدا تعالےٰ اور آپکے نیک بندون سے بغض و عداوت ہوگی اور شیطان لعین اور آپکے احباب سے عشق و محبت کریگا۔ اس طریق کا پتہ اگر قرآن شریف سے معلوم کرنا چاہتے ہو تو ان آیات کو پڑھو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

یعنی بعض لوگ اللہ کے سوائے کسی کو مثل خدا مانتے ہین وہ ماسوائے اللہ سبحانہ کی سی محبت کرتے ہین اور جنکا ایمان خدا تعالےٰ پر ہے انکو خدا تعالیٰ سے زیادہ محبت ہے۔ اور اس حدیث شریف کا مطالعہ کرو جسمین ختمی مآب صلعم نے ایمان مکمل ہونا حب فی اللہ اور بغض فی اللہ پر منحصر فرمایا ہے۔

اسوقت علماء اسلام اور دیگر دانشمندون نے اعلاء کلمۃ اللہ اور نصرۃ اسلام کیلئے راہ عمل کی جو

باسمہٖ تعالیٰ

ذکرِی من مترجم

یہ چودھوین صدی کا دور ہے یقیناً یہ وہی زمانہ ہے جسمین روایاتِ اسلامی کی روی سے تمام برکاتِ ایمان اور معارفِ ایقان اسلام کے مسلمانانِ عالم کی غفلت اور بداعمالیون سے محو وفنا ہونے شروع ہونگے۔ اور آفتابِ علم کو کسوف لگنا شروع ہوگا۔ اور شمعِ علم کو اپنے علماء باللہ پروانون کی جدائی سے خاموش اور تاریک زندگی بسر کرنا ہوگی۔ اور جہل اور ضلالت کی گھٹائین آفاقِ عالم مین جھوم جھوم کر طرح طرح کے جالون اور حیلونکے ساتھ دنیا والون پر برسینگی اور اسکے فرزند غلط فتوون کی ژالہ باری سے عوام بیچارونکے ایمان کی سرکوبی کرین گے۔ اور غلط راستہ پر مسلمانون کو چلاکر حب جاہ اور سرداری حاصل کرینگے۔

سو روایاتِ اسلامی کے صداقت اسوقت اہل تدبر اور تذکر اپنی آنکھون سے مشاہدہ کر رہے ہین۔ اور جو باتین برکاتِ نبوت سے وابستہ ہین اور مرسلین اور انبیاء علیہم السلام کے رشد و ہدایت کے افضل ترین نتائج اور دین الٰہی کے اساس اور اصول ہین وہ قلوب سے نہ صرف ذوقاً۔ بلکہ اعتقاداً نیست و نابود ہوتے ہین۔ زہد۔ تقویٰ۔ حقایق و معارف ریاضت و مجاہدہ کہ جو شرعیات مین سب سے پہلے ہین وہ سب کے بعد بھی رکھنا نہین چاہتے اور ان باتونکو جو کہ درحقیقت مشکوٰۃ نبوت سے مستفاد ہین (لوگ گوشہ نشینون اور عزت گزینون کے توہمات اور تخیلاتِ فاسدہ کا نتیجہ سمجھتے ہین زبان پر ترک موالات نان کوآپریشن + نان وائے لینس ہے۔ حالانکہ عملاً یورپ کے مردود راہ و روش اور لامذہبی پر دلدادہ ہین اور یہی وجہ ہے کہ بزرگانِ سلف کے ملفوظات اور کلمات سے اغماض و استحقار کرتے ہوئے منطق الیونانی کے شراب سے مست ہوکر اپنی دانائی کے مدعی اور اپنی عقل خام پر مغرور ہین اور بزرگون

ترک موالات کی روح بھی معلوم ہو جائے گی -

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ الخ یعنی جو لوگ خدا تعالی کی محبت کے دعویدار ہین اور طریق عشق مین گامزن ہو کر رضا اور محبت آلہی کے جویان ہین اُنکو پیغام امتحان پہونچا دیجئے کہ اُنکو لازم ہے (تاکہ اپنے دعوے کی صداقت کا ثبوت دین اور وعدہ آلہی پورا ہوتے دیکھین) میرا یعنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتباع کرین -

اس کلام شریف کی شرط وجزا لازم و ملزوم منطق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی کی دعوے محبت کے ساتھ اتباع رسولؑ لازم اور ضروری ہے اور جو لوگ باوجود دعوے محبت اتباع رسول نہین کرتے وہ کاذب اور دروغ گو ہین - اس دعوے کی برہان آیۃ کریمہ بالا مین منطقی اصول صحیحہ سے واضح اور متحقق ہے اسوجہ سے کہ تالی کی نفی سے مقدم کی نفی ہو جاتی ہے پس جسوقت فَاتَّبِعُوْنِیْ کی نفی ہو جائیگی تو تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ کی نفی ضروری ہے - جسطرح اِنْ كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ مین وجود نہار کی نفی سے طلوع آفتاب کی نفی ہو جاتی ہے - پس اس پیغام آلہی نے اپنے پرستار بندونکو یہ ہدایت فرمائی کہ جو طریق عشق و محبت اختیار کی ہے وہ جب ہی تک موصل ہے کہ تم ہر معاملہ مین رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا اتباع کرو - اور اگر اتباع کے طریق کو چھوڑوگے تو تم اپنے دعوے مین کاذب ہوگے اور میری رضامندی اور محبت کے دولت سے محروم اور مغفرۃ اور حط سیئات کے نعمت سے فائز نہوگے -

لہٰذا سب تارکین موالات کو کان کھول لینے چاہئین اور قرآن شریف کے اس اعلان کو بغور مطالعہ کرنا چاہیئے کہ اس تحریک کا فوز و فلاح اور غایۃ اور منتہی صرف اتباع رسول پر منحصر ہے - اور اتباع رسول صلعم کی فہرست کا نام کتاب و سنۃ ہے پس ہر معاملہ کو اس دونون کی کسوٹی پر جانچ کرین اور عمل پیرا ہون - اور خوب یاد رکھین کہ اس تاریکی کے زمانہ مین ہمارے درد کی دوا صرف انور بے غازی کے سینہ سے نہ مل سکیگی اور اس درد کے مسیحائی صرف حضرت مصطفا کمال غازی کے تلوار سے نہوگی بلکہ ایسے جامع شخص کے نقش قدم پر چلنے سے تمام مشکلات حل ہونگے

ترک موالات + نان کوایریشن - نانی وائے لنس + کیسا مقدمو سو ... تی ہے - اور جسکا ماخذ قرآن شریم ہے - اختیار فرمائی ہے اور سب مسلمانون کو مذہبی نقطۂ نظر سے اُسپر چلنے کی ہدایت فرماتے ہین وہ نہایت صحیح اور صراط مستقیم ہے یہ ہی وہ راہ ہے جسے موسیٰ نبیؑ اور آنکی قوم بیکس اور بے بس نے فرعون پر غرور اور اُسکی قوم پُر زور کے مقابلہ مین اختیار فرمائی تھی اور حضرت مسیحؑ نے اپنے دشمنون کو ہمیشہ اس ہی ایک ہتھیار سے شکست دی تھی اور پیغمبر آخرالزمان نے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نہایت صبر و استقلال سے مکہ معظمہ کی زندگی مین اس ہی پاک طریق کو پیش نظر رکھا۔

لیکن بہت سے تارکین موالات صرف اسی ترک موالات کو اپنا مطمح نظر قرار دیکر ناز کرتے ہین اور یہ اُسکے مغز اور حقیقت سے عملاً ناموافق ہین۔

ترک موالات کا اصلی مقصد یہ ہے کہ خدا اور دوستان خدا سے موالات اور دوستی مکمل ہو اور جو شیرازہ موالات کا دشمنان خدا کی محبت مین صرف ہوکر بکھر رہا ہے اور دو مقامون مین تقسیم ہوکر ضعیف ہو رہا ہے خاص خدا تعالیٰ اور اُسکے نیک بندون کے لئے مخصوص ہو جائے اور پھر بہترین ثمرات دینی اور دُنیوی پورے ہون اور اعلاء کلمۃ اللہ اپنے کمال کو پہونچے پس اسے ثابت ہوتا ہے کہ شریعۃ حقہ کا مقصد صرف ایک ہی ہے کہ موالات خدا اور دوستان خدا مکمل ہو جائیگا۔ سو بہت سے تارکین موالات اس پاک مقصد کے عمل پیرا ہونے کی مدعی ہین لیکن موالات خدا تعالیٰ اور رسولؐ مین خام یا تارک ہین پس جو لوگ موالات خدا اور رسولؐ مین قائل ہین وہ در حقیقت روح کو چھوڑ کر الفون کو اصلی مقصد قرار دے رہے ہین یا شاخ پر بیٹھکر اُسکی جڑ اپنے ہاتھون سے کاٹ رہے ہین اور سب اپنے کوشش کو مفت برباد دینا چاہتے ہین پس اگر مسلمانون کے علم و اعتقاد مین نان کوایریشن کی تحریک مذہبی ہے اور اسکا استقبال مسلمانون نے مذہباً کیا ہے تو وہ آئین اور قرآن شریف کی اس آیۂ کریمہ کو پڑھین اور تمام احکامات اور مذہبیات کی روح اور مغز کو دریافت کرین جس سے

اور معتقدان حضرت قدس سرہٗ کے سامنے پیش کرکے اجر حاصل کرنیکا ارادہ کرلیا گیا ہے۔ گو اس زمانہ مین سمجھنے والے کم ہین لیکن اس جیسے مذاکرہ علمیہ اور ایسی کتابون کے اشاعت سے اُمید ہے کہ لوگ حقیقی تقویٰ اور ہادیان تقویٰ اور طریق تقویٰ سے ربط حاصل کرین اور اُنکے لئے راہ تقویٰ کشادہ ہوجائیگا اور لوگ شیطان کی راہ موالات چھوڑ دین اور نان کو اپریشن اور نان وائےلینس زیر حمایت تقویٰ مکمل ہوجائے۔

اگرچہ یہ کتاب خاص خاص مضامین اھل معرفت پر مشتمل ہے کہ جو ہر ایک کی عقل اُسکے سمجھنے سے قاصر ہے لیکن ہر حال مین اسکا وجود باعث برکت اور رحمت ہے۔ اور وجوہات ذیل کی وجہ سے اس مجموعہ کو زیور طبع مین ملبوس کیا گیا۔

(۱) بزرگا سلف وخصوصاً حضرت غوث الاعظمؒ کی یادگار کا بقا رہے۔

(۲) اور چونکہ یہ کتاب قلمی ہے اسوجہ سے خصوصاً اسکا اور علم صوفیہ کرامؓ کا بقاء ہو۔

(۳) جبکہ دُنیا کے رذیل ترین کام یا قلیل المنفعۃ بلکہ مہلک بڑی مستعدی سے انجام دیئے جاتے ہین تو کیا وجہ کہ جو کام باعث تبریک ہو چھوڑ دیا جائے۔ وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشَقُونَ مَذَاهِبُ ٭ وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ ٭ اور اس تحفۂ نافعہ کی اشاعت کے روح روان جنکے ہمت اور برکت سے یہ کام آسان ہوا۔ جناب سالک راہ خاموشی خوشہ چین سعادت وکرامت لَمْ يَتَزَلْزَلْ یادگار سلف صالحین سُعاون خیر خواہ مومنین حضرت حافظ حاجی حکیم پیر محمد عطاء اللہ صاحب پانی پتی خلیفہ برحق حضرت الحاج مولانا الشاہ امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ کی ذات بابرکات ہے اور آپکا نسب حضرت شیخ جلال الدین کبیر اولیا پانی پتی سے اسطرح ملتا ہے۔ حضرت پیر محمد عطاء اللہ ابن پیر ہدایت اللہ ابن پیر حافظ شکر اللہ ابن پیر امان اللہ ابن پیر خلیل اللہ ابن پیر حبیب اللہ ابن پیر ولی اللہ ابن پیر حضرت جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی چشتی صابری فاروقی یہ کتاب مسائل تصوف کا مجموعہ ہے اسمین وہی سب مسائل ہین کہ جو محققین صوفیہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بیان فرمائے ہین اسمین کوئی بات جدید یا خلاف شریعت نہین ہے اور نہ کسی بزرگ کے بات خلاف شرع

ثہ جو صدیق اکبر کی سی صداقت اور فاروق اعظم کا عدل و انصاف ۔ اور عثمان غنی کی سی علم و حیا اور
اور اسد اللہ کی سی شجاعت و سخاوت اور خالد کی سی جلاوت اور تیز تلوار رکھتا ہو ۔ پس جب تک
مسلمانان عالم اور خصوصاً ہندی مسلمان خواجہ معین الدین اجمیری اور شیخ سنوسی اور مسعود غازی بنیں گے
اور ظاہر اور باطن کو اتباع شریعت اور تقوی و طہارت اور ریاضت اور مجاہدہ سے اپنے نفوس کو مطمئنہ
نہ بنائیں گے تو اس تحریک کا کامیاب ہونا معلوم ہے اور یہ تحریک خلافت اس طریق کے ولو بالمحال کامیاب
ہو بھی گئی تو بہت سے زہروں اور مفاسد کو اپنے اندر چھپائے ہوگی اس مضمون کے اطمینان بخش
کرنے کے لئے صحاح کی یہ حدیث کافی ہے لا یاتی الشر الا بالشر ۔ یعنی برائی کبھی بھلائی کیطرف منتج
نہوگی بلکہ نتیجہ کار بد کا کار بد ہے ۔ یہ وہ حقیقت ہے جسکو بہت سے مدعیان تارک موالات نہیں جانتے ۔

اسی وجہ سے ضروری ہے کہ رئیسان تقوی اور سرداران مجاہدہ اور ہادیان حقیقت اور رہنمایان
شریعت اور طریقت کیطرف لوگ توجہ فرمائیں اور لیں جو راہ کتاب و سنت کی انہوں نے اختیار کی تھی اختیار کریں
اور جو انہوں نے پایا تھا پائیں ۔ اور خوب یاد رکھیں کہ صرف کانگریس اور خلافت کمیٹیوں کے انعقاد سے ترک
موالات کا پروگرام مکمل نہوگا بلکہ خاص اتباع نبوی سے یہ عقدہ حل ہوگا اور یہ جام صحت نائبین اور
وزرا نبوی صلعم کے دار الشفا سے ملیگا ۔

لہذا بہت ضروری ہے کہ اہل تقوی اور صاحب مجاہدہ کی تصانیف اور کلمات کی اشاعت
ہو تاکہ انکے پاک تعلیمات کے انوار سے دل گداز ہو ۔ اور پھر ہر قسم کی تکلیفات کہ جو اعلاء کلمۃ اللہ کی
راہ میں آنے والی ہیں انکا مستعدی اور صبر اور نان وائلینس سے مقابلہ کرے اور فتح و نصرت حاصل ہو ۔
بنا ؑ علیہ شرح الکرامات غوثیہ کا ترجمہ اردو مسمی نفحات ربانیہ جسکا اصل متن فاتح اعظم اقلیم دل غازی
اکبر عالم ناسوت و ملکوت پیشوائے عسکر اسلام غوث الجن و الانس سیدنا مولانا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
رحمتہ اللہ علیہ کا ہے کہ جو ابتک قلمی تھا اور مثل موتیوں کی اصداف اور صندوقوں میں مستور تھا طبع کرائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیحد و ثنائے بیعد مر حضرتے راکہ حقیقت
انسان آئینہ مظہر ذات و صفات جلال و جمال وے
کہ الانسان سری وانا سرہ مشعر باوست و درود
نا محدود و سپاس بے قیاس مر حضرت محبوبے راکہ مقصود از
ظہور خدائی ظہور ذات و سے است کہ لولاک لما
اظہرت الربوبیۃ اشارت باوست و علی آلہ و عترۃ
اجمعین۔ اما بعد میگوید بندۂ ہیچمقدار شرمسار
امیدوار بدرگاہ حضرت غفار القوی محمد ولی بن ملوک شاہ
الصدیقی القادری الجر تھاولی یکے از بندگان درگاہ و
کمینہ خاکروبان بارگاہ حضرت غوث ربانی قطب صمدانی
محبوب رحمانی موصوف بصفات سبحانی مظہر ذات
سلطانی قطب الاقطاب غوث الاعظم حضرت محی الملۃ
والدین شیخ عبد القادر جیلانی حسنی الحسینی قدس سرہ
و نور اللہ مرقدہٗ و آن مشرف بہ تشریف قدمی علیٰ
رقاب کل اولیاء اللہ ولا فخر لی چنانچہ
سلطان الانبیا صلعم فرمود کہ
الآدم و من دونہ تحت لوائی یوم

بیشمار حمد و ثنا اُس درگاہ باعظمت کو زیبا ہے کہ
جس نے حقیقۃ انسانی کو آئینہ بناکر اپنے صفات جلال
و جمال کو جلوہ گر فرمایا اور مظہر ذات قرار دیا چنانچہ مروی
ہے کہ انسان مرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں
اور درود و نعت بے انتہا اُس محبوب کردگار کی درگاہ
کو سزاوار ہے کہ سارے جہان کے ظہور سے اُس کی ذات
کا ظہور مقصود ہے چونکہ ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے
فرمایا اگر نہ ہوتے آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)
تو نہ ظاہر کرتا ربوبیت کو اور درود پہنچے تابعداروں اور
تمام آپ کے اولاد پر۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ ہیچمقدار
شرمسار امیدوار بدرگاہ رب غفار و قوی المسمی
محمد ولی بن ملوک شاہ صدیقی قادری جرتھاولی
گنتا ہے کہ جو بندگان درگاہ و کمینہ خاکروبان بارگاہ
حضرت غوث ربانی قطب صمدانی محبوب رحمانی موصوف
بصفات سبحانی مظہر ذات سلطانی قطب الاقطاب غوث
الاعظم حضرت محی الملۃ والدین شیخ المشائخ شیخ عبد القادر جیلانی
حسنی الحسینی قدس سرہٗ و نور اللہ مرقدہٗ ہے اور آپ اس

ہو سکتی ہے البتہ ہر بات ہر شخص کی سمجھ مین آجانا ضرور نہین لہٰذا جو مضمون کسی صاحب کے سمجھ مین نہ آسکے یا وسواس کا باعث ہو تو فوراً اُسکو چھوڑ دین اور خیال کرین کہ ضرور موافق شرع ہے گو ہماری سمجھ مین نہین آتا اور اگر سمجھنے کا شوق ہو تو کسی بزرگ عالم ماہر تصوف سے اپنی تشفی کر لین۔

اور یہ بھی واضح کر دینا ضروری خیال کرتا ہون کہ شرح الہامات غوثیہؒ کا ترجمہ لفظ بلفظ نہین کیا گیا بلکہ اسطرز پر کیا گیا ہے کہ جس سے مطلب سمجھنے مین سہولت ہو۔ اور بعض ایسے موقعون پر جہان عوام شریعت سے لغزش کر جاتے ترجمہ کرنے مین ایسا رویّہ اختیار کیا گیا ہے کہ عوام دین کو نہ چھوڑین اور بجائے فائدہ کے خسران مین نہ پڑین لہٰذا محققین صوفیہ سے راقم الحروف معافی چاہتا ہے کہ وہ اپنا ظرف متن سے سیر کر لین۔

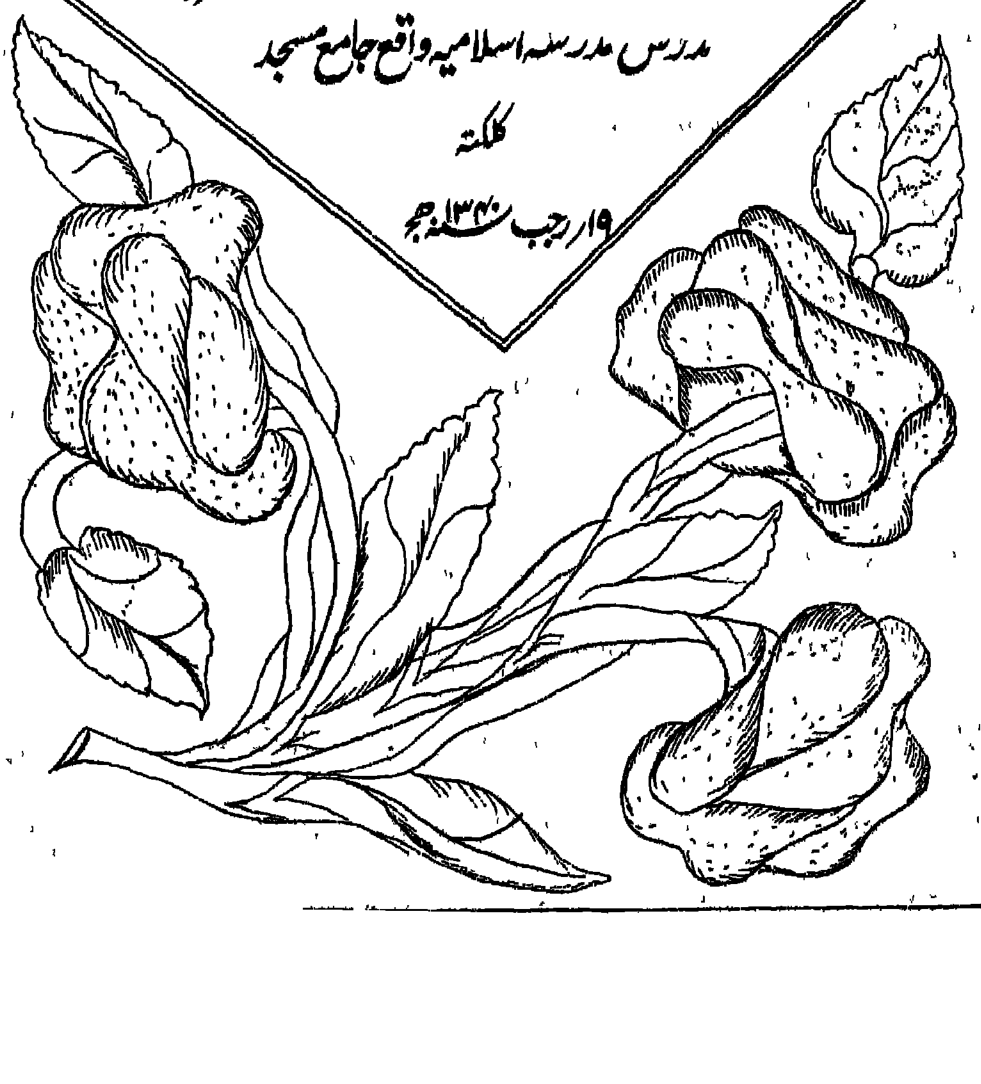
المترجم

احقر عباد اللہ محمد نعمت اللہ عفا اللہ عنہ امروہی

مدرس مدرسہ اسلامیہ واقع جامع مسجد

کلکتہ

۱۹ رجب ۱۳۴۰ھ



چه وصف تو کند عاجز و سے
و خود در مدح ما هرگز نیائی

المقصود چو دیدم که رساله حضرت ایشان به
عبارت عربی ست و مضمون کلام حضرت قدس
مشتمل بر ناز و نیاز محبی و محبوبی است ترجمه
او بپارسی ساختم تا عام و خاص و اخص الخاص از و
نصیب برند و چند نکته بدیعه که بفیض سبحانی و مدد غوث
ربانی و قطب صمدانی بخاطرم رسیده دریں رساله
درج کردم حسن عقیده که بریں درگاه علیه بود اظهار
نمودم و امید دارم که بروح پاک ایشان و
معتقدان و تابعان حضرت ایشان بخشند آمین ثم آمین
خدایا اگر نیک باشم از ایشان گیرند ور بد باشم بایشان
بخشند و التجا می نمایم که در دنیا و آخرت در سلک سگان
ایشان منسلک سازند۔

بیت شنیده ام که سگان را قلاده می بندند*[1]
چرا بگردن حافظ نمی نهی رسنے * اگرچه معانی ایں
رساله از افهام و فکر رکیک ما بعید است اما از جهت
واسطه بندگی و محبت که ز بان طوث را بنام پاک ایشان

الغرض جب میں نے دیکھا کہ رسالہ الہامات غوثیہ
حضرت (علیہ الرحمۃ) کا عربی زبان میں ہے مضمون کلام
حضرت قدس (علیہ الرحمۃ) ناز و نیاز محبی و محبوبی کو
شامل لہذا اس کا ترجمہ فارسی زبان میں میں نے کیا کہ
عام و خاص و اخص الخاص مستفیض ہوں اور چند نکات
نادرہ کہ جن کا اقتباس فیضان غوث الاعظم سے
میں نے کیا ہے اس رسالہ میں درج کر دیا گیا تا کہ
حسن عقیدت کا اس درگاہ علیہ کے اظہار کروں اس
امید پر کہ غوث اعظم اور آپ کے تابعان و
معتقدان کی روح پاک کو بخش دیں آمین ثم آمین
خدایا اگر نیک ہوں تو اس جماعت
میں لے لیں اور اگر بد ہوں تو ان کے
طفیل میں بخشش دے اور یہ آرزو ہے کہ
دنیا اور آخرت میں آپ کے کتوں کی قطار میں شامل ہوں
بیت شنیده ام که سگاں را قلاده می بندند*[1]
چرا بگردن حافظ نمی نهی رسنے * اگرچہ معانی اس
رسالہ شریف کے ہمارے فہم ناقص سے بعید ہیں مگر در گاہ
غوث الاعظم کے سے غلامی اور محبت کا تعلق مقتضی

[1] سنا ہے کہ کتوں کے گلے میں قلادہ باندھتے ہیں حافظ کے گلے میں کیوں نہیں رسی ڈالی گئی

القیامۃ ولافخرلی اے عزیز سعادت
آن سر است کہ قدم سعادت بران سر بودہ وسعادت
و شرف آن نبی ست کہ زیر سایہ چتر لوائے حضرت
محمدیؐ بودہ کہ الولد جزء لابیہ وھذا ولد
شریف عین لابیہ فی اتباع الاقوال
والافعال والاحوال اے عزیز ہمہ
پیغمبران را مرتبہ محبے بود و حضرت سلطان الانبیا
صلعم مرتبہ محبوبی داشت اکثر اولیاء
رتبہ غوثی و قطبی و محبی داشتہ اند و حضرت
ایشان را مرتبہ محبوبی بودہ بلا شک و
شبہ و اکثر جا درین رسالہ کہ فرمان حضرت
محبوب سبحانی است کنایہ بایں مرتبہ
محبوبی است اجمال بتصریح دریں خواہد پیوست
انشاء اللہ تعالیٰ از زبان قاصر ما چہ آید کہ
عہدہ وصفش بدر آید

القیامۃ ولافخرلی اے عزیز سعادت
ایک بھید ہے کہ قدم اُس پر قایم ہے اور یہ سعادت
اور شرف مسکوٰۃ نبوت (صلعم) سے اقتباس کیا گیا ہے
یعنی اس قدم نے جھنڈے حضرت محمدیؐ کے سایہ میں پرورش پائی ہے
چنانچہ مروی ہے کہ الولد جزء لابیہ[له] حالانکہ یہ فرزند
باشرافت اپنے باپ مکرم کے عین ہے تمام اقوال افعال
احوال میں۔ اے عزیز ہر لڑکا باپ کا جز ہوتا ہے اور یہ
پسر شریف باپ کا عین مظہر و نایب ہے رتبہ و شرف میں
اے عزیز تمام پیغمبران علیہم السلام مرتبہ محبی رکھتے ہیں اور حضرت
سلطان الانبیا علیہم السلام مرتبہ محبوبی اکثر اولیا غوث
قطب محب ہیں اور حضرت غوث الاعظمؓ محبوب۔ اکثر جگہ
اس رسالہ میں جناب غوث پاکؒ کے کلام سے اس مرتبہ کی
طرف اشارہ ہے اس وقت صراحتاً آپ کے محبوبیۃ کا تذکرہ
ملے گا زبان قاصر سے کیا ممکن کہ حضرت غوث
بزرگ کی توصیف کر سکے

قطعہ

چہ حد من بود مدحت بگویم
کہ عاجز گشت ہمہ مردان ثنائی

قطعہ

چہ حد من بود مدحت بگویم ٭ کہ عاجز گشت ہمہ مردان ثنائی
چہ وصف تو کند عاجز ہولے ٭ تو خود در مدح ماہر گر نبیائی

[له] بیٹا اپنے باپ کا جز ہوتا ہے

وعالم ارواح را عالم جبروت گویند آنچه وراے
این عالم است لاہوت گویند
لاہوت ذات وجبروت صفات وملکوت فعل دانند وناسوت
اثر آن فعل ست اے عزیز از ناسوت تا جبروت اقوال افعال است
کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریعۃ
اقوالی والطریقۃ افعالی چون از جبروت در
گذشتی جملہ حال ست کہ الحقیقۃ احوالی
یعنی شریعت گفتار وطریقت کردار وحقیقت احوال من
است درمیان ناسوت وملکوت شریعت است یعنی عمل بر
گفتار من است و درمیان ملکوت وجبروت طریقت است
یعنی عمل بر کردار من است چنانچہ وجود انبیاء علیہم السلام
از گناہ پاک است وجود فرشتہ نیز پاک است لا یعصون اللہ
صفت ایشان ست یعنی درمیان جبروت ولاہوت
حقیقت است کہ حال من است الحال لا یعبر بالمقال
در اینجا گفتار است ونہ کردار است اے عزیز
تن تو بمنزلہ ناسوت است ودل تو بمنزلہ ملکوت
است وروح تو درمنزلہ جبروت است
وسر تو درمنزلہ لاہوت است

ملکوت فعل جانتے ہیں اور ناسوت اس کے افعال
کا اثر ہے اے عزیز ناسوت سے جبروت
تک اقوال وافعال ہیں چنانچہ حضور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الشریعۃ
اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی
جب جبروت کے منزل کو طے کرلے گا سارا حال
ہی حال رہ جائے گا اس وجہ سے کہ الحقیقۃ احوالی
یعنی شریعت قول طریقت فعل حقیقت میرا حال درمیان
ناسوت وملکوت کے شریعت ہے یعنی عمل میری گفتار پر اور
درمیان ملکوت وجبروت کے طریقت ہے یعنی میری افعال پر عمل
درآمد ہے چنانچہ وجود پیغمبروں کا علیہم السلام گناہ سے پاک ہے اور
فرشتوں کا وجود بھی گناہ سے پاک ہے کہ لا یعصون اللہ ان کے توصیف ہے
الحاصل درمیان جبروت ولاہوت حقیقت
جلوہ گر ہے کہ جو میرا حال ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)
جس کو قیل وقال سے حل نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں
نہ گفتار نہ کردار اے عزیز جسم خاکی تیرا مثل ناسوت
ہے اور دل بمنزلہ ملکوت اور روح بمنزلہ جبروت
اور سر بمنزلہ لاہوت

ل اس حدیث کا ذکر صحاح میں نہیں ہے درایۃً صحیح ہے

پاک سازم و دل تاریک را بیاد و محبت ایشان صفا دہم و باللہ التوفیق و العون توقع از کمال کرم و لطف بزرگان آن داریم کہ جملہ سہو و خطا بپوشند و در صفت عبارت نکوشند بیت

کار دین صنعت و عبارت نیست ٭
جز خرابی در و اشارت نیست ٭

غرض ازیں طایفہ حصول معانی است نہ حسن عبارت آغاز رسالہ حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز کلام قدس قال اللہ عزوجل یا غوث الاعظم قلت لبیک یا رب العزۃ قال کل طور بین الناسوت والملکوت فھی شریعۃ و کل طور بین الملکوت والجبروت فھی طریقۃ و کل طور بین الجبروت واللاھوت فھی حقیقۃ یعنی ہر طور کہ درمیان ناسوت و ملکوت است پس آن شریعۃ است و ہر طور کہ درمیان ملکوت و جبروت است آن طریقۃ است و ہر طور کہ درمیان جبروت ولاہوت است آن حقیقۃ است۔ اے عزیز عالم ظاہر را عالم ملک و ناسوت خوانند و عالم فرشتہ را عالم ملکوت نامند

ہے کہ آپ کے پاک نام سے اپنی زبان کو پاک کریں اور اور تاریک دل کو آپ کے یاد اور محبت سے صاف کریں اور ہمیں اس معاملہ میں خدا تعالیٰ کی توفیق و اعانت دستگیر ہے توقع لطف و کرم بزرگوں سے یہ ہے کہ خطا و سہو سے پردہ پوشی فرمائیں اور معانی کو ملاحظہ فرمائیں اور الفاظ کے درپے نہ ہوں بیت کار دین صنعت و عبارت نیست ٭

جز خرابی درو اشارت نیست ٭

غرض اس قوم کے حصول معانی ہے نہ حسن عبارت اب رسالہ حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز کا آغاز ہے اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا اے غوث الاعظم میں نے کہا حاضر ہوں (غوث پاک) اے رب العزت ارشاد ہوا ہر طور کہ عالم ناسوت اور ملکوت کے درمیان ہے پس وہ شریعت ہے اور جو طور درمیان ملکوت و جبروت کے ہے طریقت ہے اور جو طور درمیان جبروت لاہوت کے ہے حقیقت ہے

اے عزیز عالم ظاہر کو عالم ملک و ناسوت اور عالم فرشتہ کو عالم ملکوت اور عالم ارواح کو عالم جبروت کہتے ہیں اور جو کچھ ان عالموں کے سوا ہے لاہوت ہے لاہوت ذات اور جبروت صفات

اے عزیز پیش از ظہور خلق باطن حق بود و بعد از
ظہور حق باطن خلق فہم من فہم نکتہ
اے عزیز این خطاب محب
بہ محبوب است کہ این جملہ اطوار در تو است
یعنی شریعت قول تست و طریقت فعل تست و
و حال حقیقت تست چنانچہ در انبیا انسان اکمل
حضرت سلطان الانبیاؐ بود و در اولیا ذات پاک
حضرت ایشاں است و لہ المثل الاعلی
فی السموات والارض ہمیں معنی وارد
یعنی او را امثال اعلی است در اہل السموات
والارض قال یا غوث الاعظم ما ظہرت
فی شیء کظہوری فی الانسان یعنی نیست ظہور
من در چیزے ہمچوں ظہور من در انسان یعنی انسان
ظہور تام است کہ موصوف بصفات سبعہ ذات است
کہ انسان سمیع و علیم و کلیم و حی و قایم و دایم است
بلکہ موصوف بجملہ صفات است چنانچہ در خبر است
از حضرت سلطان الانبیا والاولیا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ ہر کہ موصوف شود بیکے از صفات تو دو نہ نام
او بہشتی بود چنانچہ حضرت امیر المومنین صدیق اکبر

نام و نشان نہ تھا اے عزیز مخلوقات پہلے باطن حق میں موجود
تھی اور جب مخلوقات ظاہر ہوئے خلق حق کا بطون ہوا
جو سمجھا وہ سمجھا نکتہ اے عزیز یہ خطاب محب کا محبوب
کو ہے کہ تمام اطوار تجھ میں ہیں یعنی شریعت
تیری گفتار ہے اور طریقت تیرا فعل ہے اور حال
تیری حقیقت ہے چنانچہ انبیا میں انسان اکمل
حضرت سلطان الانبیا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں
اور اولیا میں ذات پاک (حضرت غوث الاعظم) ہیں
ولہ المثل الاعلی فی السموات والارض کے یہی
معنی ہیں فرمایا خدائے تعالی نے اے غوث الاعظم
جتنا ظہور میرا انسان میں ہے کسی چیز میں
نہیں ہے یعنی انسان میرا ظہور تام ہے کہ
میرے ساتوں صفات کے ساتھ موصوف
ہے انسان سمیع بصیر علیم اور کلیم
حی قایم دایم ہے بلکہ جملہ صفات کا
مظہر ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے حضرت
سلطان الانبیا والاولیا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی موصوف ہوگا ۹۹ ننانوے نام کے
ساتھ بہشتی ہوگا چنانچہ حضرت امیر المومنین صدیق اکبر

چون از ناسوت درگذشتی بملکوت رسیدی
و چون خود را از جبروت رهانیدی به لاهوت رسانیدی
اے عزیز ذکر زبان ذکر ناسوتی و ذکر دل
ذکر ملکوتی و ذکر روح جبروتی و ذکر سر
ذکر لاهوتی ذکر زبان لا اله الا الله و ذکر
دل الله الله و ذکر روح هو و
ذکر سر انا ازین مرتبه پیشتر نه عبارت نه اشارت
اے عزیز لاهوت محیط است بر جبروت و جبروت
بر ملکوت و ملکوت بر ناسوت والله بکل شیء
محیط یعنی لاهوت معنی است و جبروت صورت است
و جبروت معنی است و ملکوت صورت است و ملکوت
معنی است و ناسوت صورت یعنی هر اراده که در لاهوت
پیدا آید در جبروت رخ نماید و در ملکوت و ناسوت
ظاهر و مشهور گردد لا تتحرک ذرة الا باذن الله
اشارت باوست اے عزیز لاهوت مثل
تخم است و جبروت و ملکوت و ناسوت مثل
شاخ و برگ و گل است اے عزیز
پیش از ظهور تمام درخت در تخم بود اما نه رسم پیدا بود و
نه اسم و بعد از ظهور تخم در درخت نه نام تخم است و نه نشان

جب ناسوت کو طے کرے گا تو عالم ملکوت میں
پہنچے گا اور جب ملکوت طے کرے گا تب جبروت کا عالم
نظر آوے گا اور جب عالم جبروت سے گذر جائے گا تو
مقام لاہوت میسر ہوگا اے عزیز زبان کا ذکر ناسوتی ہے
اور دل کا ذکر ملکوتی ہے اور روح کا ذکر جبروتی سر کا ذکر لاہوتی
ذکر زبان لا اله الا الله و ذکر دل الله الله و ذکر روح ھو
اور ذکر سر انا اس مرتبہ سے زیادہ نہ مجال اشارہ ہے اور نہ عبارت
اے عزیز لاہوت جبروت پر محیط ہے اور جبروت ملکوت
پر اور ملکوت ناسوت پر والله بکل شیء محیط
یعنی لاہوت مثل معنی ہے اور جبروت صورت ۔
جبروت معنی ہے اور ملکوت صورت اور ملکوت معنی
ہے اور ناسوت صورت الحاصل جو ارادہ کہ لاہوت
میں پیدا ہوتا ہے جبروت میں رونما ہوتا اور ملکوت ناسوت
میں ظاہر اور مشہور ہوتا ہے چنانچہ لا تتحرک ذرۃ الا
باذن الله اس کی طرف اشارہ ہے اے عزیز لاہوت
کی مثال تخم ہے اور جبروت اور ملکوت اور ناسوت
مثل شاخ اور پتوں اور پھول کے ہے اے عزیز
ظہور سے پہلے تمام درخت تخم میں تھا مگر تخم میں اس کا نشان
اور نام نہ تھا ۔ اور جب تخم کا درخت بن گیا تو تخم کا

قسم یشبهون الانبیا که همت ایشان جز بشوق
وذوق و ذکر و محبت و فکر و مودت حضرت نباشد
ودایم در بحر مراقبه و مکاشفه و شهود مستغرق
بود و بصفات خود فانی و بصفات حضرت
حق باقی است اے عزیز دریاب اگرچه راز
با محبوب کرد که تو مظهر مائی و انسان اکملی و
در تو بذات و صفات ظاهرم و تو منی و من توام درین
حالت اگر تو خود را جوئی مرا یابی و اگر مرا جوئی خود
را بیابی بیت تو من شدی من تو شدم
تو جان شدی من تن شدم تا کس
نگوید بعد ازین تو دیگری من دیگرم
ششم سالت یا رب هل لک مکان
قال یا غوث الاعظم انا مکون المکان لیس
لی مکان معنی چنین باشد پیشتر سوال کردم
اے پروردگار هست ترا مکان پس گفت مرا پروردگار
من کون مکانم و نیست مرا مکان اے
عزیز اکنون دریاب اگر حضرت عزت را مکان
بودے پس حد لازم آمدے مر ذات حق سبحانه را
وذات حضرت حق سبحانه نامحدود و نامتناهی است و معلوم شد که

قسم یشبهون الانبیا انبیاء علیہم السلام کے بہت
شوق و ذوق ذکر محبت مودت فکر مراقبہ حق
سبحانہ وتعالی میں مصروف رہتی ہیں اور ہمیشہ مراقبہ مکاشفہ
وشہود کے دریا میں غوطہ زن رہتے ہیں اپنی صفات سے
فانی ہیں اور صفات حضرت سبحانہ وتعالی کے ساتھ باقی ہیں
اے عزیز دریافت کر کہ محب نے محبوب کے ساتھ کیا راز و
نیاز کیا یعنی تو میرا مظہر ہے اور انسان اکمل ہے اور تجھ میں
بذات وصفات کے ساتھ ظاہر ہوں اور تو میں ہوں اور میں
تو اس حالت میں اگر تو آپ کو تلاش کرے گا تو مجھ پائے گا
اور اگر مجھے تلاش کریگا تو آپ کو پائیگا بیت تو من شدی من
تو شدم تو جان شدی من تن شدم تا کس نگوید بعد ازین
تو دیگری من دیگرم ششم سالت یا رب هل لک مکان
قال یا غوث الاعظم انا مکون المکان لیس
لی مکان یہی معنی ہیں یعنی پھر سوال کیا میں نے کہ
اے پروردگار تیرا کوئی مکان ہے ارشاد فرمایا حق سبحانہ
وتعالی نے میں مکانوں کا بنانیوالا ہوں میں مکان سے
پاک ہوں اے عزیز معلوم کر کہ اگر حضرت عزت کے لئے
مکان ہوتا تو ذات حق سبحانہ وتعالی کے لئے حد ہو جاتی
اور ذات حق سبحانہ بے حد اور لا انتہا ہے اور مکان

رضی اللہ عنہ عرض نمود کہ ھل فی یا رسول اللہ فرمان شد کلہا فیک پس ازیں معلوم شد کہ انسان بجملہ صفات موصوف است بزرگے خوش فرمودہ۔ بیت۔ آں بادشاہ عالم دربستہ محکم۔ پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بر در آمد۔ حضرت خواجہ ابوحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ چوں خواست کہ صفت خود ظاہر کند عالم را آفرید چوں خواست کہ خود را ظاہر کند آدم علیہ السلام را در ظہور آورد۔ بیت۔ معنی آدم جمال دوست دان ہرچہ غیر آدم است آں پوست داں۔ اے عزیز ندانی کہ انسان نہ نام وصورت است بلکہ نام معنی انسان است بعض انسان ناقص اند کہ صفت حیوانی دارند وبعض کامل اند کہ صفت ملکی دارند وبعضے اکمل اند کہ صفت رحمانی دارند کہ الناس علی ثلثۃ اقسام قسم یشبہون البہائم اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا ہمت ایشاں جز بر اکل وشرب نبود وقسم یشبہون الملائکۃ ہمت ایشاں جز بر طاعت وعبادت نہ باشد۔

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے مجھ میں۔ حکم دیا کہ سب تیرے اندر ہے پس معلوم ہوا کہ انسان میں سب صفات موجود ہیں ایک بزرگ نے خوب فرمایا ہے۔ بیت آں بادشا عالم دربستہ محکم پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بر در آمد۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے جب چاہا کہ اپنی صفات ظاہر فرمائے تو عالم کو پیدا کیا اور جب چاہا کہ آپ کو ظاہر کرے تو آدم علیہ السلام کو عالم ظہور میں لایا بیت معنی آدم جمال دوست دان۔ ہرچہ غیر آدم است آں پوست داں۔ اے عزیز معلوم کر کہ انسان نام وصورت کو نہیں کہتے بلکہ انسان معنی کا نام ہے بعضے انسان ناقص ہیں کہ حیوانی صفات رکھتے ہیں اور بعض کامل کہ فرشتہ خو ہیں اور بعض اکمل کہ رحمانی صفات کے مظہر ہیں چنانچہ الناس[1] علی ثلثۃ اقسام قسم یشبہون البہائم اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا ان کے پرواز کھانے پینے تک ختم ہے۔ قسم یشبہون الملائکۃ ان کے ہمت عبادت واطاعت پر ختم ہے۔ و

[1] انسان تین طرح کے ہیں ایک مثل بہائم۔ یہ چوپایہ سے بدتر ہیں اور مثل فرشتہ کے ہیں اور ایک قسم مثل انبیاء کے ہے

يطعمني ويسقيني اے عزيز عالم خلق
شرب واكل انبياء عليهم السلام واولياء عليهم
الرحمة راہمچوں خوراک وشراب تو می دانند
وقال وحال رابزبان می رانند مالهذ الرسول
يأكل الطعام ويمشي في الاسواق
ایں نمی دانند کہ وجود ایشان نور بود وازاوصاف
بشری دور بودند وہر چہ بر دست و تن
ایشاں ظہور می رسید نور می گشت اے
عزیز درباب در عالم محبت خوردن وآشامیدن
محبوب عین خوردن وآشامیدن خود باشد
بلکہ خوردن وآشامیدن محبوب محبوب ومرغوب
تر بود از خوردن وآشامیدن خود اے عزیز ایں
خطاب محب باحضرت محبوب خود است کہ اے غوث
بزرگ خوردن وآشامیدن تو عین خوردن وآشامیدن
من است فہم من فہم ثم سالت یارب من ای
شيء خلقت الملائكة قال خلقت
الملائكة من نور الانسان وخلقت
الانسان من نوری پس سوال کردم اے

وھو يطعمني ويسقيني اے عزیز تمام لوگ
اکل وشرب انبیاء علیہم السلام واولیا علیہم الرحمہ
کو اپنے اکل وشرب سے مشابہ سمجھتے ہیں اور قال
اور حال زبانی رکھتے ہیں ان لوگوں کا حال خدا تعالیٰ نے
یوں بیان فرمایا ہے[1] مالهذ الرسول يأكل الطعام
ويمشي في الاسواق یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ انبیاء
واولیا علیہم السلام نور ہیں اور اوصاف بشری سے دور
اور جو کچھ ان پر ظہور کرتا ہے نور ہو جاتا ہے اے عزیز معلوم
کر کہ عالم محبت میں پینا اور کھانا محبوب کا عین محب
کا کھانا اور پینا ہے بلکہ محبوب کا کھانا پینا اپنے
کھانے پینے سے زیادہ مرغوب ومحبوب ہو جاتا
ہے اے عزیز یہ خطاب محب کا
محبوب سبحانی سے ہے کہ اے غوث بزرگ کھانا
اور پینا تیرا عین کھانا پینا میرا ہے۔ جو
سمجھا وہ سمجھا۔ پھر میں نے سوال کیا اے
رب کس شے سے پیدا کیا فرشتوں کو فرمایا
پیدا کیا میں نے فرشتوں کو انسان کے نور سے اور
انسان کو پیدا کیا اپنے نور سے اور فرمان حضرت سلطان

[1] کیا بات ہے یہ کہ جو رسول کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں پھرتے ہیں ؟

مکان قدیم است پس ہر دو کفر است ثم سالت
یارب ھل لک اکل وشرب قال
یا غوث الاعظم اکل الفقیر اکلی
وشربہ شربی پستر سوال کردم اے
پروردگار من ہست ترا خوردن و آشامیدن گفت
اے غوث الاعظم خوردنِ فقیر خوردنِ من است و
آشامیدنِ فقیر آشامیدنِ من است اے عزیز ایں
اضافۃ تشریف فقر است چنانچہ ناقۃ اللہ و بیت اللہ
یعنی شتر صالح علیہ السلام را و خانہ کعبہ
را گفتند شتر خدا است و خانہ حضرت خدا
عزوجل است اذا تم الفقر فھو
اللہ واذا تم الفقر یکون علیشہ کعیش اللہ
اللہ یعنی فقیر حقیقی آنرا گویند کہ بصفات
اللہ موصوف بود و از صفات بشری پاک بود و
ایں خطاب بر وروا بود و اضافۃ اکل
الفقیر اکلی سزاوار بود اے عزیز
ایں آں اکل وشرب است کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ بدو
فرمودہ ابیت عند ربی ھو

بھی قدیم ہوتا اور خدائے تعالیٰ کی حد مقرر کرنا اور مکان
کو قدیم کہنا دونوں باتیں کفر ہیں ثم سالت یارب ھل
لک اکل وشرب قال یا غوث الاعظم
اکل الفقیر اکلی وشربہ شربی پھر میں نے سوال کیا
اے پروردگار میرے تو کھاتا پیتا ہے ارشاد فرمایا
اے غوث الاعظم فقیر کا کھانا گویا میرا کھانا ہے اور
اور اس کا پینا گویا میرا پینا ہے اے عزیز یہ اضافت
کھانے اور پینے کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف کی وہ محض
فقر کے عزت اور بزرگی ظاہر کرنے کو کی ہے ورنہ خدا تعالیٰ
ان سب باتوں سے پاک ہے چنانچہ ناقۃ اللہ و بیت اللہ
میں اضافۃ تشریفی استعمال کی جاتی ہے یعنی صالح
علیہ السلام کے اونٹنی کو اور خانہ کعبہ کو خدا کی اونٹنی
اور خدا کا گھر کہتے ہیں اذا تم الفقر فھو اللہ و
اذا تم الفقر یکون علیشہ کعیش اللہ یعنی
فقیر حقیقی وہ ہے کہ صفات الٰہی سے موصوف ہو اور
صفات بشری سے پاک اور یہ خطاب اسی شخص کو زیبا ہے
اضافۃ اکل الفقیر اکلی کے اسی شخص کے لئے سزاوار ہے
اے عزیز یہ وہ کھانا اور پینا ہے جس کی طرف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ ابیت عند ربی

اشارہ باوست یعنی ہمہ موجودات از تو پیدا
آمدند تا تو در ظہور نمی آمدے ہیچ چیز ظاہر نمی شدے
پس خدا کہ میگفتے و برکہ خدائے من ظاہر شدے
اے عزیز چوں نور احد متنزل فرمود احمد شد انا احمد
بلا میم ہمیں معنی دارد اشارت بر حقیقت خود
نمود پس انسان اکمل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہ جملہ موجودات از فرشتہ وغیرہ از وے پیدا و
ظاہر و باہر گشتہ چنانچہ بزرگان تفسیر نور محمدی کردہ
اند و جملہ موجودات را از نور او بیان فرمودہ اند
نکتہ اے عزیز ایں اشارت بمحبوب
است کہ ظاہر و باطن نور محمدی است و انسان
اکمل است فافہم واغتنم وقال یا
غوث الاعظم جعلت الانسان
مطیعی وسائر الاکوان مطیعہ یعنی
اے غوث بزرگ گردانیدم انسان را فرمان
بردار خود و گردانیدم باقی اشیا را فرمانبردار انسان
یعنی محکوم و مامور من است و جملہ جہان
محکوم و مامور انسان است و انسان
امیر است و باقی اکوان اسیر و انسان حاکم است

الربوبیۃ اس ذات کی طرف اشارہ ہے پس اگر تو نہ ہوتا
تو خدا کون کہتا اور کس پر خدائی کا حکم جاری
ہوتا اے عزیز جب نور خدا نے نزول
فرمایا احمد ہوا چنانچہ انا احمد
بلا میم کے یہی معنی ہیں پس انسان اکمل
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ذات سے تمام موجودات فرشتہ وغیرہ آپ سے
ظاہر اور ہویدا ہوئی جیساکہ بزرگوں نے نور محمدی
کی تفسیر کی ہے اور تمام موجودات کو آپ کے نور سے پیدا
ہونا بیان فرمایا ہے **نکتہ** اے عزیز یہ اشارہ
محبوب کے طرف کیا گیا کہ ظاہر و باطن میں نور محمدی
جلوہ گر ہے اور نور محمدی انسان اکمل ہے اس بات کے
سمجھنے کو غنیمت جانو وقال یا غوث الاعظم جعلت
الانسان مطیعی وسائر الاکوان مطیعہ
یعنی اے غوث بزرگ انسان کو اپنے فرمان
برداری کے لئے بنایا ہوں و باقی اشیاء انسان کے
فرمانبرداری کے لئے یعنی انسان میرا محکوم ہے اور
اور تمام جہان انسان کا ماتحت ہے انسان امیر
ہے اور باقی موجودات اسیر ہے انسان حاکم ہے

پروردگار من از کدام چیز آفریدی فرشتگان را فرمان شد کہ آفریدم فرشتگان را از نور انسان و انسان از نور ذات خود و فرمان حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نیز دال برین معنی است کہ اول ما خلق اللہ نوری و روحی و عقلی و انا من نور اللہ والمومنون من نوری و انا من اللہ والمومنون منی و در بعض جا والخلق منی نیز وارد است اے عزیز قطرہ کہ از بحر محیط سر زد نور محمدی بودہ صلی اللہ علیہ وسلم و اول چیز یکہ از بطون بظہور آمد روح پر فتوح نبوی بود صلی اللہ علیہ وسلم و این نور روح مصدر موجودات است لولاک لما خلقت الافلاک کنایہ آن نور بودہ است کہ خلقت موجودات از نور اوست اگر نور او نبودے ہیچ موجود نہ شدے کہ لولاک لما خلقت الکونین یعنی ہرچہ موجود است از نور وجود تست بلکہ ظہور خدائے من از ظہور ذات تست کہ لولاک لما اظہرت الربوبیۃ

سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اسی معنی پر دال ہے کہ سب میں اول مرتبہ اللہ تعالیٰ نے میری نور اور روح اور عقل کو پیدا کیا اور میں اللہ کے نور سے ہوں اور سارے مومنین میرے نور سے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے ہوں اور مومنین مجھ سے اور بعض روایت میں ہے کہ مخلوق تمام مجھ سے ہے اے عزیز جس قطرہ نے اول مرتبہ بحر محیط سے سر نکالا ہے وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور اول شے کہ جو بطون سے عالم ظہور میں آئے وہ روح پر فتوح نبوی تھی صلی اللہ علیہ وسلم اس روح کا نور تمام کائنات کا مصدر ہے کہ لولاک لما خلقت الافلاک[1] اس نور کی طرف اشارہ ہے تمام مخلوقات اس نور سے پیدا ہوئی اگر وہ نور نہ ہوتا کچھ موجود نہ ہوتا لولاک لما خلقت الکونین[2] یعنی جو کچھ موجود ہے وہ سب تیرے نور سے پیدا ہے بلکہ ظہور میرے خالق کا تیرے ذات کے ظہور سے ہوا کہ لولاک لما اظہرت[3]

سلہ[1] اگر نہ ہوتے آپ (رسول ع) تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ۱۲ سلہ[2] اگر نہ ہوتے آپ تو پیدا نہ کرتا میں دونوں جہان کو ۱۲

سلہ[3] اگر نہ ہوتے آپ تو نہ ظاہر کرتا میں ربوبیت کو ۱۲

وجہ مخالف نیست ہمچنان انسان است کہ بہمہ وجوہ
مطیع و فرمان بردار حق است و جملہ اشیا مطیع و فرمانبردار
انسان است اے عزیز اکنون در باب کہ این راز
و خطاب حضرت محب با حضرت محبوب است کہ تو
انسان اکملی کہ قیام و قعود و حرکت و سکون تو من
است کہ ہیچ وجہ مخالف نیست نہ در گفتار نہ در کردار و نہ
در احوال یعنی فرمودہ تو عین فرمودہ من است
و کردہ تو کردہ من است و جملہ جہان اکوان فرمانبردار
تو اے عزیز جہان کہ بندہ از بندگان تست
از آن خدائی من آمد کہ من خدا توام قال
یا غوث الاعظم نعم الطالب انا
ونعم المطلوب الانسان ونعم الراکب
الانسان ونعم المرکوب سائر الاکوان
یعنی اے غوث بزرگ محبوب من نیکو طالب
من ہستم و نیکو مطلوب انسان است و نیکو سوار
انسان است و نیکو مرکوب مر انسان را جمیع اکوان
اے عزیز چہ راز و چہ ساز با انسان وچہ فرمان
در میان می نہد کہ نیکو طالب منم و نیکو مطلوب انسان
اے عزیز چون مجنون عاشق لیلی شد

طرح انسان بہمہ وجوہ حضرت حق سبحانہ وتعالی
کا فرمان بردار ہے اور جملہ اشیاء انسان کے
مطیع ہیں اے عزیز تجکو معلوم ہو کہ یہ راز و خطاب
حضرت محب کا حضرت محبوب سے ہے کہ تو
انسان اکمل ہے کہ قیام و قعود اور حرکت و سکون تیرا
مجھ سے ہے اور تو ہر طرح مطیع ہے گفتار کردار احوال
میں یعنی تیرا حکم میرا حکم ہے اور تیرا کیا ہوا گو یا
میرا کیا ہوا اور تمام جہان تیرے فرمان برداری
کے لئے ہے اے عزیز جہان تیرے فرمانبرداروں میں
سے ہے اور تیرے فرمانبرداروں سے میری خدائی ظاہر ہوئی
اور میں تیرا خدا ہوں قال یا غوث الاعظم نعم
الطالب انا ونعم المطلوب الانسان ونعم
الراکب الانسان ونعم المرکوب سائر
الاکوان اے غوث بزرگ والے محبوب میرے اچھا
طالب میں ہوں اور اچھا مطلوب انسان اچھا سوار
انسان ہے اور اچھا مرکوب انسان کے لئے تمام اشیاء
عالم اے عزیز کیا راز اور کیا ساز انسان کے حق میں
اللہ تعالی نے روا رکھا کہ اچھا طالب میں ہوں اور
اچھا مطلوب انسان ہے اے عزیز جیسے مجنون لیلی کا عاشق بنا

وباقی دیگراں محکوم که لسان الامیر لسان الله[1]
والانسان ظل الله فی الارض وخلیفه
حضرت حق است کہ انی جاعل فی
الارض خلیفه شیخ فرید الدین عطار
می فرماید ابیات نه مسجود ملائک بود آدم
که نور پاک در وے بود مدغم * اگر این نکته دانستے
عزازیل * ہزاراں سجده آوردے دمادم * اے عزیز
در عالم کبری حضرت حق سبحانه وتعالی ہمچوں شخصے
است والنسان ہمچوں سایه و در عالم صغری انسان
ہمچوں شخصے است وباقی اشیاء ہمچوں سایه وسایه را جنبش
وسکون وقیام وقعود بخود نیست بے شخص ہمچنان
انسان را حرکت وسکون وقیام وقعود
جز بحضرت حق سبحانه وتعالی نیست
هو الحی القیوم لایتحرک شیء الا[2]
باذن الله ہمین معنی وارد بیت چونکه دانستی
که ظل کیستی * فارغے گر مرده ور زیستی * اے عزیز
فرمان بردار او را گویند که ہیچ چیز مخالف نبود چنانچه
سایه که ہمه وجود مطیع وفرماں بردار است وہیچ

اور باقی چیزیں محکوم چنانچہ لسان الامیر لسان
الله والانسان ظل الله فی الارض وخلیفہ
حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ شیخ
فرید الدین عطار فرماتے ہیں ابیات نہ مسجود ملائک بود
آدم * کہ نور پاک در وے بود مدغم * اگر این نکتہ دانستے
عزازیل * ہزاراں سجدہ آوردے دمادم * اے عزیز
عالم کبریٰ میں حق سبحانہ وتعالیٰ کے مثال شخص کے
سی ہے اور انسان مثل سایہ اور عالم صغریٰ میں
انسان مثل شخص ہے اور باقی اشیاء مثل سایہ سایہ
کا حرکت وسکون نشست وبرخاست وغیرہ سایہ
کی طرف سے نہیں ہے بلکہ شخص کے طرف ہیں اسی
طرح انسان کا حرکت وسکون اور قیام وقعود حضرت حق سبحانہ
وتعالیٰ سے قائم ہے هو الحی القیوم لایتحرک شیء الا[2]
باذن الله کے یہی معنی ہیں بیت چونکہ دانستی کہ
ظل کیستی * فارغے گر مرده ور زیستی * اے
عزیز فرمانبردار اس کو کہتے ہیں کہ کسی بات میں مخالف نہو
جس طرح سایہ اپنے شخص کا ہمہ وجود مطیع ہے اسی

[1] امیر کی زبان اللہ کی زبان ہے اور انسان اللہ کا سایہ ہے زمین پر۔ [2] اللہ حی اور قیوم ہے اور کوئی شیٔ بلا حکم اللہ تعالیٰ کے حرکت نہیں کر سکتی

یاغوث الاعظم الانسان سری وانا سرہ
لو عرف الانسان منزلتہ عندی لیقول
فی کل نفس من الانفاس انا ملک الملوک لا
ملک الا لی یعنی غوث بزرگ انسان سر من
است و من سر اویم اگر شناختے انسان
منزلت خویشتن را کہ نزدیک من است
ہر آئینہ می گوید در ہر دمی کہ من مالکم و مرا است
بادشاہی و نیست ملک جز مرا یعنی انسان ہم سر
من است و ہمراز من و ہمدم من است و دمساز من است
اے عزیز چہ نکتہ بدیع است اکنون دریاب کہ
با محبوب چہ راز در میان می نہد کہ اے محبوب پیش از
ظہور تو سر من بودی و بعد از ظہور من سر توام
یعنی در ازل تو باطن من بودی اکنون در آیم من باطن
توام چہ سخن بلند است یعنی تو منی و من توام این
منی و توئی جز اعتبارے بیش نیست و ہم دوئی
و خودی ہیچ نیست یعنی عارفے کہ بدین مقام
رسد و این معرفت حاصل کند پس ہر دمے
بگوید کہ مراست ملک و این مقام حاصل نہ شود
و این مراتب رو نہ نماید مگر باتباع محبوب کہ این سر

یاغوث الاعظم الانسان سری وانا سرہ
لو عرف الانسان منزلتہ عندی لیقول
فی کل نفس من الانفاس انا ملک الملوک
لا ملک الا لی یعنی فرمایا کہ اے غوث بزرگ
انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں
اگر انسان اپنے مرتبہ کو پہچانے جو میں نے بخشا ہے
البتہ ہر وقت اپنے کو مالک اور بادشاہ کہے حالانکہ
میں ہی مالک ہوں اور انسان مرا بھید اور ہمراز
اور ہمدم ہے اے عزیز ایک نکتہ
عجیب دریافت کر کہ محبوب سے کیا راز بیان
فرمایا۔ اے محبوب تیرے ظہور سے پہلے تو
میرا بھید تھا اور ظہور کائنات کے بعد میں تیرا بھید
ہوں یعنی ازل میں میں ظاہر اور تو باطن تھا اور
اب تو ظاہر ہے اور میں باطن ہوں یہ نکتہ نادر فہم عوام
سے بالاتر ہے کہ تو میں ہوں اور میں تو اور یہ میں اور تو
اعتباری ہے اور دوئی اور خودی ہیچ ہے یعنی جو
عارف اس مقام پر پہنچتا ہے اور اس معرفت سے
واقف ہوتا ہے پس ہر وقت یہ نعرہ بلند کرتا ہے کہ ملک
میرا ہے اور یہ مقام اور مراتب بلا اتباع محبوب ناممکن ہیں کہ یہ

همه غلام وغیره معشوق وسے گشت بلکہ سگ وغیره محبوب
وسے شد اے عزیز دریاب چون حضرت
حق سبحانه وتعالی بر صورت محمدی و بر نور
احمدی عاشق شد این فرمان درمیان نهاد
که یحبهم ویحبونه بر تابعان ایشان
نیز فرموده قل ان کنتم تحبون الله
فاتبعونی یحببکم الله اے عزیز این خطاب
با محبوب خود است که نیکو مطلوب توئی که
انسان اکملی ونیکو طالب منم که حضرت حقم و
نیکو مطلوب تو اند بطفیل تو که خیل محبوب
محبوب اند رباعی عاشقان هرچند مشتاق
جمال دلبر اند دلبران بر عاشقان از عاشقان عاشق
تر اند عشق می ناز د بحسن وحسن می ناز د بعشق
آرے آرے این بمعنی عاشق یکدیگر اند و اما
سبقت از طرف اصل است اگر بحقیقت نظر
کنی خود طالب وخود مطلوب وخود عاشق
وخود معشوق بیت عاشق حسن خود است
آن بے نظیر حسن خود را خود تماشه می کند قال

تو تمام لیلی کے غلام وغیرہ مجنون کے معشوق ہوئے
حتی کہ کتا بھی مجنون کی آنکھوں میں محبوب ہوگیا اے عزیز
تجھکو جاننا چاہیئے کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے صورت
محمدی ونور احمدی کو اپنا محبوب بنالیا تو آپ کے طفیل
میں تمام تابعداروں کو محبوب کرلیا چنانچہ حق تعالی نے
ارشاد فرمایا یحبهم ویحبونه[1] اور تابعداروں کے
حق میں ارشاد ہوا قل ان کنتم تحبون الله اے عزیز یہ
خطاب محبوب سے ہوا کہ اچھا مطلوب تو ہے تو ہی انسان
اکمل ہے اور اچھا طالب میں ہوں کہ میں حق ہوں
سبحانہ وتعالی اور اچھا مطلوب تیرے طفیل میں تمام
تیرا لشکر محبوب ہے رباعی عاشقان ہرچند مشتاق
جمال دلبر اند دلبران بر عاشقان از عاشقان عاشق
تر اند عشق می نازد بحسن وحسن می نازد بعشق
آرے آرے این بمعنی عاشق یکدیگر اند لیکن
پیشقدمی اصل کے طرف سے ہے اگر حقیقت
میں غور کرے تو خود طالب اور خود مطلوب و خود عاشق
وخود معشوق بیت عاشق حسن خود است
آن بے نظیر حسن خود را خود تماشہ میکند قال

[1] اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالی سے محبت کرتے ہیں ۱۲

وبی یبصر وبی ینطق وبی یبطش فهم من
فهم چوں مجنوں در محبت لیلیٰ محو شد خود را جمله
لیلیٰ یافت وگفت انا لیلیٰ ولیلیٰ انا چوں محبت مجازی
ایں کیمیاگری کند محبت حقیقی چه تاثیرہا دارد وقال
یاغوث الاعظم جسم الانسان و
نفسه وروحه وسمعه وبصره ولسانه
ویده ورجله وکل ذالك اظهرته
نفسا لنفس لا هو انا ولا انا غیره
اے غوث بزرگ تن از انسان ونفس از انسان
وروح از انسان وشنیدن آں ودیدن وزبان
آں ودست آں وپائے آں وہمه انسان ظاہر
کردم آں را از روئے ذات بذات نه انسان منم
ونه من غیر آں انسانم اے عزیز یعنی انسان ظهور
تام ماست من بذات وصفات واسماء وافعال دروے
ظاہرم من مظہرام والانسان مظہر است یعنی انسان نه
عین من ست نه غیر من دانی چه نکته ایست یعنی اسماء کون
را اسماء الٰہی نتواں نام نهاد ونه اسماء الٰہی بر کونے یعنی مطلق
را مقید نتواں گفت ونه مقید را مطلق اگرچه مقید از روئے
حقیقت مطلق است

وبی یبصر وبی ینطق وبی یبطش فهم من
فهم جب مجنوں نے محبت لیلیٰ میں فنا حاصل کرلی
خود کو لیلیٰ پایا اور کہنے لگا میں لیلیٰ ہوں اور لیلیٰ
میں محبت مجازی یہ کیمیاگری کرسکتی ہے تو محبت
حقیقی کے تاثیرات کیا ہوں گے اے غوث بزرگ
جسم انسان نفس سمع بصر زبان ہاتھ
پیر سننا دیکھنا اور بعد اس کے اور سب
میں نے ظاہر کیا انسان میں نہ میں انسان
کا عین ہوں اور نہ میں اس کا غیر ہوں اے
عزیز انسان ہمارا مظہر تام ہے میں ذات و
صفات واسماء وافعال سے اُس میں ظاہر ہوں
میں نے انسان کا اظہار کیا اور انسان مظہر
ہوا نہ انسان میرا عین ہے نہ غیر تو نے
یہ نکتہ سمجھا یعنی اسماء کون کو اسماء الٰہی نہیں
دئے جاسکتے اور نہ اسماء الٰہی کو اسماء کون دئے
جاسکتے ہیں یعنی مطلق کو مقید کہنا روا
نہیں اور نہ مقید کو مطلق اگرچہ مقید
از روئے حقیقت مطلق سے ظاہر ہوا

محبوبان ست وایں خطاب مطلوبان فہم من فہم
قال یا غوث الاعظم ما اکل الانسان
و ما شرب و ما قعد وما قام و ما نطق
وما صمت و ما فعل وما سکن وما توجہ
بشئ وما غاب عن شئ الا انا ساکن
و متحرک فیہ یعنی اے غوث بزرگ نخورد
انسان ونہ نوشد ونشیند ونہ ایستد ونہ گوید ونہ خاموش شد
ونہ سکون کند ونہ روآرد بچیزے ونہ غائب شود
از چیزے مگر کہ من ساکنم ومتحرکم دراں انسان
اے عزیز ہمہ افعال انسان بقدرت ماست ودر
ہمہ امور انسان من حاضرم ومن ناظرم ومن قادرم
ومن ظاہرم یعنی انسان خلیفہ ماست ومن مخلف
اویم و ہر خلقی کہ مخلف را بود مر خلیفہ را باشد نکتہ
اے محبوب تو کہ انسان اکملی در تو از ذات وصفات
ظاہرم خوردن ونوشیدن واستادن ونشستن
تو مبین است زیرا کہ در عالم محبت محب ومحبوب
کنفس واحد است چنانچہ در کلام قدسی ناطق
باوست فاذا احببت عبدی فاحببتہ کنت
لہ سمعا وبصرا ولسانا ویدا الی یسمع

سر محبوباں اور خطاب مطلوباں ہے جو سمجھا وہ سمجھا
یعنی اے غوث بزرگ خود انسان نہ کھاتا ہے
نہ پیتا ہے اور نہ بیٹھتا ہے اور نہ اٹھتا ہے اور نہ
کہتا ہے اور نہ خاموش ہوتا ہے اور نہ سکون کرتا
ہے اور نہ کسی چیز کی طرف رغبت کرتا ہے اور نہ
کسی شے سے غائب ہوتا ہے بلکہ میں اس کے اندر
متصرف ہوں اے عزیز تمام کارخانہ انسانی
کاموں کا میری قدرت سے ہے اور تمام انسانی
کاروبار میں حاضر وناظر میں ہوں میں ہی قادر ہوں
اور میں ہی ظاہر یعنی انسان تمام کاموں میں
میرا نائب اور خلیفہ ہے میں نے اس کو اپنا خلیفہ
کیا نائب اپنے کاموں میں اپنے مخلف کا تابع ہے
نکتہ اے محبوب تو انسان اکمل
ہے تجھ میں میں نے اپنے ذات اور صفات
کو ظاہر کیا کھانا پینا لیٹنا بیٹھنا تیرا مجھ سے ظاہر
ہوا کیونکہ عالم محبت میں محب اور محبوب
ایک ہیں چنانچہ حدیث قدسی اس پر دال
ہے فاذا احببت عبدی فاحببتہ کنت
لہ سمعا وبصرا ولسانا ویدا الی یسمع

از صفات عبودیت درگذشتی بصفات ربوبیت پیوستی
یعنی چوں نیست مطلق شدی ہست مطلق شدی
اے عزیز چوں درویش را بنار فقر
سوختہ نور گشت یعنی آلایش دوئی و خودی بہ
آتش فقر سوختہ خالص نور ماندہ پس لا حجاب
بینی وبینہ یعنی حجاب ہمیں آلایش خودی وہم
دوئی وبیگانگی بود چوں ایں حجاب برداشتہ شد قرب ویگانگی
حقیقی رونماید فہم من فہم اے عزیز دریاب کہ ایں
راز با محبوب است یعنی تقرب تو عین تقرب من است
وخدمت وعبودیت تو عبودیت من است وعصیان
وبعد تو عصیان وبعد من ست یعنی تو منی ومن توام
لا حجاب بینی وبینک یعنی چوں
آہن را در آتش اندازند و آہن رنگ وصفت
وصورت آتش گیرد وجملہ آتش گردد لا فرق
بینی وبینہ حاصل آید چوں محب بہ آتش محبت
سوختہ گردد ونار اللہ الموقدۃ التی تطلع
علی الافئدۃ او را در خود وجملہ محبوب گردد
لا فرق بینی وبینہ روئے نماید فہم من فہم اے عزیز ایں
آن فقر است کہ بداں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

صفات عبودیت سے گذر جائے گا تو صفات ربوبیت سے
وابستہ ہوگا یعنی جب نیست مطلق ہو جائے گا تو ہست
مطلق کا ظہور ہوگا اے عزیز جب درویش آتش فقر سے
سوختہ ہوا نور بنا یعنی آلایش دوئی اور خودی کو آتش
فقر سے جلا کر خالص نور باقی رہا پس لا حجاب
بینی وبینہ صادق ہوا اور قرب ویگانگی حقیقی رونما
ہوئی فہم من فہم اے عزیز دریافت
کر کہ یہ راز محبوب کا ظاہر فرمایا یعنی تیرا
قرب عین میرا قرب ہے اور خدمت
اور فرمانبرداری تیری عین مری عبودیت اور خدمت
ہے اور نافرمانی اور بعد تیرا بعینہ میرا عصیان اور بعد ہے
یعنی مجھ میں اور تجھ میں یگانگی ہے کہ لا حجاب بینی وبینک
صادق ہے یعنی جب لوہے کو آگ میں ڈالتے ہیں در لوہے
کے تمام اوصاف رنگ صفت وصورت عین آگ ہو جاتے ہیں
تو لا فرق بینی وبینہ صادق ہوتا ہے اسی طرح جب محب
آتش محبت میں خاکستر ہو جاتا ہے اور نار اللہ الموقدۃ
التی تطلع علی الافئدۃ اس کے اوصاف کو کھا جاتا
ہے تو عین محبوب ہو جاتا ہے فہم من فہم اے عزیز یہ وہ
فقر ہے کہ اس سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

ع اگر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی ۔ در مشرب ارباب
کمال حفظ مراتب شریعت است فنکتہ اسا
اے عزیز راز با محبوب است کہ انسان اکمل
است کہ ہمہ مراتب طے کردہ مقید مطلق شدہ قطرہ
بہ دریا پیوستہ فرو مطلق شدہ اگر محب را جویند
محبوب را یابند و اگر محبوب را جویند
محب را یابند قال یا غوث الاعظم
اذا رایت المحترق بنار الفقر والمنکسر
بکثرت الفاقہ فتقرب الیہ لا حجاب
بینی و بینہ گفت اے غوث بزرگ چوں بینی تو
کسے را کہ سوختہ شدہ است بآتش فقر و شکستہ و گداختہ
شدہ است بہ بسیاری فاقہ پس تقرب نمائی بسوئے او کہ
نیست حجاب میان من و میان او اے عزیز در عبارات
ایں طائفہ فقر و فاقہ اشارت بہ نیستی است کہ از خودی و
ہستی نیست شدہ باشد اذا تم الفقر فھو اللہ کنایت
از وست والفقیر لا یحتاج الی اللہ ولا الی
نفسہ عبارت از واست اے عزیز نیستی صفت
عبودیت است و ہستی صفت ربوبیت است
واللہ غنی وانتم الفقراء ناطق بر وست و چوں

ع اگر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی ۔ ارباب کمال
کے مشرب میں حفظ مراتب شریعت سے عبارت ہے
فنکتہ اے عزیز یہ راز محبوب سے کہا جا رہا ہے کہ
انسان اکمل ہے تمام مراتب طے کر کے مقید مطلق ہوا اور
مثل قطرہ دریا میں ملکر عین دریا ہوا یعنی مطلق اگر
محب کو ڈھونڈیں محبوب کو پائیں اور اگر محبوب کی تلاش
کریں محب کو پائیں ۔

اے غوث بزرگ جو آتش فقر و فاقہ سے
شکستہ پگھل گیا ہے اس کی صحبت عبادت سمجھ کر تلاش
کر کہ اس کے اور میرے درمیان حجاب نہیں
رہا اے عزیز اس طائفہ صوفیہ کی اصطلاح
میں فقر و فاقہ نیستی سے عبارت ہے
اذا تم الفقر فھو اللہ اس کی طرف
اشارہ ہے والفقیر لا یحتاج الی اللہ ولا الی
نفسہ سے یہی مراد ہے اے عزیز نیستی صفت
عبودیت ہے اور ہستی صفت ربوبیت واللہ
غنی وانتم الفقراء اس پر ناطق ہے جب

مراقبہ ومعائنہ حضرت حق است بیت سحر کرشمۂ
وصلش بخواب می دیدم * زہے مراتب خوابے کہ بہ
زبیداری است * اے عزیز ایں طعام طعامے
دیگر است وایں خواب خوابے دیگر وایں شراب
شراب دیگر است ذرہ ازیں طعام ویک قطرہ ازیں
شراب ترا روزے شود وایک پلک زدن ازیں خواب
ترا حاصل آید نظر بر کونین نہ اندازی وچشم
ہمت از ابد تا ابد الآباد بر حور وقصور نہ کشائی وما
زاغ البصر وما طغیٰ ہر وقت تو گردد ولذت طعام
وشراب ہر دو جہان ترا زہر قاتل نمایدان
للہ جنۃ لیس فیہا حور ولا قصور ولا لبن ولا
عسل ویتجلی ربنا ضاحکا جلوہٗ
نکتہ اے عزیز ایں طعام وایں شراب وایں
خاصہ انبیاء اولوالعزم را باشد واخص الخاص اولیا
را باشد بعض را در سالے وبعض را در ماہے وبعض
در ہفتہ واز ہزاراں یکے را روزی شود وحضرت
غوث الاعظم را ہمیشہ روزی بود کہ زندگی ایشاں
بدیں طعام وحیات ایشاں بایں شراب
وراحت ایشاں بایں خواب قال یا غوث الاعظم

مراقبہ ومعائنہ حق تعالیٰ ہے بیت سحر کرشمۂ
وصلش بخواب می دیدم * زہے مراتب خوابے کہ بہ
زبیداری است * اے عزیز یہ طعام طعام دیگر
ہے اور یہ خواب خواب دیگر اور یہ شراب
شراب دیگر ایک ذرہ اس طعام کا اور ایک قطرہ
اس شراب کا اگر تجھے مل جائے اور چشم زدن کے
لیے یہ خواب میسر ہو جائے تو دونوں جہان تیرے نزدیک
ہیچ ہو جائیں اور چشم ہمت ہمیشہ کے لیے حور وقصور پر نہ
کھولے اور لذت طعام وشراب دونوں جہان کے تجھے
زہر قاتل معلوم ہوں اور ہر وقت وما زاغ البصر وما
طغیٰ تیرا حال ہو اور ان للہ جنۃ فیہا حور ولا قصور
ولا لبن ولا عسل ویتجلی ربنا ضاحکا جلوہ
نما ہو اے عزیز نکتہ یہ طعام اور شراب اولوالعزم
انبیا علیہم السلام اور اخص الخاص اولیاء عظام
کے ساتھ مخصوص ہے بعض کو سال میں اور بعض کو ماہ
میں اور بعض کو ہفتہ میں اور ہزاروں میں سے ایک کو یہ دولت
ملتی ہے اور حضرت غوث الاعظم کو ہمیشہ ملتی تھی آپ کی
زندگی اور راحت اور خواب اس طعام اور شراب سے
تھی اے غوث بزرگ جو سفر باطن

وسلم فخر کردے و می نازید ے کہ الفقر فخری اے
عزیز این فقر خاصہ حضرت سلطان الانبیا است
صلی اللہ علیہ وسلم ازیں حرفت فخر یافتہ کہ
لکل نبی حرفۃ ولی حرفتان الفقر والجہاد
اے عزیز مراتب فقر اعلیٰ است از نشان بے نشان
است کہ الفقر فھو اللہ من لم یذقہ لم یدر کہ
یا غوث الاعظم لا تاکل طعاما ولا
تشرب شرابا ولا تنم نوما الا بقلب حاضر
وعین ناظرۃ عند ربی گفت اے غوث بزرگ
مخور تو طعام را و منوش تو شراب را و مخسپ تو خواب را
مگر نزدیک من پس نخوردم من طعام را و نہ نوشیدم من شراب
را و نہ کردم من خواب را مگر بہ دل حاضر و چشم ناظر نزدیک
پروردگار خویش اے عزیز خوردن و خفتن حضرات
اولیا و انبیا برین است نوبت ایشان و مخلص مر تقرب
حضرت حق تعالیٰ است جل جلالہ خوردن و خفتن
حضرات انبیا و اولیا بشکل دیگران نیست کہ خوردن
ایشان بدوست و خفتن ایشان با دوست کہ ابیت
عند ربی وھو یطعمنی ویسقینی ناطق است باد
خوردن ایشان ذوق و شوق حضرت حق و خفتن ایشان

وسلم فخر فرماتے ہیں اور ناز فرما کر کہتے کہ الفقر فخری
اے عزیز یہ فقر حضرت سلطان انبیا صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اس حرفت سے فخر فرما کر ارشاد
کیا لکل نبی حرفۃ ولی حرفتان الفقر والجہاد
اے عزیز مراتب فقر اعلیٰ ہیں اور ذات بے نشان کا
ایک نشان ہے کما اذا تم الفقر فھو اللہ من لم یذقہ
لم یدر کہ اے غوث الاعظم نہ کھا کسی کھانے کو اور
نہ پی کسی شراب کو اور نہ سو مگر میرے پاس پس
نہ کھایا میں نے طعام کو اور نہ پیا میں نے
شراب کو اور نہ کیا میں نے خواب کو
مگر حضورِ دل اور چشم بینا سے اپنے
پروردگار کے پاس ؛
اے عزیز کھانا سونا حضرات انبیا و
اولیا علیہم السلام کا عین عبادت اور قرب
جناب باری جل و علا شانہ ہے اور دوسرے
لوگوں کا کھانا اور سونا اُن کے نفس کے ساتھ
ہے چنانچہ وھو یطعمنی ویسقینی
اُس پر ناطق ہے اُن کا کھانا ذوق و
شوق حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ہے اور سونا

معنی دویم آنست یعنی درویش کہ مبتلا کردہ شد
بے ارشاد مرشد مجذوب سالک بعبادت ظاہری بصوم
وصلوٰۃ زیادہ وبعمل ریائی وخودبینی وخودپرستی کہ در اصطلاح
عشاق وعرفا این را بہ سفر ظاہری بری گویند پس
او محروم کردہ شد از سفر باطنی از حضوری وسروری
وجمعیت ومشاہدہ ومکاشفہ ومعائنہ این را در اصطلاح
صوفیہ سفر باطنی سحری گویند زیراکہ اعمال ظاہری منظور
خلق است واعمال باطنی منظور حق است کہ ان
اللہ لا ینظر الی صورکم واعمالکم ولکن ینظر
الی قلوبکم ونیاتکم پس سفر ظاہری آراستن
تن است وسفر باطن آراستن دل استکہ نظرگاہ
حضرت حق تعالیٰ است اے عزیز اسلم زین
معنی بزرگان فرمودہ اند کہ راہ حق نہ در آسمان ونہ در
زمین است بلکہ راہ حضرت حق تعالیٰ در تست ارشاد
براہ دلی کردہ اند ہر کہ براہ دل رفتہ حضرت حق
تعالیٰ را یافتہ وہر کہ این راہ گم کردہ گمراہ ابد گشتہ
اے عزیز القلب بیت اللہ الاعظم
باید کہ این بیت را صفائی دہی واز خار وخاشاک
غیر پاک گردانی کہ القلب حرم اللہ وحرام

دویم وہ درویش ہے کہ جو مبتلا کیا گیا ہے ارشاد
مرشد مجذوب سالک بعبادت ظاہری صوم وصلوٰۃ
ونفل وعمل ریائی وخودبینی وخودپرستی کہ اصطلاح
عشاق وعرفا میں اس کو سفر ظاہری بری کہتے ہیں پس
ایسا شخص سفر باطنی حضوری وسروری وجمعیت
ومشاہدہ ومکاشفہ ومعاینہ سے محروم ہے اس کو
اصطلاح صوفیہ میں سفر باطنی سحری کہتے ہیں اس وجہ سے
کہ اعمال ظاہری منظور خلق ہیں اور اعمال باطنی منظور
حق سبحانہ کہ ان اللہ لا ینظر الی صورکم واعمالکم
ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم پس سفر ظاہر آراستگی
تن کا نام ہے اور سفر باطن آراستگی دل کا نام ہے کہ
منظور نظر حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ہے اے عزیز بزرگوں
نے فرمایا ہے کہ راہ حق نہ آسمان میں ہے اور نہ زمین
میں بلکہ راہ حضرت حق سبحانہ تیرے اندر ہے یہ اشارہ
بزرگوں کا راہ دل کی طرف ہے جس نے راہ دل سے
سفر طے کیا حضرت حق سبحانہ کو پایا اور جس نے اس راہ کو
چھوڑا ہمیشہ کے لئے گمراہ ہوا اے عزیز القلب بیت
اللہ الاعظم چاہئے کہ اس گھر کو صاف کرے اور خار و
خاشاک غیر سے پاک کرے کہ القلب حرم اللہ وحرام

من حرم عن سفر الباطن ابتلی بالسفر الظاهر
ولم یرزق منی الا بعدا منی فی السفر الظاهر
گفت اے غوث بزرگ کسے کہ محروم کردہ شد
از سفر باطن او مبتلا کردہ بہ سفر ظاہر او روزی نہ
شود از من مگر بعد از من یعنی دوری و مہجوری و غفلت
و نسیان یعنی حظ حضوری از شوق و ذوق باطنی و از
قرب معنوی محروم ماند و از مشاہدہ و مکاشفہ و معاینہ
بے نصیب و محروم بود سفر ظاہری سیر کردن و رفتن
در جہان است و سفر باطن توجہ بسوئے جانان است
کہ انی ذاهب الی ربی اشارت باوست اے
عزیز ایں دو معنی است یکے معنی ظاہری آنست
کہ در سفر ظاہری فراغت است و عبادت نیست
ہم ازیں معنی خوردن روزہ مباح است چارگانی
نماز دوگانی است و نماز نفل عفو است پس
کسیکہ مبتلا کردہ شد بہ سفر ظاہری دنیاوی او محروم
کردہ شد از سفر اخروی یعنی از ثواب عقبیٰ یعنی مسافر
ظاہری بہمہ چیز محتاج بود و مطمع باشد بہمہ
احوال پس کسے کہ خود محتاج و مطمع بود دیگرے
نفع رسانیدن نتواند پس محروم باشد از اجر و ثواب اخروی

سے محروم ہوا سفر ظاہر میں مبتلا کیا گیا اور مجھ سے دور
ہوا اور غفلت اور نسیان میں پڑا اور ذوق و شوق اور
قرب معنوی سے محروم رہا اور مشاہدہ مکاشفہ معاینہ کے
دولت سے بے نصیب ہوا سفر ظاہری سیر کرنے
اور دوسرے جہان جانے کو کہتے ہیں اور سفر باطن
جانان کے طرف جانے کو کہتے ہیں جس کا بیان انی
ذاهب الی ربی میں ہے اے عزیز سفر کے دو
معنی ہیں اول سفر ظاہری کہ جسمیں فراغت عیش
ہے عبادت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ روزہ قضا کرنا
مباح ہے اور چار رکعت کے بجائے دو رکعت
نماز ہے اور نفل معاف ہے پس جو شخص سفر ظاہر میں
مبتلا ہوا سفر اخروی سے یعنی ثواب عقبیٰ سے محروم ہوا کہ
تمام چیزوں کا محتاج ہوتا ہے ہر حال میں پس جو شخص
محتاج اور طامع ہے وہ دوسرے کو کیا نفع پہنچائے
گا پس یقیناً اجر و ثواب اخروی سے محروم ہوگا۔

سفر باطن عبارت از جذبہ است المقصود
باید کہ سعی و کوشش در سفر باطن کنی بارشاد
مرشد کامل تا عنقریب ایام بمقصود رسی بسیار
مردمان از سفر ظاہری ہمہ عمر صرف کردند و بخیال
فاسد بارشاد مرشد کامل قدم نہ نہادند و بعبادت
ظاہری وریائی و خودنمائی مشغول شدند و پنداشتند
کہ تا بمقصود رسیدیم اما بجائے نرسیدند
و سخنے دراز ایشان شدند مثال این تقریر چناں
است کہ مردے بادشاہے مہمان ساخت دہلیز
و محل بیرون را جاروب دادہ مصفا کردہ انواع
طرح طعام آراست اما جائے جلوس بادشاہ
ہم چناں گذاشت چوں حضرت بادشاہ
براں جائیگاہ نظر انداخت و منظور نساخت جملہ خدمت
او مکروہ پنداشت قال یا غوث الاعظم
الاتحاد حال لا یعبر عنہ بلسان المقال
فمن امن بہٖ قبل و من رد الاتحاد والحال
فقد کفر و من اراد العبادۃ بعد الوصول
فقد اشرک باللہ العظیم گفت اے
غوث بزرگ اتحاد حال است کہ تعبیر کردہ

سفر باطن جذبۂ الٰہی کا نام ہے حاصل مقصود یہ
ہے کہ بارشاد مرشد کامل پوری سعی اور کوشش سفر
باطن میں صرف کرو تا تھوڑی مدت میں مقصود حاصل ہو
بہت لوگوں نے سفر ظاہر میں تمام عمر صرف کردی اور
خیال فاسد میں مرشد کامل کے ارشاد کے موجب راہ میں
قدم نہ رکھا اور عبادت ظاہری وریائی و خودنمائی میں مشغول
ہوگئے اور سمجھ بیٹھے کہ منزل مقصود کو پہنچ گئے حالانکہ نہ پہنچے
بلکہ اور اپنے منزل کو دور بنا دیا مثال اس کی اس طرح
سمجھو کہ ایک شخص کے یہاں بادشاہ مہمان ہو تو وہ
شخص مکان کے دہلیز اور بیرونی محل کو جھاڑ دے دی
اور قسم قسم کے کھانے آراستہ و پیراستہ کردی لیکن
نشست گاہ بادشاہ یوں ہی ویرانہ چھوڑ دی جب بادشاہ
اس جگہ جلوس کرے گا تو اپنی جگہ خراب خستہ دیکھ کر
تمام اس کی خدمات کو ناپسند کرے گا ارشاد ہوا اے غوث
بزرگ اتحاد حال ہے کہ جس کی تعبیر زبان مقال سے
محال ہے جو شخص اس حال پر ایمان لایا مقبول بارگاہ
ہوا اور جس نے انکار کیا کافر ہوا جس نے خدا کو پانے
کے بعد تلاش کیا وہ مذہب توحید سے پھرا سب سے بڑا
گناہ کا ارتکاب کیا اے عزیز شرح اس بات

عَلَيهِ اَنْ يَلِجَ فِيهِ غَيرُ اللهِ بَيتاً تا بجا روب
لا نروبی راه نرسی در سرا سے الا الله نکته
اے عزیز سفر ظاهر کار زهاد و عباد است و سفر باطن کار
عشاق و شطار است سفر ظاهر عبارت از تزکیه نفس ست
و سفر باطن تصفیه دل و تجلیه روح و تجلیه سر است
اے عزیز هر که سفر ظاهر کرد صفت را دید و هر که سفر
باطن کرد صانع را دید سفر ظاهر عبارت از سیر
الی الله است و سفر باطن عبارت از سیر فی الله است
چنانچه منقول است از حضرت رابعه بصریه رحمة الله
علیها که یاران در وقت نوبهار می آمدند و می گفتند
اے رابعه بیرون آئی تا صنعت را ببینی رابعه آه
می زد و می فرمود اے کوتاه بینان درون بیائید تا صانع
را ببینید پس ازین معلوم شد که سفر ظاهری
دیدن صفت است و سفر باطن دیدن صانع است پس
کسے که مبتلا کرده شد بعبادت ظاهری او محروم کرده
شد از حضوری باطن و هر که مشغول کرده
شد به تزکیه نفس او باز ماند از تصفیه
و تجلیه و تخلیه دل و روح و سر
اے عزیز سفر ظاهر عبارت از سلوک است و

عَلَيهِ اَنْ يَلِجَ فِيهِ غَيرُ اللهِ بَيتاً تا بجا روب
لا نروبی راه نرسی در سرا سے الا الله نکته
اے عزیز سفر ظاہر عباد کا کام ہے اور سفر باطن عشاق
و شطار کا کام ہے سفر ظاہر میں تزکیہ نفس ہے اور
سفر باطن میں تصفیہ دل و تجلیہ روح و تجلیہ سر ہے
اے عزیز جس نے سفر ظاہر کیا صفت کو دیکھا اور جس نے
سفر باطن کیا صانع کو دیکھا سفر ظاہر سیر الی اللہ سے
عبارت ہے اور سفر باطن سیر فی اللہ کا نام ہے
چنانچہ حضرت رابعہ بصریہ سے (رحمة اللہ علیہا)
منقول ہے کہ دوستان خدا بوقت نوبہار آتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ اے رابعہ باہر آؤ تا کہ صنعت الٰہی کا مطالعہ
کرو حضرت رابعہ نے آہ سرد کھینچ کر فرمایا کہ اے کوتاہ بینو
اندر آؤ تا کہ صانع کو مشاہدہ کرو پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ
سفر ظاہر صفت کے مشاہدہ کا نام ہے اور سفر باطن مشاہدہ
صانع سبحانہ و تعالیٰ ہیں جو شخص مبتلا خالص عبادت
ظاہری میں ہے وہ حضور باطن سے محروم ہے اور جو صرف خدمت تزکیہ
نفس میں مشغول ہوا تصفیہ و تجلیہ و تخلیہ دل
اور روح اور سر سے باز رہا اے عزیز سفر
ظاہر عبارت سلوک سے ہے اور

مملوک شرع است و دل دیگر مملوک حق۔ پس
باید کہ زبان را با خلق داری و دل را با حق
سپاری تا یابی برخورداری اے عزیز ایں آں
اتحاد و حلول است کہ سرمایہ اہل حضور است کہ ایں
پیوستگی باطن و معنوی است نہ اتحاد و حلول صوری
وظاہری است تعالی اللہ عن ذالک
علواً کبیراً اگر ایں اتحاد یک ذرہ در تو
پدید آید ترا از تو برباید و چناں اتحاد و یگانگی در تو
پدید آید کہ یک ہستی و یکسوئی رو نماید اے عزیز حضرت
عین القضاۃ ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز میفرمایند
کہ علما نادان ایں را حلول و اتحاد پندارند جانم
فدائے ایں حلول و اتحاد باد ایں حلولے
دیگر است و ایں اتحاد دیگر ایں اتحاد
و حلول را مثال بیان کنم سامع باش
چنانچہ صورت در آئینہ و آفتاب و ماہتاب در
آب جمال شاہد کہ در آئینہ دیدہ می شود نہ جمال
در آئینہ و آفتاب و ماہتاب در آب حلول کردہ است
و با آفتاب در می آید و آفتاب و شاہد در جائے خود است
اما یک نسبتے پیدا آمد کہ ظہور صورت شاہد و آفتاب

مملوک شرع شریف ہے اور دل دوسر مملوک حق ہے
پس چاہیئے کہ زبان اگر مخلوق کے ساتھ ہو تو دل حق
سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ ہو تاکہ نفع ہو اسے عزیز یہ وہ
اتحاد و حلول ہے کہ سرمایہ اہل حضور ہے پیوستگی معنوی
و یگانگت باطنی اس کا نام ہے اور اتحاد و حلول جو
مذہب اہل حق میں باطل ہے وہ اتحاد و حلول صوری
اور ظاہری ہے تعالیٰ اللہ عن ذالک علواً کبیراً
اگر اس اتحاد معنوی کا ایک ذرہ تجھ میں ظہور کرے تو از خود
رفتہ اور ایک ہستی ہو جائے اسے عزیز حضرت
عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ العزیز فرماتے
ہیں کہ جو علما نادان ہیں وہ اس اتحاد معنوی کو بھی
حلول سمجھتے ہیں حالانکہ بہت فرق ہے دونوں میں
میری جان عزیز اس اتحاد و حلول پر قربان ہو جیو کیونکہ
یہ اتحاد و حلول دوسرا ہے اور حلول و اتحاد باطل دوسرا ہے
مثال بیان کروں تو سن صورت آئینہ میں اور چاند
سورج پانی میں نظر آتے ہیں کیا جمال آئینہ میں یا در
چاند اور سورج پانی میں حلول کر گئے ہیں ہرگز نہیں
آفتاب اور ماہتاب اور معشوق اپنے جگہ پر قایم ہے
صرف ایک تعلق شاہد کو آئینہ سے اور چاند اور سورج

نشود آں حال را بزبان مقال کسے کہ ایمان آورد
بداں حال و اتحاد و یقین او مقبول شد و کسے کہ
رد کرد مقال را بیں تحقیق کافر شد و کسے کہ خواست
و طلب کرد عبادت را بعد وصول پس تحقیق کفر
آورد حضرت بزرگ را (تعالیٰ شانہ) اے عزیز شرح
ایں سخن بسیار نازک است کہ بخیال درست نیاید
وجز بحال درست نیاید حلول و اتحاد در مذہب اہل
سنت والجماعت ممنوع است زیرا کہ حلول فرود
آمدن را گویند و اتحاد پیوستن با ہم را گویند پس ذات حق
سبحانہ و تعالیٰ ازاں منزہ و مقدس است و مذہب
حلول و اتحاد باطل است ازیں معنی عذر ایں سخن
بیان می کنیم کہ الاتحاد حال کہ اتحاد حالی است کہ
بیان آں بطور عقل و بصاحب عقل درست نیاید
زیرا کہ شریعت گفتار است کہ الشریعۃ اقوالی و حجت
شریعت مر صاحب عقل راست مر عاشقان صاحب
حال را نیست کہ ان اللہ لا یواخذ العشاق
بما صدر منہم زیرا کہ صاحب عشق
دیوانہ است بیت ہر چہ از دیوانہ آید در
وجود عفو فرمایند از دیوانہ تر و رحمۃ زبان

کی بہت نازک ہے تنہا مقال سے سمجھ میں نہیں
آسکتی جب تک حال نہ رکھتا ہو حلول و اتحاد مذہب
اہل سنتہ والجماعت میں ممنوع ہے اور یہ بات حق
ہے اس وجہ سے کہ حلول کسی چیز کے اندر داخل
ہونے کو کہتے ہیں اور اتحاد دو چیزوں کے آپس
میں ملنے اور پیوستہ ہونے کو کہتے ہیں اور ان دونوں
باتوں سے خدا کی ذات منزہ اور مقدس ہے اور بایں
معنی حلول و اتحاد مذہب اہل سنتہ والجماعۃ میں
باطل ہے ہاں البتہ اتحاد بمعنی وحدت و یگانگت
جو حال ہے وہ عقل کے رسائی سے ورا ہے صاحب
عقل صرف لطیفہ زبان سے اس کو نہیں سمجھا سکتا
کہ جو وظیفہ شریعت ہے کہ الشریعۃ اقوالی ایک
عقلمند کے لئے شریعت حجت ہے اور صاحب
حال کے لئے شریعۃ اور حال دونوں حجت ہیں اور
عشق خداوندی جب دیوانگی اور مستی تک پہنچے کہ
جو مجذوب کی حالت ہے تو مرفوع القلم ہے کہ
ان اللہ لا یواخذ العشاق بما صدر منہم
چونکہ صاحب عشق دیوانہ ہے بیت ہر چہ از دیوانہ
آید در وجود عفو فرمایند از دیوانہ تر و رحمۃ زبان

زیراکہ خودبیں خداے بیں نشود سعدی بہ
خویشتن نتواں رفت سوے دوست ٭ کانجا طریق
نیست کہ اغیار بگذرد ٭ شیخ عطار می فرماید
تو در وگم شو وصال این ست وبس ٭ گم شدن گم
شو کمال این ست وبس ٭ از خود گم شدن
کمال است واز شعور خود گذشتن وصال است
چوں از خود وشعور خود گذشتہ عبادت کہ خواہد کرد
واز براے چہ خواہد داد کہ خواہد اگر خواہد شرک
گردد زیراکہ وصول وحدت است ودین
وعبادت خود شرک است فہم من فہم
پس ہا حلے اگر سوال کند کہ عبادت روز وشب
پیشہ انبیا واولیا است ہیچ یکے
ترک نکردہ بیکو وجہ آید ایں را دو جواب است
جواب اول آں ست کہ سلطان الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ لی مع اللہ
وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا
نبی مرسل ٭

کیونکہ خودبیں خدا سے بیں نہیں ہوسکتا سعدی
بخویشتن نتواں رفت سوے دوست ٭ کانجا طریق
نیست کہ اغیار بگذرد ٭ شیخ عطار فرماتے ہیں
تو در وگم شو وصال این ست وبس ٭ گم شدن گم
شو کمال این ست وبس ٭ خود کو گم کرنا کمال ہے
اور بے شعور ہونا وصال ۔ جب خودی اور اپنے
شعور سے گذر گیا تمام منازل طے ہوگئے
تمام وسائل کا کیا کرنا اور بفرض محال وسائل
اختیار کئے بھی تو مشرکین کے قطار میں جا پہنچا اس
وجہ سے کہ وصول میں یگانگت ہے اور دین اور عبادت
میں فرق مراتب کی تعلیم ہے کہ جو توحید کے لحاظ سے
گویا شرک ہے اس نکتہ کو ہر شخص نہیں سمجھتا پس اگر
کوئی شبہ کرے کہ انبیا علیہم السلام اور اولیا عظام
رحمہم اللہ التعالی نے رات اور دن عبادات خود انجام دیں
کبھی بھی ترک نہیں کیا اور دوسروں کو طریق عبادت
سکھلایا اور اس پر قایم رہنے کی ہدایت کی عبادت
کا مرتبہ اگر محو وفنا ومستی اور دیوانگی سے کم تھا تو کیوں
اعلی کو چھوڑکر ادنی پر عمل کیا اس کے دو جواب ہیں
پہلا جواب یہ ہے کہ محو وفنا کا حال وقت مخصوص کے تابع ہے

در آئینہ و آب پدید آید چوں عارف عاشق دل خود
را صفائی دہد جمال معنوی در روے ظاہر و باہر
گردد تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا

سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار ٭
زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست ٭

پس کسے کہ ایں حال و اتحاد را منکر شود کافر شود
زیرا کہ ایں حال و اتحاد مر جملہ انبیا صلی اللہ علیہ
وسلم اجمعین و اولیاء خاص رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
بودہ پس انکار از حال انبیا و اولیاء علیہم السلام کفر است
ونعوذ باللہ منہا ومن ارادہ العبادہ
بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم
اے عزیز عبادت در دوگانگی است و وصول در
یگانگی است در وے دوگانگی از یگانگی آوردن
محض شرک است دیگر اے عزیز وصول
در محویت است اذا تجلی اللہ لعبد خضع
لہٗ ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام
بجز و آمدن محض شرک است

کو پانی سے ظہور پذیر ہوا جب عارف عاشق
اپنے دل کو صفائی دیتا ہے تو جمال معنوی اس میں ظاہر و
باہر ہوتا ہے تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا

سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار ٭
زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست ٭

پس اس حال کا منکر کافر ہے اس وجہ سے کہ یہ
حال و اتحاد تمام انبیا علیہم السلام اور اولیاء خاص
پر وارد تھا اور انبیا و اولیاء علیہم السلام کے حالات
سے انکار کفر ہے ونعوذ باللہ منہا
خاصان حق کے حالات عوام سے جدا ہیں
اگر صاحبان حق عوام کی سے عبادت پر
قناعت کر لیں تو سب میں بڑے گناہ کے مجرم ہوں
اور مشرکین کے قطار میں گھڑے کئے جانے کے
مستحق ہو جائیں مگر یہ فرض واقع ان سے
ہونا محال ہے اس وجہ سے کہ عوام کو دولت یگانگی کی
عبادت کہاں میسر ہے بلکہ سراسر دوئی میں ہے کہ جو ہمہ تنی
شرک ہے اور اللہ تعالی کا قرب وحدت میں اور دوگانگی
کو یگانگی میں لانا خالص شرک ہے ہر جا کہ سلطان
خیمہ زد غوغا نماند عام را خودی اور خود سری شرک ہے

چنانچہ خواجہ شبلی (رحمۃ اللہ علیہ) در وقت نماز بودے
می فرمودے ان صلیت فاشرکت وان
لم اصل فکفرت او را یعنی معنی روی نمودے
کہ این سخن بزبان حال میفرمودی اے عزیز
این ناز آن ست کہ حضرت چون بمقام قاب قوسین
رسیدند فرمان آمد کہ قف یا محمد ان اللہ یصلی
زیادہ ازین تصریح نتوان نمود قال یا غوث الاعظم
اجیعوا بطونکم و اظمئوا اکبادکم لعل
ترون اللہ جھرۃ یعنی برائے حصول مقصود
و برائے وصول محبوب زاد و راحلہ از فقر فاقہ
سازی تا بمنزل رسی ہر کہ رسید بایں زاد و راحلہ
رسید زیرا کہ در ابتدا تجرید و در انتہا تفرید شرط
است و تجرید و تفرید حاصل نہ شوند مگر بفقر و فاقہ
اے عزیز فقر عبارت از نیستی و فنا و محو است
و فاقہ عبارت از امساک خودی و پندار دوئی
است تا سالک را نیستی و فنا از خود حاصل
نیاید بدوست بقا و ہستی روے نہ نماید و تا
امساک از خودی و پندار نکند =

چنانچہ خواجہ شبلی رح کے قول مین اس مضمون کی
تائید موجود ہے کہ ان صلیت فاشرکت وان
لم اصل فکفرت اے عزیز یہ وہ نماز ہے
کہ سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب
قاب قوسین پہونچے کہ ٹھہرو اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) تحقیق اللہ تعالیٰ نماز پڑھتا ہے
اس سے زیادہ تصریح کرنا ناممکن ہے فرمایا اے
غوث الاعظم شکم بھوکا رکھو اور جگر پیاسا اور
امیدوار رہو کہ اللہ تعالیٰ کے تجلیات کھلم کھلا مشاہدہ
کروگے یعنی حصول مقصود اور حضور محبوب کے
لئے زاد و راحلہ فقر و فاقہ کا اپنے ساتھ لو تاکہ اپنے
مقصود کو پہنچو جو شخص پہونچا زاد و راحلہ سے
پہنچا کیونکہ ابتدا سلوک میں تجرید ہے اور انتہا
میں تفرید ہے اور تجرید و تفرید بلا فقر و فاقہ حاصل
ہونا ناممکن ہے اے عزیز فقر نیستی و فنا و محو سے
عبارت ہے اور فاقہ خودی و پندار دوئی کے
چھوڑنے کو کہتے ہیں جب تک سالک نیستی و
فنا میں غوطہ زن نہ ہو تو بقا و ہستی سے محروم ہے اور
جب تک خودی اور پندار دودی کو نہ چھوڑے گا

در وقت وصال حضرت حق تعالیٰ روے بعبادت
آوردن وعبادت خواستن محض شرک است دراں
حالت و دراں وقت و دراں حالت جبرئیل
علیہ السلام یار بود اغیار گشت وازخودی خودمن
گشت چوں جبرئیل علیہ السلام حاضر آمدے خود
عائشہؓ را فرمودے من انت من انت پس
بعبادت کہ خواھد من فہم فہم جواب دویم
بعد وصال عبادت ایشاں مثل عبادت دیگراں
نیست دراں مقام عابد ازخود وشعور خود فانی است
کہ عبادت ازخود داند یا طالب اجرت بود یا
نجات از عبادت جوید بلکہ اگر خود را درمیان بیند
مشرک بود چنانچہ خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ در وقت
نماز بودے میفرمودے ۔

اور عبادت باستثناء وقت مخصوص ہے چنانچہ سلطان الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لی مع[۱] اللہ
وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی
مرسل اس وقت مخصوص میں جبرئیل علیہ السلام
باوجود یار ہونے کے غیر ہو جاتے تھے اور حضرت
عائشہؓ کو ایسے وقت نہ شناخت کرتے اور دریافت
فرماتے تم کون ہو تم کون ہو پس اس مقام میں فرق
کے کہاں گنجائش اس نکتہ کو جو سمجھا وہ سمجھا عوام
اگر سمجھنا چاہیں تو مشائخ کی خدمت کریں دوسرا
جواب یہ ہے کہ بعد وصول ومحو وفنا واصل باللہ
کی عبادت عوام سے جدا ہے عوام کو اپنے عبادت
پر واصل باللہ کی عبادت پر قیاس کرنا محض جرات ہے
کیونکہ اس مقام میں عابد اپنے شعور سے فانی ہے
اور قدرت کے ہاتھوں میں ہے جس طرح خدا
کے قدرت کا ہاتھ اسے بدلتا ہے وہ بھی بدلتا ہے
وہ کس طرح نجات یا ثواب کا عبادت سے طالب
ہوسکتا ہے وہ تمام اپنے کاموں سے اس وقت سو رہا ہے
اگر بالفرض محال طالب نجات یا ثواب ہو تو مذہب توحید سے خارج ہو جائے

[۱] اللہ پاک کے ساتھ میرے لیے وقت ہے کہ اس میں نبی مرسل اور فرشتہ کو دخل نہیں ہے

الدنیا ساعۃ لیس فیھا راحۃ اوربعض جا فرمودہ اند
الدنیا کنیفۃ الآدم اے عزیز جائیکہ مکروہ است
چہ راحت بود وچہ حظ باشد مگر مرد مکروہ را در جائے
مکروہ برقرار بود زیرا کہ کرم پلید است جز در پلیدی خوش نبود
وقرار نگیرد اے عزیز مومن ظریف است وجز در جائے
ظریف قرار نگیرد ودر جائے مکروہ آرام نہ کند ایں ہمہ نعمت
در عقبیٰ است اگر در دنیا راحت بودے ہیچ انبیا واولیا
ازانجا رحلت نہ فرمودے ودعدہ دیدار پروردگار آنجا
نبودے والموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب
نبی فرمودے یعنی موت پلے است کہ میرساند دوست
را بسوئے دوست اگر بریں پل سوار نشود بمحبوب
نرسد اکنوں بدانکہ اے عزیز موت بر دو نوع است
یکے صوری دویم معنوی موت معنوی آنرا
گویند کہ باختیار وہمت حاصل شود پیش از مرگ
کہ بداں امر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الف
الف مرۃ حکم فرمودہ کہ موتوا قبل ان تموتوا ہر کہ
بریں مرگ بمیرد او بمقصود ومحبوب اصلی رسید وموجود
دیگراں مقصود او گردد بیت ہر کہ در عشق بمیرد ہمہ
تن جاں باشد = ہر کہ او جان بدہد زندہ بجاناں باشد

اور بعض جگہ الدنیا کنیفۃ الآدم۔
اے عزیز جو جگہ مکروہ ہے اُس میں
مرد مکروہ کو راحت ہو سکتی ہے اس وجہ سے کہ کرم
پلید بجز پلیدی اور جگہ خوش ہی برقرار نہیں رہ سکتا۔
اے عزیز مومن شئے لطیف وپاکیزہ ہے اس کا آرام و
قیام پاکیزہ ہی جگہ ممکن ہے اور یہ تمام نعمتیں عقبیٰ میں
عطا ہوں گے۔ اگر دنیا میں راحت ہوتی تو کوئی انبیا اور
اور اولیا میں سے دنیا سے رحلت نہ کرنا اور وعدۂ دیدار عقبیٰ
پر نہ کیا جاتا اور الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب
کا حکم نہ ہوتا یعنی موت پل ہے اس پر سے گذر کر دوست
اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے۔ بلا پل کے گذرے
ہوئے محبوب تک نہ پہنچے گا اے عزیز تجکو معلوم ہو کہ
موت کے دو قسم ہیں ایک صوری دوسری معنوی موت معنوی
اس کو کہتے ہیں کہ اختیار او ہمت سے حاصل ہو اور مرنے
سے پہلے آجائے جس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم الف
الف مرتبے حکم فرمایا ہے کہ موتوا قبل ان تموتوا جو
شخص اس موت سے فایز ہوا مقصود ومحبوب اصلی تک
پہنچا بیت ہر کہ در عشق بمیرد ہمہ تن جاں
باشد = ہر کہ او جاں بدہد زندہ بجاناں باشد

افطار بدوست حاصل نشود که ابیت
عند ربی هو یطعمنی ویسقینی کنایت از د
است اے عزیز روزه عبارت از امساک است
از غیر و شهوات ولذات جسمانی ونفسانی و افطار
عبارت از مشاهده و وصول است به ذوق و شوق
سری و روحانی که الصوم لی وانا اجزی به
یعنی کسے که از برائے من امساک کند و از غیر من
ولذات نفسانی پرهیز کند از برائے من پس من مزدوی
باشم یعنی جمال مشاهده من مزدوری باشد پس روزه
عبارت از انفصال است و افطار عبارت از اتصال
نهم من نهم قال یا غوث الاعظم لو علم الانسان
ما کان له بعد الموت ما تمنی الحیوۃ فی الدنیا
فیقول بین یدی الله کل لمحة یا رب امتنی
گفت اے غوث بزرگ اگر دانستے انسان که چه چیز است
مر آن انسان را بعد موت آرزو نه کردے حیوۃ را در دنیا و
می گفتے یعنی بخواستے بدرگاه حضرت خدائے تعالی جل جلاله
هر لحظه که پروردگار من بمیران مرا شتاب اے عزیز دنیا سجن یعنی
بندیخانه مومن باشد بحکم حدیث که الدنیا سجن المومنین
پس بندیخانه هیچ آسایش و راحت نباشد و بعض جا فرموده اند که

افطار جمال دوست کے ساتھ نہ ہوگا اس مضمون
کا کنایہ ابیت عند ربی ہو یطعمنی ویسقینی
میں ہے اے عزیز روزہ غیر اللہ اور شہوات ولذات
جسمانی ونفسانی کے چھوڑنے کا نام ہے اور افطار
مشاہدہ اور وصول سے عبارت ہے جس میں ذوق
شوق سری روحانی ہو۔ آنحضرت پر الصوم لی وانا
اجزی بہ شاہد ہے یعنی جو شخص میری وجہ سے میرے غیر لذات
نفسانی پرہیز کرے پس اس کی مزدوری میں میرے
جمال کا مشاہدہ ہے پس روزہ کے شروع میں انفصال
ہے اور آخر میں افطار اور وصال ہے نہم من نہم
فرمایا اے غوث بزرگ اگر جان لے انسان
اس نعمت کو کہ جو بعد مرنے کے ملے گی تو دنیا میں زندہ
رہنے کی آرزو نہ کرے اور درخواست کرتا رہے خدائے
تعالی سے ہر لحظہ کہ اے پروردگار مجھ کو جلدی موت دے
اے عزیز دنیا قید خانہ مومن کا ہے بحکم حدیث شریف
الدنیا سجن المومنین اور ظاہر ہے کہ قید خانہ
میں آسایش اور راحت نہیں ہوتی۔
اور بعض جگہ ارشاد ہے الدنیا
ساعة لیس فیها راحة

فتمنوا الموت ان کنتم صادقین دگرنه آرزوے
موت ظاہری منع است و آرزوے موت معنوی
فرض است ہر کہ بدینموت بمرد او زنده ابد گشت
نکته اگر بدانند این مردمان عام وخاص و
اخص الخاص اے محبوب من ترا که بدرگاه من
چه منزلت و رفعت است در پرده غیب پس میخواہند
در ہر لحظه و لمحه که اے حضرت پروردگار
برسان مرا به یکے ازیں مراتب وکسانیکه بیرون
پرده اند ایشاں نداند مراتب درون پرده را قال
یا غوث الاعظم حجة الخلائق یوم القیامة
الصم والبکم والعمی ثم تحیروفی البکاء
فی القبر کذالك حجة الخلائق اضافة المصدر
الی المفعول وذکر الفاعل متروک مراد آنست
یعنی حجت حضرت حق بر خلائق را روز
قیامت بکری وگنگی وکوری بود پس نیز متحیر گشته اند
درگریه وزاری ودر کوری ہمیں باشد در قبر۔
اے عزیز فردا ے قیامت
سوال کرده شود از ہر نعمت که
عطا کرده شده است که چرا شکر این نعمت

فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ورنہ آرزوے
موت ظاہری منع ہے اور آرزوے موت معنوی
فرض ہے جو موت معنوی سے مرا زندہ ابد ہوا -
نکتہ اگر واقف ہو جائیں عام وخاص و
اخص الخاص لوگ اے محبوب میرے کہ میرے
نزدیک تیرے کس قدر رفعت ومنزلت ہے کہ جو ان کے
آنکھوں سے پوشیدہ ہے ہر لحظہ و ہر لمحہ درخواست کریں
کہ اے پروردگار پہنچا مجکو ان مراتب میں سے ایک مرتبہ
پر اور ظاہر ہے کہ جو پردہ کے باہر ہیں وہ اندرون پردہ کا
حال کیا جانیں۔ فرمایا اے غوث بزرگ خدا تعالیٰ
مخلوق کو روز قیامت گونگا۔ بہرا۔ نابینا۔ حیران بنا کر
اور گریہ وزاری دخیرہ سے جو قبر میں ہوگی مغلوب کر دیگا
حجۃ الخلائق میں اضافۃ حجۃ کے مفعول کے طرف ہے
اور فاعل کا ذکر متروک ہے مراد یہ ہے کہ حجت حضرت
حق سبحانہ وتعالیٰ کو خلائق پر قیامت کے دن گونگے
بہرے نابیناپن مخلوق سے ہوگی اور مخلوق حیران و
پریشان گریہ وزاری میں ہوگی اور اسی طرح نابینائی قبر
میں پیش آئیگی اے عزیز کل قیامت کے روز سوال
ہوگا کہ تمام نعمتوں کا شکر کیوں

اے عزیز باختیار مردن آن بود کہ جمیع حظوظ نفسانی
وشیطانی مباح وغیر مباح پاک شوی واز صفات
ذمیمہ برآئی و در صفات حمیدہ درآئی یعنی
بر ہیچ چیز قاصد و عازم نہ شوی چنانچہ مردہ ہیچ قصد
وعزم ندارد و ہمہ کار خود بحضرت حق سپاری
و ہیچ تصرف وحرکت خود درمیان نیاری وافوض
امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد وردہان
ودر دل وزبان داری چنانچہ مردہ خود را وتصرف خود
را بدست غسال می نہد و ہیچ حرکت وسکون از خود
نمی کند ایں را موت معنوی گویند وایں موت
جز انبیاء واولیاء نبود پس در ہر لحظہ ولمحہ بگوید
کہ بمیراں مرا اے حضرت پروردگار من بدیں موت
معنوی اے عزیز بدیں موت کار مردان است
ہر کہ بدیں موت مرد بمقصود ابدی رسید ؎
جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ۔ خود
تو منصف باش حافظ آں نکو یا ایں نکو ÷
؎ چو روزے بہ بیچارگی جاں دہی ۔ ہماں بہ
کہ در پائے جاناں دہی ÷ اے عزیز ایں آن
موت است کہ بداں امر حق سبحانہ وتعالیٰ است کہ

اے عزیز موت اختیاری کے یہ معنی ہیں کہ تمام
حظوظ نفسانی وشیطانی مباح وغیر مباح سے پاک ہو
جاسے اور اپنے صفات ذمیمہ کو چھوڑ دے اور صفات
حمیدہ سے آراستہ ہو جائے اور کسی چیز کا عزم وقصد
اور تمام کام حضرت حق سبحانہ کے سپرد کر دے اور کچھ تصرف
اور حرکت اپنا درمیان نہ لائے اور افوض امری
الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد کا دل اور
زبان اور دہان سے مصداق ہو جائے جیسا کہ مردہ
آپ کو اور اپنا تصرف غسال کو دیدیتا ہے اور کچھ حرکت
وسکون خود نہیں کرتا اس موت کو موت معنوی کہتے
ہیں اور انبیاء علیہم السلام واولیاء علیہم الرضوان کے
سوائے کسی کو یہ موت عطا نہیں ہوتی اور ہر لحہ وہر لحظہ
یہ آواز بلند کرتا ہے کہ اے حضرت پروردگار مجھکو موت معنوی
عطا فرما اے عزیز موت معنوی حاصل کرنا مردوں کا کام
ہے جو اس موت کے دولت پر فائز ہو مقصود ابدی کو
پہنچا ؎ جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ۔ خود تو منصف
باش حافظ آں نکو یا ایں نکو ÷ ؎ چو روزے بہ بیچارگی جاں دہی ۔
ہماں بہ کہ در پائے جاناں دہی ÷ اے عزیز یہ وہ موت
ہے جس کا ارشاد حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے

شده اند و مشاهده آیات حضرت حق ندیده اند و بدان
محظوظ و مستغرق نگشتند چون این نعمتها از ایشان
سلب کرده اند آنگاه شناختند بحکم انعمت
اذا فقدت عرفت پس چندان افسوس
و ندامت خورند و گریه و زاری نمایند که متحیر
و مدهوش نشوند که چرا حق این نعمتها بزرگ
بجا نیاوردیم و به شکر این نعمت مشغول نشدیم
قال یا غوث الاعظم المحبة حجاب بین المحب
والمحبوب فاذا فنی المحب من المحبة فقد
وصل الی المحبوب یعنی محبة حجاب است
میان محب و محبوب و محب چون فانی گشت از
محبت پس تحقیق رسید بسوے محبوب یعنی اے
عزیز محب و محبوب را یک دایره فرض کن و محبت
خط وسطی و آن درمیان محب و محبوب چون خط
وسطی طرح افتد چنانچه صورت دایره بو دیچنان
روے نماید یعنی ظهور اسم محب و محبوب از محبت است
چون خط محبت برخیزد محب محبوب گردد یعنی چنانچه
یک دایره بخط اوسط دو قوس شد ایک قوس را نام
محب نهادند و قوس دویم را نام محبوب فرض کردند

اور آیات حضرت حق جل و علی کے مشاہدہ اور
حظ اور استغراق سے بے بہرہ رہے ہیں جب یہ
نعمتیں سلب کر لی جائینگی اوس وقت قدر نعمت
پہچانیں گے بحکم قدر نعمت بعد زوال پس اس قدر
افسوس اور ندامت اور گریہ اور زاری کریں گے
کہ متحیر اور مدہوش ہو جائینگے کہ کیوں نہ ہم نے
شکران نعمتوں بزرگ کا ادا کیا فرمایا اے غوث
بزرگ محبت حجاب ہے میان محب اور محبوب
اور محب جب فانی ہوا محبت سے محبوب
کو پہنچا اے عزیز محب و محبوب کو ایک دائرہ فرض
کر اور محبت خط اوسط دائرہ کے اندر ڈال کر چھوڑ
دے دائرہ کی شکل یہ ہے 

یعنی ظہور اسم
محب اور محبوب محبت سے ہے جب خط محبت
اُٹھا لیا جاوے محب محبوب ہو جاتا ہے یعنی جیسا کہ
ایک دائرہ خط وسطی سے دو قوس پر منقسم کیا گیا ایک
قوس کا نام محب اور دوسرے کا نام محبوب
تجویز ہوا ہے

بجا نیاوردی از ہمہ نعمتہا سے بزرگ شنوائی
وبینائی وگویائی است اے عزیز آدمی شرف
یافتہ برہمہ اشیا ازیں سہ نعمت اگر سائلے سوال
کند کہ جملہ حیوان ایں سہ نعمت دارند نیک موجہ
آید جواب اے عزیز ایں گویائی گویائی
دیگر است وایں شنوائی شنوائی دیگر وایں
بینائی بینائی دیگر است زیرا کہ ایں شنوائی و
بینائی وگویائی تعلق بروح اضافی دارد کہ
نفخت فیہ من روحی کہ ایں روح
پرتو رب است اگر شنوائی وگویائی وبینائی
انسان وحیوان برابر بودے پس حیوان نیز
پرسیدہ می شدے ازیں نعمت پس تحقیق
شد کہ ایں گویائی وبینائی وشنوائی
دیگر است اے عزیز ایں آن سمع است
کہ سامع کلام حق است وایں آں بصر است
کہ ناظر بجمال حق است اکنوں مقصود باز گردم کہ
روز قیامت بسیار افسوس خورند بکری وگنگی وکوری
یعنی ایشاں کلام حضرت حق نشنیدہ اند وبراں عمل
نہ کردہ اند وذکر حق نہ گفتہ اند وبداں مشغول نہ

بجا نہ لائے منجملہ نعمتوں کے بڑی نعمت قوۃ
شنوائی وبینائی وگویائی ہے اے عزیز آدمی کا شرف
ان تین نعمتوں سے تمام چیزوں پر ہے اگر کوئی سائل
سوال کرے کہ جملہ حیوانات ان تینوں نعمتوں سے
بھرپور ہیں جواب اس کا یہ ہے کہ یہ گویائی گویائی
دوسری ہے اور یہ شنوائی شنوائی دوسری اور یہ
بینائی بینائی دوسری کیونکہ یہ شنوائی وبینائی
وگویائی روح اضافی سے تعلق رکھتی ہے کہ جو
اس آیہ میں مذکور ہے نفخت فیہ من روحی یہ
روح پرتو رب ہے اگر شنوائی وگویائی وبینائی
حیوان اور انسان کی برابر ہوتی پس ضرور حیوان
سے بھی روز قیامت سوال ہوتا حالانکہ سوال نہ
ہوگا لہذا ثابت ہوا کہ یہ شنوائی وگویائی وبینائی
دوسری ہے اے عزیز یہ وہ سمع ہے کہ جس نے
کلام حق سبحانہ وتعالی سنا ہے اور یہ وہ بصر ہے کہ
جس نے جمال حق تعالی کو دیکھا ہے آمدم برسر
مطلب کہ قیامت کے روز گونگے بہرے نابینا ہوکر
بہت افسوس کریں گے یعنی جن لوگوں نے کلام حضرت
حق تعالی نہ سنا اور نہ اس پر عمل کیا ہے اور نہ ذکر حق کیا ہے

آن کلام بسمع جان رسید چنداں ملذذ و محظوظ
شدند کہ ابدالآباد در رقص و تحرک اند و بداں لذت
وحظ مستغرق و محو گشتند ہمیشہ آن سماع
در سمع جان ایشاں ہر لحظہ و لمحہ حاضر و موجود است
جواب دویم چنانچہ ذات حضرت محبوب را حد
و نہایت نیست ہمچناں کلام حضرت محبوب را
و صوت او را انقطاع نیست پس تحرک و
رقص ارواح عاشقان را سکون و قرار نیست
فہم من فہم اے عزیز عاشقان را کہ رقص
و جنبش در سماع پیدا می آید اثر رقص و جنبش روح است
کہ از ندا ء الست بربکم روے نمودہ است حالا
چوں کلام حضرت لطیف و ظریف می شنوند آن
جنبش روح بر ایشاں غالب می شود و دریں اثر
می کند جملہ اعضا در حرکت روح در رقص می آیند۔
پس آں کساں کہ از الست بربکم مست شدہ
بودند و در رقص در آمدہ بودند تا ابدالاباد دراں
رقص اند و ارواح کسانیکہ بداں فرمان حضرت
حق سبحانہ و تعالیٰ محظوظ نہ گشتہ بودند در
ایشاں صوت حسن ہیچ اثر

جب روحوں نے سُنا اس وقت اس قدر محظوظ
اور لذت میں آئیں کہ ابدالآباد رقص کناں اور متحرک
رہیں گی اور اسی لذت اور حظ میں محو و مستغرق ہوں گی
ہر لحظہ و لمحہ ان کے اندر سماع کلام کے لذت حاضر اور موجود
ہے جواب دوم جس طرح ذات حضرت حق سبحانہ و
تعالیٰ محبوب حقیقی کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے
اسی طرح اس کے کلام قدیم کی کوئی حد نہیں ہے
اور نہ اس کے کلام کو انقطاع ہے پس عاشقان
الٰہی کے روحوں میں بھی رقص و تحرک ہمیشہ ہے فہم من
فہم اے عزیز عاشقوں کو رقص اور جنبش بحالت سماع
ظہور پذیر ہوتی ہے اثر ہے روح کے جنبش اور رقص کا
کہ ندا الست بربکم سے روح میں نمودار ہوئی ہے اس
وقت چونکہ کلام حضرت رب العزت کا لطیف اور ظریف
سنتے ہیں وہ جنبش روح پر غالب آجاتی ہے اور
وجود میں موثر ہو کر تمام اعضا کو حرکت اور رقص ہو
جاتا ہے پس وہ لوگ کہ جو ندا ء الست بربکم سے
مست ہو گئی تھی اور رقص کناں تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے
رقص میں ہیں اور جو روحیں فرمان حق تعالیٰ سے اُس
وقت محظوظ نہ ہوئیں تھیں دنیا میں صوت حسن کا انہیں اثر

چوں خط اوسط از میان برخیزد محب محبوب
گردد فہم من فہم اے عزیز یعنی اے محبوب من
نظر از محبت بردار و شعور خود از میان بیار و محب
و محبوب را از روے حقیقت یک وجود انگار کہ
لون المحب لون محبوبہ چوں مجنون خود را
و شعور خود را فانی کرد ایں نعرہ برآورد کہ انا لیلیٰ
و لیلیٰ انا زیادہ تصریح نتواں نمود قال یاغوث الاعظم
رأیت الارواح کلها یترقصون فی قوالبهم بعد
الست بربکم الی یوم القیامۃ گفت اے
غوث بزرگ دیدی تو ارواح عاشقان را کہ ہمہ
آن ارواح رقص می کنند در قالب خویش بعد
فرمان الست بربکم اے عزیز ارواح عاشقان
ہمیشہ در رقص اند و سکون و قرار بر ارواح عاشقان
حرام است کہ السکون حرام علی قلوب اولیائی
یعنی تحرک دل تحرک ارواح است و تحرک ارواح
از سماع ندا الست بربکم اگر سائلے سوال کند کہ فرمان
الست بربکم در ازل بکرۃ واحدۃ بود حالا رقص
ارواح در آن بکدام معنی باشد جواب دل یعنی کلام
حضرت محبوب چندان لطیف و ظریف و شریف بود چوں

جب خط وسطے درمیان سے اُٹھا لیا جائے محب محبوب
ہو جائے گا فہم من فہم اے عزیز
محبوب کو خطاب ہو کہ نظر محبت سے اٹھا اور شعور
کو چھوڑ اور محب اور محبوب کو از روے حقیقت ایک
وجود سمجھ کیونکہ لون المحب لون محبوبہ جب مجنون نے
خود کو اور اپنے شعور کو فنا کیا اس طرح نعرہ بلند کیا کہ
انا لیلیٰ و لیلیٰ انا وہیں فرمایا اے غوث بزرگ دیکھا
تو نے تمام ارواح کو کہ رقص کرتے ہیں اپنے قالب
میں بعد فرمان الست بربکم اے عزیز ارواح
عاشقان ہمیشہ رقص میں ہیں و سکون و قرار ارواح
عاشقان پر حرام ہے کہ السکون حرام علی
قلوب اولیائے یعنی دل کی حرکت روحوں کے
حرکتوں کے تابع ہے روحوں میں جنبش الست
بربکم کی آواز سننے سے ہے اگر کوئی دریافت کرے
کہ الست بربکم کا فرمان ازل میں ایک مرتبہ ہوا
تھا اس وقت روحوں کے رقص میں آنے کے
کیا معنی اور ابدین حرکت روحوں کو کیوں باقی ہے
جواب اول یہ ہے کہ کلام حضرت حق سبحانہ
تعالیٰ کہ جو محبوب حقیقی ہے ایسا لطیف و عجیب و شریف تھا کہ

اے عزیز دیدن دانستن است چوں تحقیق دانست
ے جہاں چوں صورت تست و معنی دوست در
معنی نظر کنی ہمہ اوست پس کہ سوال کند کہ سوال وررد ئی
و شعور خودی است دیدن عبارت از ارتفاع دوئی
است و خودی است پس اگر سوال کند محجوب بود اے
عزیز دریاب چہ فرمان عالی شان است کہ دیدن
حضرت حق غیر علم نیست چنانچہ فرمودہ است اللہ تعالےٰ
لا تدرکہ الابصار و ہو یدرک الابصار اے
عزیز برائے درک شئے محدود باید او بے حد
است پس درک نباید و برائے دیدن رنگ و
صورت و چشم باید حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
ازیں منزہ است پس دیدن حضرت حق غیر علم نیست اے
عزیز حضرت حق را بحق تواں شناخت کہ عرفت ربی
بربی اے عزیز ذات حضرت حق معنی است و صورت آں
صفات و صفات معنی است صورت آں اسما و اسما معنی
است صورت آں افعال لاہوت معنی ست کہ صورت آں
جبروت ست و جبروت معنی ست کہ صورت آں ملکوت ست و ملکوت معنی
کہ صورت آں ناسوت ست یعنی ایں طریق دانستن دیدن است
اے عزیز بگوش ہوش بشنو کہ چہ می نویسا شد اے عزیز

اے عزیز دیدن اور دانستن یہاں ایک ہے جبکہ حقیقۃً دانستن
کو پہنچے یہ جہاں جوں صورت تست و معنی دوست
در معنی نظر کنی ہمہ اوست پس کوئی سوال کیونکر کرسکتا ہے
کیونکہ سوال کا منشا دوئی و شعور خودی ہے اور دیدن دوئی
کے فنا ہونے کو کہتے ہیں اس صورت میں سائل اگر سوال
کرے گا تو محجوب ہے اے عزیز معلوم کر کہ کس قدر
فرمان عالی شان ہے کہ دیدن حضرت حق سبحانہ غیر علم نہیں ہے
چنانچہ ارشاد باری ہے لا تدرکہ الابصار و ہو یدرک
الابصار اے عزیز درک کے واسطے کوئی شئے محدود
درکار ہے اور وہ سبحانہ و تعالیٰ بے حد ہے لہٰذا درک سے
پاک ہے اور دیدن کے لئے رنگ و صورت و چشم چاہیے حضرت
حق سبحانہ و تعالیٰ اس سے منزہ اور پاک ہے پس ثابت ہوا
کہ دیدن دانستن کے بغیر نہیں ہے اے عزیز حضرت حق
سبحانہ کو حق جل و علیٰ شانہ سے شناخت کر سکتے ہیں چنانچہ
عرفت ربی بربی اے عزیز ذات حضرت سبحانہ معنی ہے
اور صورت اس کی صفات ہیں اور صفات معنی ہیں اور
صورت اس کی اسما ہیں اور اسما معنی ہیں اور صورت
اس کی افعال ہیں اور لاہوت معنی ہے صورت اس کی
جبروت ہے اور جبروت معنی ہے اور صورت اس کی ملکوت ہے

نمی کند و از حظ و شوق و ذوق محروم
و بے نصیب اند اے عزیز حرکت ظاہری
نتیجہ حرکت معنوی است یعنی حرکت بدن علامت
حرکت روح است و حرکت روح علامت
حظ و ذوق و شوق است از ندا ء الست
بربکم رسیدہ بود اے عزیز حظ
روح در قلب اثر می کند و از قلب بقالب
می رسد اعضا در حرکت می آیند و مرغ
روح پرواز می کند و می خواہد کہ از قفس
دامن گیر می گردد قفس را نیز در حرکت
و گردش می آرد رزقنا اللہ و ایاکم بکرمہ
و لطفہ ہذا النعمۃ قال یا غوث الاعظم من
سألنی عن بعد العلم فہو محجوب بعلم الرویۃ و من
ظن ان الرویۃ غیر العلم فہو معذور برویۃ الرب
گفت اے غوث بزرگ کسے کہ بپرسد
آن کس از من از رویۃ بعد علم رویۃ
پس اوست محجوب بعلم الرویۃ و
کسے کہ گمان برد آن کس بدرستی کہ
رویت غیر علم است از من معذور است
برویت رب

نہیں ہوتا ایسی ارواح حظ و شوق و ذوق سے
بے نصیب ہیں اے عزیز حرکت ظاہری
حرکت معنوی کا نتیجہ ہے یعنی حرکت بدن علامت
حرکت روح ہے اور حرکت روح علامت
ذوق و شوق و حظ الہٰی ہے کہ جو ندا ء الست
بربکم سے نمودار ہوا اے عزیز حظ روح
قلب میں اثر کرتا ہے اور قلب سے قالب
میں جاتا ہے اعضا حرکت میں آ جاتے ہیں
اور مرغ روح پرواز کرتا ہے اور چاہتا
ہے کہ قفس تن سے روح کو جدا کر لے اور قفس
کو بھی حرکت اور گردش میں لاتا ہے رزقنا اللہ و
ایاکم بکرمہ و لطفہ ہذا النعمۃ فرمایا اے
غوث بزرگ جو شخص سوال کرے رویت سے
بعد علم کے پس وہ محجوب ہے علم رویت سے اور جو شخص گمان
کرے رویت علم کی غیر ہے پس معذور ہے رب تعالیٰ
کے رویت سے ::

از چه چیز کند از من کدام نعمت بهتر است و فاضل تر
که او خواهد که ترقی اعلیٰ گردد بسوئے ادنیٰ لازم آید این
محال است دویم آنکس که مرا دید و مرا یافت همه از وے
گشت زیرا که من له المولیٰ فله الکل پس چه خواهد
دیرا سے چه خواهد ؎ دیوانه کنی هر دو جهانت بخشی
دیوانه تو هر دو جهان را چه کند * سیوم کسیکه حضرت خدائے
را شناخت از خود رفت و محو مطلق گشت پس او چه خواهد
یعنی خواستن طمع و خودی بود و از خودی و طمع پاک
گشت چهارم کسیکه حضرت حق را دید و شناخت در مقام
حضور و جمع الجمع رسید پس بخود آمدن و در وے سوال
آمدن تفرقه بود و تفرقه شرک است و نقصان کمال است فهم من
فهم و کسیکه ندید آنکس مرا پس نفع نکند او را سوال زیرا که
او محجوب است بسوال اے عزیز این نیز چند معنی ست یعنی کسیکه
حق را ندید و نشناخت پس او را سوال چه فائده کند زیرا که
چوں از دیدن حضرت حق سبحانه محجوب است و از یافت حضرت
محروم ماند و بے نصیب ازل و ابد گشت زیرا که سرمایه همه
سعادتها و اصل همه نعمها دیدن و شناختن حضرت حق است
هر که ندید حضرت حق را ندید و نیافت پس او چه دید
و چه یافت ؎ گر هر دو جهاں دهند ما را ۔ چوں وصل

کا کرے مجھ سے کون سی نعمت بہتر ہے اور فاضل ہے
کہ اس کی خواہش کرے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی ممکن
ہو اور یہ لزوم محال ہے۔ دوسرے جس شخص نے مجھے دیکھا
اور مجھے پایا تمام اشیاء اس کی ہوگئیں کیونکہ من له المولیٰ
فله الکل پس کیا خواست کرے اور کیوں کرے ؎
دیوانہ کنی ہر دو جہانت بخشی ۔ دیوانہ تو ہر دو جہان را چه کند
تیسرے جس شخص نے حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کو شناخت
کیا از خود رفتہ اور محو مطلق ہوا پھر وہ کیا چاہے یعنی
طلب و طمع خودی ہے اور وہ طلب اور خودی سے پاک
ہو چکا ہے۔ چوتھے جس نے حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کو
دیکھا اور شناخت کیا مقام حضور اور جمع الجمع میں پہنچا
پھر خودی میں آنا اور سوال کرنا تفرقہ ہے اور تفرقہ خلاف
توحید اور نقصان کمال ہے فہم من فہم۔ اور جس نے نہ دیکھا اس
کو سوال کرنا بے سود ہے کیونکہ وہ محجوب ہے بوجہ سوال
اے عزیز اس کے بھی کئی معنی ہیں یعنی جس نے حق تعالیٰ
کو نہ دیکھا اور نہ شناخت کیا اسکو سوال سے کیا فائدہ دیگا دیدار و یافت حضرت
تعالیٰ سے محروم و محجوب ہے ازلاً و ابداً اس وجہ سے کہ تمام سعادتوں
کے پونجی اور اصل تمام نعمتوں کے دید و شناخت حضرت حق
سبحانہ ہے اور جس نے حضرت حق سبحانہ کو نہ دیکھا اور نہ پایا۔

برائے دیدنِ معنی دیدہ معنوی باید سہ دیدنِ روئے
ترا دیدہ جان بیں باید ٭ وین کجا مرتبہ چشم جہاں بین
من ست ٭ اے عزیز ذات را بدیدہ صفات تواں دید
پس علم صفات است و صفات را بدیدہ اسمار تواں دید
و اسمار را بدیدہ افعال اے عزیز ہر چیز در عالم خود دیدہ
بینائی دارد کہ بداں خود را و خدائے خود را می بیند و
می داند و می شناسد پس بدیدہ ظاہر ملک تواں دید و
بدیدۂ دل ملکوت و بدیدۂ روح جبروت و بدیدۂ سر
لاہوت پس بدیدۂ ظاہر افعال و بدیدۂ باطن اسمار
و بدیدۂ روح صفات و بدیدہ سر ذات پس ہر صفات
مقامی را دیدہ و دیدن است پس برائے دیدن ذات
دیدہ صفات باید کہ آن علم است فہم من فہم قال یاغوث الاعظم
من رانی استغنی عن السوال فی کل حال ومن لم
یرانی فلا ینفعہ السوال فھو محجوب عنی بالمقال
گفت اے غوث بزرگ کسیکہ دید آن کس مرا بے نیاز
است آنکس از سوال در ہمہ حال و کسیکہ نہ دید آنکس مرا
پس نفع نہ کند آن کس را سوال زیرا کہ او محجوب است
از دیدن بہ گفتگو اے عزیز این فرمان را معنی بسیار است
اما بر علم و فہم خود چیزے نوشتم کسیکہ مرا دید مرا یافت از سوال

دیکھنے کے واسطے دیدہ معنوی درکار ہے سہ دیدنِ روئے
ترا دیدہ جاں بیں باید ٭ دیں کجا مرتبہ چشم جہاں بین
من ست اے عزیز ذات کو دیدہ صفات سے دیکھ سکتے
ہیں پس علم صفات میں سے ہے اور صفات کو دیدۂ اسما
سے دیکھ سکتے ہیں اور اسمار کو دیدہ افعال سے اے عزیز
ہر چیز کائنات میں خود چشم بینائی رکھتی ہے کہ اُس چشم سے
خود کو اور خدا تعالیٰ کو دیکھتی ہے اور جانتی ہے اور پہچانتی
ہے پس چشم ظاہر سے ملک کو دیکھ سکتے ہیں اور چشم دل سے
ملکوت اور چشم روح سے جبروت اور چشم سر سے ذات
پس ہر ایک صفت کے دیکھنے کے لئے جُدا چشم اور
جدا دیکھنا ہے پس ذات دیکھنے کو چشم صفات چاہیئے
اور وہ چشم علم ہے فہم من فہم فرمایا اے غوث بزرگ جس
نے مجھے دیکھا وہ بے نیاز ہے ہر حال میں سوال کرنے
سے اور جس نے نہ دیکھا اس کو سوال کرنا غیر مفید ہے
اس وجہ سے کہ وہ محجوب ہے اس کی پرواز گفتار
تک ہے دید سے محروم ہے اے عزیز اس فرمان
کے بہت سے معانی ہیں جو لکھتا ہوں اپنے فہم کے موافق
لکھتا ہوں جس نے مجھے دیکھا مجھے پایا سوال کس چیز کا
کرے

من لیس له شی بل الفقیر الذی له امر فی کل
شی اذ قال لشی کن فیکون گفت اے غوث بزرگ
نیست فقیر نزدیک من آن کس که نیست مرو را شی
بلکه فقیر آن ست که مر او را امر بود در ہر چیزے وقتے که گفت
آن فقیر مر چیزے را که شو پس شود یعنی اذا تم الفقر
فهو الله یکون عیشه کعیش الله اے عزیز فقیر
حقیقی آنست که تخلقوا باخلاق الله ای التصفوا
بصفات الله بود از فنا بمقام بقا رسید از صفات بشریت
گذشته و با وصاف الوہیت موصوف گشته اے عزیز
یعنی اے محبوب من ہمه فقیر در مقام نیستی و فنا اند و از
صفات بشریت و از احتیاج غیریت در گذشته اند تو آن
فقیرے که در مقام بقا و ہستی رسیده و صفات ربوبیت
و عینیت حاصل کرده چنانچه بر حکم من موجود معدوم کرده
و معدوم موجود شود ہمچناں از امر تو نیز ناپیدا پیدا
شود و پیدا ناپیدا شود و شرح این سخن بالا
گذشته قال یا غوث الاعظم لا الفة و
لا نعمة فی الجنان بعد ظهوری فیها
ولا وحشه ولا حرقة فی النار بعد خطابی
لاهلها گفت اے غوث بزرگ نه الفت بود و ہیچ

فقیر وہ نہیں ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ فقیر وہ
ہے کہ ہر چیز میں اس کا امر چلتا ہو۔ وہ جب کسی چیز کو
ہونے کا حکم دے تو ہو جائے یعنی فقیر کا حال یہ ہے
اذا تم الفقر فهو الله ویکون عیشه کعیش الله
اے عزیز فقیر حقیقی وہ ہے کہ تخلقوا باخلاق الله
ای التصفوا بصفات الله کا مصداق ہو۔ فنا سے مقام
بقا تک پہنچا ہو۔ اور صفات بشریت سے گذر کر اوصاف
الوہیت سے موصوف ہو اے عزیز یعنی محبوب میرے
تمام فقیر مقام نیستی و فنا میں ہیں اور صفات بشریت
اور احتیاج غیریت سے گذر گئے ہیں اور تو وہ فقیر ہے کہ
مقام بقا و ہستی میں پہنچا اور صفات ربوبیت اور عینیت تو نے
حاصل کئے چنانچہ میرے حکم سے چیزیں موجود و معدوم ہوتی
ہیں اور اسی طرح تیرے حکم سے معدوم موجود ہوگا اور موجود
معدوم اور شرح اس سخن کی بالا مذکور ہے
اے غوث بزرگ جب میں جنتیوں پہ تجلی کروں گا
تو کوئی الفت اور نعمت مجھ سے زیادہ مرغوب
موجود نہ ہو گی اور جب دوزخ والوں سے خطاب کروں گا
تو ان کے دہشت اور جلن جاتی رہے گی محبت محبوب سے ہوا پیدا
ہو جائیگا اور اہل جنت نعمتوں سے بے نیاز ہو جائیں گے

تو نیست بے نوایم ۞ یعنی او ہیچ ندید و ہیچ نیافت
؎ دیدہ را فائدہ آنست کہ دلبر بیند ۔ ورنہ چہ بود
فائدۂ بینائی را ۞ یعنی پیش نابینا اگر ہر دو جہاں عرض
دہند او را ہیچ نفع نہ کند یعنی سوال غیر حق نزدیک اہل
معرفت بطالت و ضلالت است یعنی غیر حق را کمال
و جمال کجا است ؎ ہر کس ز در تو حاجتے می خواہد ۔
من آمدہ ام از تو ترا می خواہم ۞ دویم کسے را حضوری و شناخت
نبود پس سوال او نفع نہ کند یعنی خواست او مرا قبول
نیفتد زیرا کہ مستجاب الدعوات اولیاء اللہ اند سوال
بے حضوری و بے معرفت نفع نکند سویم معنی کسیکہ مرا
دید و مرا شناخت او بے نیاز گشت از ہمہ حوائج آزاد
گشت از ہمہ قیود گنگ شد از ہمہ گفتگو فارغ شد
از ہمہ جستجوئے خویش من عرف اللہ کل لسانہ نقد وقت
او شد ؎ چو بلبل روئے گل بیند زبانش در حدیث
آید ۔ مرا از دیدن رویت فرو بست ست گویائی ۞ و
کسے کہ مرا نہ دید نہ شناخت پس گفتگوے
او ہیچ نفع نہ کند و جستجوے او ہیچ سود نہ دہد
زیرا کہ او محجوب است بہ گفتگوئے خویش
قال یا غوث الاعظم لیس الفقیر عندی

تو نیست بے نوایم ۞ یعنی اس نے نہ کچھ دیکھا اور کچھ نہ
پایا ؎ دیدہ را فائدہ آنست کہ دلبر بیند ۔ ورنہ چہ بود
فائدۂ بینائی را ۞ یعنی نابینا کے سامنے دونوں جہان
پیش کر دیں اس کو کچھ نفع نہ ہو یعنی سوال غیر حق اہل معرفت
کے نزدیک بطالت و ضلالت ہے یعنی غیر حق کے
کمال اور جمال کہاں ہے ؎ ہر کس ز در تو حاجتے می خواہد
من آمدہ ام از تو ترا می خواہم ۔ دوسرے جس کو حضوری
اور شناخت نہ ہو پس اس کو سوال نافع نہ ہو یعنی خواہش
اس کی عند اللہ قبول نہ ہو اس وجہ سے کہ مستجاب الدعوات
اولیاء اللہ ہیں سوال بے حضوری و بے معرفت نفع نہیں کرتا
تیسرے جس نے مجھے دیکھا اور مجھے شناخت کیا بے نیاز
ہوا تمام حوائج سے آزاد ہوا تمام قیود سے خاموش
اور گونگا بنا تمام کلاموں سے فارغ ہوا تمام جستجوؤں سے چنانچہ
من عرف اللہ کل لسانہ اس کے حسب حال ہے
؎ چو بلبل روئے گل بیند زبانش در حدیث آید ۔ مرا از دیدن
رویت فرو بست ست گویائی ۞ اور جس نے
مجھے نہ دیکھا اور نہ شناخت کیا پس گفتگو اس
کی بے فائدہ اور جستجو اس کی بے سود اس وجہ
سے کہ محجوب ہے اپنے گفتار میں ۔ فرمایا اے غوث بزرگ

اے عزیز آب دریائے مطلق کہ بے حد است اگر
بر آب حوض مقید غالب آید آب راہ و حد او را در رباید
مکان آب مقید لا مکان گردد و آب مقید مطلق گردد
و حد او لا حد شود اے عزیز ذات حضرت حق کہ
نا محدود است و نا متناہی است بر ہر حد کہ غالب آید آن
حد را نا محدود دگر داند و آں مکان لا مکان سازد فہم
من فہم و من لم یرزق لم یدر لک قال
یا غوث الاعظم انا اکرم من کل کریم و انا
ارحم من کل رحیم و قال لی انا الکریم الرحیم
گفت اے غوث بزرگ من کریم ترم از ہمہ کریمان و من
رحیم ترم از ہمہ رحیماں و گفت مرا بدرستی و راستی کہ من رحیم و
کریم ہستم اے عزیز بدانی کہ کریم کرا گویند اگر کسے ہزار گناہ
می کند ہمہ را بخشد و بمبادلہ آں گناہ ہزار نیکی کند و اگر کسے لک
گناہ او کند ہمہ را بخشد و بجائے وے لک نیکی کند و رحیم
بسیار بخشندہ را گویند ہرگز بر انتقام نرود و ہمہ عذرہا پذیرد
و چنداں عطا کند کہ او را حساب نہ باشد و در عدد و شمار نیاید اگر
یک کافری بدکردار را تمام ملک دنیا دہد بدرگاہ او مقدار نبود و اگر مومن
گناہگار و شرمسار را تمام نعمت عقبیٰ بخشد بدرگاہ او قیمتے نباشد
بسیار بخشندہ او را گویند کہ از ازل تا ابد کار او جز بخشش نبود

اے عزیز دریائے مطلق کا پانی بے حد ہے اگر حوض
پر غالب آئے حوض کا راستہ اور اس کی حد دونا پید ہو
جائیں گے اور آب مقید کا مکان لامکان ہو جائے گا اور
آب مقید مطلق ہو کر بے حد ہو جائے گا اے عزیز ذات
حضرت حق نا محدود ہے اور نا متناہی جب محدود پر غالب
آئے تو حد کو نا محدود بنا دے گا اور مکان کو لامکان فہم
من فہم و من لم یرزق لم یدر لک فرمایا اے غوث
بزرگ میں تمام کریموں سے زیادہ کریم ہوں اور رحیموں سے
زیادہ رحیم ہوں اور فرمایا میں کریم و رحیم ہوں اے عزیز
اے عزیز جانتا ہے کہ کریم کس کو کہتے ہیں اگر کوئی ہزار
گناہ کرے سب کو بخشدے اور گناہ کے بدلے میں ہزار
نیکی عطا کرے اور اگر کوئی لاکھوں گناہ کرے سب کو بخشدے
اور بجائے گناہ نیکی کرے اور رحیم بہت بخشش کرنے والے کو
کہتے ہیں کہ جو ہرگز انتقام نہ لیتا ہو اور تمام عذر قبول کرے
اور اس قدر عطا کرے کہ حساب نہ ہو سکے اگر ایک کافر
بدکردار کو تمام ملک دنیا دیدے تو اس کی درگاہ میں کچھ مقدار
اس کی نہیں ہے اور اگر مومن گناہگار کو ساری نعمت عقبیٰ کی بخشدے
تو اس کی درگاہ میں اس کی کچھ قیمت نہیں ہے بہت بخشش
کرنیوالا اس کو کہتے ہیں کہ ازل سے ابد تک بجز بخشش کچھ اور نہ ہو

یکے را با ہیچ یکے نہ انس بود ہر یکے را با محبوب و نہ ذوق
نعمت مر اہل نعمت را در بہشت بعد ظہور من دراں بہشت
و نہ وحشت و نہ سوزش بود بعد از خطاب من مر اہل
دوزخ را ۔ جائیکہ سلطاں خیمہ زد غوغا نہ ماند
عام را ۔ چوں آفتاب برآید روشنائی نہ ماند ستارہ را
اذا تجلی اللہ خضع لہ اے عزیز نزدیک ایں فقیر
بہشت ہمہ محو شود و مکان لامکان گردد زیرا کہ اگر بہشت
را محو لازم نگردد پس مر ذات حق را حد و مکان لازم آید
تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا اگر سائلے
سوال کند کہ بہشت جائے باقی است محو او چہ گونہ
بود و نعمت بہشت نیز باقی است محو او نیز جائز نہ بود ۔
اکنوں بر قدر فہم خود ہر دو بنویسم انشاء اللہ تعالی ۔
اے عزیز در تجلی ذات نہ اسم می ماند و نہ رسم و نہ
فعل و نہ اثر فعل ۔ اے عزیز در جمال شاہد مجازی
عاشق ہمہ چیز محو داند و محو بیند و در تجلی
نور برق ہمہ چیز از نظر محو و متلاشی داند
و از شعور خود بے شعور نگردد خاصا کہ در
جمال و کمال شاہد حقیقی و در انوار تجلی ذات
چگونہ ہمہ چیز را محو و متلاشی نگردد و از شعور خود بے شعور نشود

چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے ۔ جائے کہ سلطان خیمہ
زد غوغا نہ ماند عام را جب آفتاب جلوہ گر ہوتا ہے تو
کوئی ستارہ نہیں چمکتا اذا تجلی اللہ خضع لہ اے
عزیز نزدیک اس فقیر کے بہشت محو ہوا اور مکان لامکان
ہو۔ اگر بہشت محو نہ ہو تو حضرت حق سبحانہ و تعالی کو حد
و مکان لازم آجائے تعالی اللہ عن ذلک
علوا کبیرا
اگر سائل سوال کرے کہ بہشت جائے بقا ہے اور
نعمتہائے بہشت بھی باقی ہیں پھر محو ہو جانے کے کیا
معنی ؟ جواب علی قدر فہم یہ ہے کہ عاشق بمقابلہ جمال
معشوق مجازی تمام چیزوں کو محو جانتا ہے اور محو دیکھتا
ہے اور تجلی میں نور برق کے تمام چیزیں محو و متلاشی
دیکھتا ہے اور اپنے شعور سے بے شعور ہو جاتا ہے
جمال و کمال شاہد حقیقی سے اور انوار تجلی ذات سے کیونکر
تمام اشیا محو و متلاشی نہ ہوں گے ۔ لیکن یہ محو محو
علمی ہے اور بقا بہشت اور نعمتہائے بہشت کا
نفس الامری ہے اور یہ ہیچ ہے کہ تجلی ذات
میں اسم و رسم و فعل و اثر مستور و مستہلک
سالک کے حال و علم میں ہو جاتے ہیں ۔

با تجلیہ سرپس ببینی مرا۔ اے عزیز ہر درویش کہ اینچنیں
خواب کند پس او جز حق را نہ بیند اے عزیز خواب عام
عبارت از بے شعوری و غفلت است و برابر مردن است
کہ النوم اخ الموت ہر کہ بالذت و شہوت و کبر و حسد
و حرص و خطرہ خسپد او از مردہ ہم بدتر بود کہ ہرچہ در بیداری
خیال و خطرہ و شہوت داشتہ باشد ہماں در خواب بیند و خواب
خاص عبارت از بے شعوری و بے خودی از دہم
دوئی و با تزکیہ نفس و با تصفیہ دل و با تجلیہ روح
و با تجلیہ سر و با لذاتِ مشاہدہ و از روئے وصال
و با انس جمال خسپد پس او را فنا ء الذات فی الذات
حاصل آید زیرا کہ ہرچہ خیال در بیداری داشتہ
باشد ہماں خیال در خواب روئے نماید خواب
و بیداری عبارت از شعور و بے شعوری است
نکتہ ایں فرمان دال بر معراج غوث الاعظم
بود و معراج ہمہ اولیاء در خواب است یعنی
در باطن خود است یعنی ایشاں را عروج باطن
حاصل آید از شعور ظاہری بے شعوری
شدند پس آں حالت را بخواب بینا
می شدے

اور تجلیہ سر سے ہونا چاہیئے پھر مشاہدہ کرے گا یہ
تجلیات کا۔ اے عزیز خواب عوام کے بے شعوری اور
غفلت سے ہے اور مرنے کی برابر ہے کہ النوم اخ الموت
جو شخص بالذت و شہوت و کبر و حسد و حرص و خطرہ سے سویا
وہ مردہ سے بھی بدتر ہے کہ جو کچھ بیداری میں خیال و خطرہ و
شہوت رکھتا ہے وہی خواب میں نظر آتا ہے اور خواص کے
خواب بے شعوری اور بے خودی اور دوری از
وہم دوئی اور با تزکیہ نفس و با تصفیہ دل اور با تجلیہ
روح اور با تجلیہ سر ہے اور لذت مشاہدہ و آرزوئے
وصال اور انس جمال خواب وابستہ ہے پس خواص
کو فنائے ذات در ذات حاصل ہوتی ہے کیونکہ
جو خیال بیداری میں رکھتا ہے وہی خواب میں معلوم
ہوتے ہیں خواب اور بیداری شعور اور بے شعوری سے
عبارت ہے۔ یہ فرمان عروج غوث الاعظمؒ سے
وابستہ ہے اور عروج تمام اولیا کا خواب میں ہوتا ہے
یعنی اپنے بطون میں یعنی ان کو عروج باطن
حاصل ہوتا ہے اور شعور ظاہری سے بے شعور ہو جاتے ہیں
پس اس حالت کو خواص خواب میں
مشاہدہ کرتے ہیں

ہرچند کہ بخشد قیمت و مقدار بنود اے عزیز بتاکید فرمود کہ بدرستی
وراستی و بتحقیق و بالیقین و بلا ریب کہ من کریم و رحیم ہستم یعنی اے
طالبان واے عارفان واے عاشقان واے صادقان
واے صالحان واے. جمیع بندگان من کریم و رحیم ہستم مومنان
وکافران را در دنیا و مومنان و صالحان و عاجزان را در عقبیٰ
قال یاغوث الاعظم نم عندی لاکنوم العوام
حتی ترانی فقلت یارب الاعظم کیف انام
عندك قال بخمود الجسم علی اللذات وخمود النفس
عن الشہوات وخمود القلب عن الخطرات
وخمود الروح عن الخطئیات وفناء ذالك
فی الذات گفت اے غوث بزرگ بخسپ نزدیک من نہ
ہمچوں خسپیدن عوام تا بہبینی تو مرا پس عرض کردم کہ اے
پروردگار بزرگ من چگونہ بہ خسپم نزدیک تو گفت بخودن
تن از لذات و خمودن نفس از شہوات و خمودن قلب
از خطرات و نمودن روح از خطیات و فناء ذات
خویش را در ذات اے عزیز خسپیدن عوام بالذات
و شہوات با سایش تن و بہ آرزوے نفس
و دل پر از کینہ و حسد بود و روح از خطیات و الہام پریشان
یعنی بخسپ با تزکیہ نفس و با تصفیہ دل و با تجلیہ روح و

جس قدر بخشے قدر و قیمت درگاہ رب العزت میں کچھ نہیں ہے
یعنی اس کا خزانہ پھر بھی بیشمار ہی ہے اے عزیز بتاکید
فرمایا کہ بدرستی وراستی وبتحقیق و بالیقین و بلا ریب کہ میں کریم
ہوں اور رحیم یعنی اے طالبان واے عارفان واے
عاشقان واے صادقان واے صالحان واے جمیع
بندگان میں کریم و رحیم ہوں مومن اور کافر کے لئے دنیا میں
اور مومنین اور صالحین اور عاجزین کے لئے آخرت میں فرمایا
اے غوث بزرگ۔ خواب میرے نزدیک کر نہ خواب عوام
کا الانعام کے سی تاکہ میرے تجلیات کا مشاہدہ کرے پس
میں نے عرض کیا کہ کیوں کر خواب کروں تیرے نزدیک فرمایا
فانی کر تن کو لذات سے اور نفس کو شہوات سے اور قلب کو
خطرات سے اور روح کو خطیات سے اور ذات کو ذات میں
اے عزیز عوام کا سونا لذات و شہوات اور آسایش
تن اور آرزوے نفس اور دل پر حسد و کینہ سے ہے اور
روح خطیات میں مبتلا رہتی ہے اور تمام ارادے عوام
کے پریشان اور ناپاک ہوتے ہیں یعنی ترا خواب تزکیہ نفس
اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح ۔

وانبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین محال نہ پندارند
وہر دو طایفہ جایز دارند وایمان وتصدیق از جان و
دل دارند قال یا غوث الاعظم قل لاصحابک
واحبابک من اراد منکم صحبتی فله اختیار الفقر
ثم فقر الفقر عن فقر الفقر فاذا تم الفقر ولا
هم الا انا گفت اے غوث بزرگ بفرمائے مر اصحاب
خود و دوستان خویش را اگر کسے بخواہد آن کس از
شما صحبت من پس بر آن کس لازم است کہ اختیار
کند فقر پستر نہایت فقر بستر نہایت فقر پس وقتیکہ
تمام شود فقر پس نباشد ایشان مگر موصوف بصفات
من اے عزیز فقر پیرایہ انبیا و زینت اولیاء وتاج
اولیا و درج انبیاء است ہر کس را کہ بدیں درج نواختند
وبدیں تاج سرفراز ساختند او را از ہمہ عالم برگزیدند ومقام
قاب قوسین رسانیدند وندا رسید اذا تم الفقر فهو الله
ویکون عیشه کعیش الله درداوند فقیر آنرا گویند کہ
چشم ہمت بر حور وقصور نگارند وفقیر آنرا گویند کہ حظوظ
نفسانی ودنیاوی دست بردارد وفقیر آنرا گویند کہ خود
را وہستی خود را بنظر نیارد وچو از خود نیست شود بحق ہست
گردد یعنی درمیان بندہ وحضرت حق تعالیٰ چہار حجاب است اول

انبیاء و اولیاء علیہم السلام جایز جانتے ہیں۔
فرمایا اے غوث بزرگ اپنے اصحاب کو حکم دے
کہ اگر تم میں سے کوئی میری صحبت چاہے پس لازم ہے
کہ فقر اختیار کرے پھر نہایت فقر پھر نہایت فقر پس
جس وقت فقر کامل ہو جائے گا تو میرے صفات سے
موصوف ہوگا

اے عزیز فقر لباس انبیاء اور زینت اولیاء اور
تاج اولیاء و درج انبیاء علیہم السلام ہے جس کو یہ گوہر
فقر عطا ہوا اور جس کے سر پر یہ تاج رکھا گیا وہ تمام
عالم میں برگزیدہ اور منتخب ہے اور مقام قاب قوسین کو
پہنچا اور اس کو واذا تم الفقر فهو الله ویکون عیشه
کعیش الله مژدہ سنایا گیا فقیر اس کو کہتے ہیں کہ
حور وقصور پر چشم ہمت نہ ڈالے اور فقیر وہ ہے
کہ حظوظ نفسانی اور دنیاوی سے دست بردار ہو جائے
اور فقیر اس کو کہتے ہیں کہ اپنے ذات اور ہستی کو نہ دیکھتا
ہو اور جو خود سے نیست ہوا اور حق سے موجود ہوا یعنی درمیان
بندہ وحق تعالیٰ کے چار حجاب ہیں

اے عزیز اگر انصاف دہی یک نکتہ برائے نویسم
کہ از عالم غیب بخاطرم رسید و بزرگان سنت
وجماعت رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ حضرت کریم
خداوند را در خواب دیدن درست داشتند ہمین
سر است کہ در طور عقل و شعور و خودی این درست
نیاید و جایز نپندارند اما اگر طور عشق و بے خودی
و بے شعوری این حالت و این وقت روے نماید
محال نہ پندارند از راوی مروی است
کہ چون حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم وحی آمدے روے مبارک سرخ
می شدے ہمہ اعضا جنبش آمدے و از شعور بے شعور
می شدے و بوے عنبر و مشک وکافور از و ظاہر
می شدے آن گاہ حضرت حق سبحانہ و تعالی
با ایشان سخن می گفتے و صحابہ از جہت رعب چشم
می بستے این حالت را حضرات علما ظاہر خواب
و جنون و بے شعوری نامند و حضرات علماء
باطن بے شعوری و بے خودی و معراج
و جمع الجمع نام نہند درین حالت دیدار شنید
او وگفت حضرات اولیا رضوان اللہ تعالی علیہم

اے عزیز اگر انصاف کرے تو ایک نکتہ لکھوں جس
جس کو بزرگان سنت وجماعت نے تسلیم کیا ہے اور
میرے قلب پر عالم غیب سے پہنچا ہے یعنی
حضرت کریم سبحانہ وتعالی کو خواب میں دیکھنا بزرگان اہل سنت
والجماعت روا رکھتے ہیں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
یہی بھید ہے کہ طریق عقل وشعور اور خودی میں درست
نہیں ہوتا لیکن بطریق عشق اور بے خودی اور بے شعوری
میں یہ حالت رونما ہوتی ہے اور مفتیاں بھی اس کو
محال نہیں جانتے تو راوی بیان کرتا ہے کہ جب حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی تو چہرہ مبارک سرخ ہو
جاتا اور تمام اعضا جنبش میں آجاتے اور شعور سے
بے شعور ہو جاتے اور بوئے عنبر ومشک وکافور آپ سے
ظاہر ہوتی اس وقت حضرت حق سبحانہ وتعالی آپ
سے ہم کلام ہوتا اور صحابہ رعب سے آنکھیں بند کر لیتے
اس حالت کو حضرات علماء ظاہر خواب اور
جنون اور بے شعوری کہتے ہیں اور حضرات علماء
باطن بے شعوری اور خودی اور معراج
اور جمع الجمع کہتے ہیں۔ اور اسکو

واللہ خلقکم و ما تعملون بر خوانند و عاشقاں
در تجلیہ روح سعی بلیغ نمایند یعنی روح خود را از صحبت
غیر خالی دارند و باطن را از لوث اغیار پاک دارند و مصفا
سازند و روح ایشاں ہمیشہ مشتاق دیدار باشد و در شوق
و ذوق یار بود و از غیر بیزار باشد و از خطاب یحبہم و یحبونہ
برخوردار بود و گردانیدم من سر را محل اسرار یعنی در سر انسان
سر لیست کہ لا یجوز کشفہ سہ سر لیست درین عہد خفی گر شود آں
کشف بہ بے شبہ نمودن صورت معبود بر آید۔ اے
عزیز ہر کہ بایں خطاب مشرف بود کہ الانسان سری
وانا سرہ از اں سر چہ اسرار عیاں تواں کرد بیان
تواں نمود و گفت اے غوث بزرگ خوشی ہست مر ترا
اگر ہستی تو غفور و رحیم و اگر باشی تو مہربان بر خلق من
قال یا غوث الاعظم انا ماوی کل شئی و مسکنہ
و مظہرہ و الی المصیر گفت اے غوث بزرگ من
ماوی و مسکن ہر چیز سے و مظہر آں چیز ہستم و بسوے من باز
گشت ہر چیز ست اے عزیز اکنوں دریاب اگر واجب الوجود
نبودے ممکن الوجود روے نمودے یعنی بوجود حضرت
حق ہمہ وجود موجود داند اگر عرش مجید ست و اگر ذرہ
حقیر اے عزیز از خواجہ منصور حلاج بشنو کہ اللہ مصدر الوجود ذات

واللہ خلقکم و ما تعملون کا ورد حال رکھتے ہیں اور
عشاق تجلیہ روح میں کامل سعی کرتے ہیں یعنی روح کو
صحبت غیر سے خالی رکھتے ہیں اور باطن کو اغیار کی دوستی
سے پاک صاف رکھتے ہیں اور ہمیشہ ان کے روح مشتاق
دیدار رہتی ہے اور ذوق اور شوق کے یار اور غیر سے بیزار
رہتے ہیں یحبہم و یحبونہ کا جام پیتے ہیں اور میں نے
سر کو محل اسرار یعنی سر انسان میں ایک بھید ہے کہ اس کا
انکشاف ناجائز ہے سہ سر لیست درین عہد خفی گر شود آں کشف
بے شبہ نمودن صورت معبود بر آید۔ اے عزیز جو اس خطاب سے
مشرف ہو کہ الانسان سری و انا سرہ اس سے کس قدر
اسرار عیاں ہو سکتے ہیں اور بیان میں آ سکتے ہیں اور فرمایا خوشی
ہے تیرے لئے اگر ہے تو غفور و رحیم اور ہو تو مہربان میرے
مخلوقات پر فرمایا اے غوث بزرگ میں ہوں ماوی
اور مسکن ہر چیز کا اور مظہر اس چیز کا اور ہر چیز میری طرف
بازگشت کرتی ہے اے عزیز معلوم کر کہ واجب الوجود
نہ ہوتا یعنی تمام کارخانہ جو حق سبحانہ تعالیٰ کے وجود سے
قائم ہے خواہ عرش عظیم و یا ذرات فرش سیقم اے
عزیز خواجہ منصور حلاج سے اس بات کو سن کہ
اللہ مصدر الموجودات

اول حجاب دنیا وحظ وے دوم حجاب دین ولذت وے
وسوم حجاب خودی وکرامات وے چہارم حجاب شعور و
شعار وے چوں بنار فقر ایں چہار حجاب رابسوزد پس از
گرددا ذاتم الفقر فهو الله حاصل آید شرح ایں سخن در
چند جائے بالاتحریر افتاد وقال یاغوث الاعظم طوبیٰ
لک ان کنت ر وفاعلی بریتی ثم طوبی لک ان کنت
غفور ستری وقال غوث الاعظم جعلت
فی النفس طریق الزاهدین وجعلت فی القلب
طریق العارفین وجعلت فی الروح طریق العاشقین
وجعلت فی السر محل الاسرار گفت مرا اے غوث
بزرگ گردانیدم من در نفس راه زاہداں وگردانیدم من
در دل راه عارفاں وگردانیدم من در روح راه عاشقاں
وگردانیدم من در سر محل اسرار خود یعنی زاہداں در تزکیہ
نفس کوشند یعنی تن خود را از حدث ونجاست نگاه دارند
وزبان را از غیبت وفحش ودروغ پاک سازد ودست وپا از
ہیچ کے نجنباند وپا تاجایز بنہد یعنی زاہداں در طہارت ظاہری
سعی کوشش بلیغ نمایند وعارفاں در تصفیہ دل کوشند یعنی
باطن خود از صفات مذمومہ چنانچہ حسد وحرص کبر وکینہ وغل وغش
وبغض پاک دارند جملہ حرکات وسکنات خلق از خالق دانند

اول حجاب دنیا اور اس کا حظ دوم حجاب دین اور
لذت اس کی سوم حجاب خودی اور کرامات چہارم
حجاب شعور اور ظاہر پرستی جب آتش فقر سے یہ چاروں
حجاب جل کر خاک میں مل جائیں گے تو ظہور کرے
گا اذا تم الفقر فهو الله کا مصداق ہوگا اور اس مضمون
کی شرح چند جگہ پہلے مذکور ہو چکی ہے

فرمایا اے غوث بزرگ تزکیہ نفس میں زاہد لوگ
راہ تلاش کرتے ہیں اور تصفیہ دل میں عارفوں کی راہ
ہے اور تحلیہ روح میں عاشقوں کی راہ ہے اور سر کو محل
اسرار بنایا ہے یعنی زاہد لوگ تزکیہ نفس کی کوشش
کرتے ہیں یعنی جسم کو حدث اور نجاست سے محفوظ رکھتے
ہیں اور زبان کو غیبت اور فحش اور دروغ سے پاک رکھتے
ہیں اور ہاتھ اور پاؤں کو ناجایز جگہ نہیں بڑھاتے
یعنی زاہداں طہارت ظاہری میں بلیغ کوشش کرتے
ہیں اور عارفاں تصفیہ دل یعنی باطن کو صفات
مذمومہ حسد وحرص وکبر وکینہ و غل وغش
وبغض سے پاک رکھتے ہیں اور سارے
حرکات وسکنات مخلوق کے خالق کی طرف
سے سمجھتے ہیں کہ۔

قال یاغوث الاعظم لا تنظروا الی الجنة و ما فیہا ولا
تنظروا الی النار و ما فیہا حتی تری بلا واسطہ گفت
اے غوث بزرگ نظر مکن تو بسوئے جنت و چیزیکہ دراں
جنت است و نظر مکن در دوزخ و چیزیکہ دراں دوزخ
است تا ببینی مرا بغیر واسطہ یعنی عبادت از جہت بہشت و
حور و قصور مکن و از خوف دوزخ و عتاب و عذاب نیز
مکن یعنی محض لوجہ اللہ و رضاء اللہ بکن تا ببینی مرا بغیر
واسطہ یعنی فردائے قیامت فرمان رسد مر آن کس را کہ
پرستش از برائے بہشت می کردند و یا از خوف دوزخ کہ
اے کم ہمتان و اے ناشکران اگر بہشت و دوزخ نمی
آفریدمے پس شما عبادت و پرستش من نمی کردید یعنی منعم
را ترک کردید و طالب نعمت گردیدند پس از ان
نعمت من است بے عطائے من حاصل
نشود و میسر نگردد اے عزیز نزدیک عارفانِ کامل
ہر کہ نجات از عبادت داند و ہلاکی از گناہان
پس او مشرک است نہ موحد زیرا کہ منجی و مہلک
غیر حق را دانستہ و موحد آن است کہ منجی و مہلک
جز حق نداند و نافع و ضار جز حق تصور نکند
اے عزیز تا ازین ہر دو حجاب برون نیاید

فرمایا اے غوث بزرگ جنت اور اس کی نعمتوں کے
طرف مت دیکھ اور دوزخ اور اس کے سامان کو نظر
انداز کر دے تاکہ مجھے بلا واسطہ دیکھے یعنی عبادت کے عوض
میں حور و قصور اور بہشت کو مت طلب کر اور بخوف دوزخ
اور عتاب اور عذاب کی وجہ سے عبادت نکر بلکہ محض
لوجہ اللہ اور رضاء اللہ عبادت کر تاکہ بلا واسطہ دیدار
الٰہی کے نعمت سے سرفراز ہو یعنی کل قیامت کے دن
یعنی کل قیامت کے دن خدا کا فرمان ان بندوں کے
پاس پہنچے گا کہ جنہوں نے بطمع جنت اور بخوف دوزخ
عبادت کی ہوگی اے کم ہمتو! و اسے ناشکرو اگر دوزخ اور
جنت کو پیدا نہ کرتا تو تم میری عبادت نہ کرتے یعنی
تم نے نعمت کے لالچ میں منعم کو ترک
کیا پس نعمتہائے جنت بھی تو بلا میرے عطا
حاصل و میسر نہ ہوں گے اے عزیز عارف
کامل کے نزدیک جو شخص نجات عبادت سے
سمجھے اور ہلاکت گناہ سے مشرک ہے نہ موحد کیونکہ
اس نے منجی اور مہلک غیر حق کو مانا اور موحد وہ ہے کہ
منجی اور مہلک سوائے حق تعالےٰ کے کسی کو نجانے اور نافع اور
ضار بجز حق تعالیٰ کے کسی کو نہ سمجھے اے عزیز جبتک یہ دونوں حجاب

اے مظہر الموجودات والیہ المصیر یعنی منہ بدا والیہ
یعود شاہد این حال است کل شئ یرجع الی اصلہ
نیز دال برین معنی ست اے عزیز یادی وسکن ومظہر را
ظرف ومظروف نداتی وحلول واتحاد ونہ پنداری بلکہ
ہر چیزے بہ بقائے حضرت باقی اند وموجود اند وبامر
حضرت حق سکون وقرار دارند وبہ ظہور حضرت
حق ظاہر اند کل شئ ھالک الا وجہہ لہ الحکم
لہ الملک ولہ الحمد والیہ یرجعون یعنی ہر چیز بخود
ہلاک ومعدوم مطلق است الا وجہ مگر بحق قائم وساکن
وظاہر است فہم من فہم قال یا غوث الاعظم
قل لاصحابک اعتصموا فی دعوۃ الفقراء
عندی وانا عندہم گفت اے غوث بزرگ بگو اصحاب
خویش را کہ تکیہ گیرند وپناہ جویند در دعاء فقرا پس
بدانستی کہ ایشان نزدیک من اند ومن نزدیک ایشان
اے عزیز حاصل این سخن این ست کہ فقرا مقبولان درگاہ
ومحبوبان حضرت اللہ اند ہر کسے کہ در پناہ محبوبان رود
از قہر وخوف ایمن باشد وہر کہ تکیہ محبوبان
جوید از ہمہ عالم بے نیاز بود وہر کہ رجوع
بدعوت محبوبان کند بہمہ مراد در کنار وے استند

اے مظہر الموجودات والیہ المصیر یعنی اسی سے ابتدا ہوئی
ہے اور اسی پر انتہا ہے اور کل شئ یرجع الی اصلہ
بھی اسی مضمون پر دال ہے اے عزیز یادی وسکن
ومظہر کو مراد ظرف ومظروف نہ سمجھنا اور حلول واتحاد
کا خیال باطل نہ باندھنا بلکہ ہر چیز بقائے حق تعالی سے باقی
ہے اور موجود اور حق تعالی کے حکم سے سکون اور قرار رکھتی
ہے اور حق تعالی کے ظہور سے ظاہر ہے کل شئ ھالک الا
وجہہ لہ الحکم والیہ یرجعون یعنی ہر چیز درحقیقت معدوم
مطلق اور ہلاک ہے مگر ذات حق سبحانہ وتعالی موجود ہے
اور جملہ اشیا بوجود حق تعالی قائم وساکن وظاہر ہے
فہم من فہم فرمایا اے غوث بزرگ اپنے دوستوں
سے کہہ دے کہ بھروسہ کریں فقرا کی دعاؤں پر اور پناہ
لیں ان کی دعاؤں میں کیونکہ تجھکو معلوم ہے کہ فقرا مجھ
سے قریب ہیں اور میں ان کے قریب ہوں اے
عزیز حاصل اس کلام کا یہ ہے کہ فقرا مقبولان درگاہ
اور محبوبان درگاہ الہ ہیں جو شخص محبوبوں کے پناہ میں آ
جائے قہر اور خوف سے مامون ہو جائے اور جو شخص
محبوبوں پر بھروسہ کرے تمام عالم سے بے نیاز ہو جائے اور جس نے
محبوبوں کے دعاؤں کی طرف رجوع کیا مراد کو اپنے آغوش میں پایا

للمومن بدون لقاء الله اگر بہشت پر نعمت باحور
و قصور آمده باشد سه صحبت حور نخواہم کہ بود عین قصور
با خیال تو چرا با دگراں پردازم ✤ اے عزیز چہ راز
میرود میان محب و محبوب ہر کہ با غیر من مشغول ست
مصاحب نار است یعنی ہرچہ غیر من است آن آتش
است اگرچہ بہشت پر نعمت است سه جنت نروم تا
رُخ زیبا تو نہ بینم ٭ فردوس چہ کار آید اگر یار نباشد
آورده اند کہ فردائے قیامت لیلیٰ را در دوزخ نمایند
مجنون با شوق تمام در دوزخ افتد سه گر سلسلۂ زلفت
بر دوز خیاں بندند ٭ در پیچ ناز خود دوزخ بدعا خواہم
با دست گنج فقر بہشت و تونگری است بے دوست لعنت
است بر سر جاه و تونگری نزدیک اہل معرفت ماشغلک[١]
عن الحق فھو صنمک و طاغوتک پس پرستنده
صنم مشرک بود و مشرک مصاحب نار باشد رحمہ الله المصنف
اے عزیز ایں عطف کلام بر کلام سابق است کہ اہل
قرب فریاد کنند از قرب چنانچہ اہل بعد فریاد از بعد یعنی
چوں بہ قرب حقیقی و ذاتی برسند از قرب
صفاتی واقعاتی فریاد بر آرند یعنی ایں قرب ایشاں را

لا راحۃ للمومن بدون لقاء الله اگرچہ بہشت
پر نعمت حور و قصور سے آراستہ ہو سه صحبت حور نخواہم
کہ بود عین قصور ٭ با خیال تو چرا با دگراں پردازم ✤
اے عزیز کیا راز محب و محبوب میں واقع ہوا کہ جو شخص
میرے غیر کے ساتھ مشغول ہے مصاحب آتش ہے یعنی
میرے غیر جو کچھ ہے آگ ہے بہشت پر نعمت ہے سه
جنت نروم تا رخ زیبا تو نہ بینم ٭ فردوس چہ کار آید اگر یار
نباشد ✤ بیان کرتے ہیں کہ کل قیامت کے دن لیلیٰ
کو دوزخ میں ڈالیں گے مجنوں کامل شوق کے ساتھ
بیخوف ہو کر دوزخ میں جا پڑے گا سه گر سلسلۂ زلفت
بر دوز خیاں بندند ٭ در پیچ ناز خود دوزخ بدعا خواہم ✤
اہل معرفت کے نزدیک خدا تعالیٰ کے ساتھ گنج فقر بہشت
ہے اور تونگری اور جاه اور تونگری بے دوست طوق لعنت ہے
کہ ماشغلک عن الحق فھو صنمک و طاغوتک
پس پوجاری بتوں کا مشرک ہے اور مشرک ہے مصاحب
نار ہے اے عزیز یہ عطف کلام سابق پر ہے کہ اہل قرب
فریاد کناں ہیں قرب سے جس طرح اہل بعد فریاد کناں بعد سے
ہیں یعنی جب قرب حقیقی اور ذاتی پر پہنچتے ہیں تو قرب صفاتی

[illegible]

[١] جو چیز حق سے باز رکھے پس وه تیرا بت ہے

وصول حضرت حق یسر نہ گردد اے عزیز یعنی
اے محبوب من ہمہ عالم باین دو حجاب محجوب
اند بہشت و دوزخ و دین و دنیا و بدی و قہر و لطف
قرب و بعد خوف و رجا نور و ظلمت طاعت و گناہ
تو نظر ازین حجاب بردار و باشی از جمال و کمال
من برخوردار قال یا غوث الاعظم من شغل
بسوائی کان صاحب النار یوم القیامۃ و
اهل الجنة یرون لی مشغولون بی یتعوذون
عن الجنة یا غوث الاعظم اہل القرب یستغیثون
عن القرب و اهل البعد یستغیثون عن البعد
گفت اے غوث بزرگ ہر کسے کہ مشغول است آن
کس بغیر من باشد صاحب آن کس بروز قیامت و
اہل جنت وقتیکہ مشغول شوند یعنی مشرف شوند با جمال
و کمال من پناہ خواہند از بہشت یعنی رجوع نکنند
باز بہ بہشت و فریاد برآرند چون اہل دوزخ کہ
مشغول شوند بعذاب و عقاب و پناہ جویند از دوزخ
و فریاد برآرند از عذاب اے عزیز نزدیک
عاشقان غیر دوست را جمال و کمال کجا است
و راحت کجا است بغیر لقاے دوست کما قیل

نہ اٹھ جائیں گے وصول الی اللہ کے دولت سے محروم
رہے گا اے عزیز یعنی اے محبوب تمام عالم ان دو
حجابوں کی وجہ سے محجوب ہے بہشت و دوزخ
دین و دنیا و بدی قہر و لطف قرب و بعد خوف در
رجاے نور و ظلمت طاعت و گناہ تجھ کو اس حجاب
سے نظر اٹھانی چاہیے تاکہ میرے جمال اور کمال سے
فائدہ اٹھائے فرمایا اے غوث بزرگ جو شخص مشغول
ہوا میرے ماسواے میں دوزخ میں ہوگا قیامت
کے دن اور اہل جنت جس وقت میرے جمال و کمال
سے مشرف ہوں گے تو جنت اور نعمہاے جنت
سے پناہ مانگیں گے اور خدا تعالی کے جمال و کمال میں
ایسے مستغرق ہوں گے کہ جنت ان کے حق میں
بارگراں ہو کر قابل پناہ ہو جائیگی جس طرح اہل
دوزخ عذاب و عتاب دوزخ سے گریزاں و نالہ
کناں ہوں گے اے عزیز عاشقوں کے نزدیک
دوست کے سواے کس میں جمال و کمال ہے اور
لقاے دوست کے سواے راحت کہاں چنانچہ کہا
گیا ہے۔

چون شعور و خودی و ہستی بخیزد فریاد نیز برود رحم الله المصنف
قال یا غوث الاعظم ان لی عبادا سوی الانبیاء
والمرسلین لا یطلع علی احوالہم احد من اہل الدنیا
ولا احد من اہل الآخرۃ ولا احد من اہل الجنۃ
ولا احد من اہل النار وما خلقتہم للجنۃ ولا
للثواب ولا للعقاب ولا للحور ولا للقصور فطوبی
لمن آمن بہم وان لم یعرفہم یا غوث انت منہم
ومن علاماتہم فی الدنیا ان اجسامہم محترقۃ
من قلۃ الطعام ونفوسہم محترقۃ من الشہوات
وارواحہم محترقۃ من الخطیات وہم اصحاب
البقاء محترقون بنور اللقاء گفت اے غوث
بزرگ بدانکہ مرا بندگان اند غیر انبیا و مرسلین کہ
مطلع نیست بر احوال ایشان ہیچ یکے از اہل دنیا و نہ ہیچ
یکے از اہل آخرت و نہ ہیچ یکے از اہل بہشت و نہ ہیچ یکے از
اہل دوزخ و آفریدہ نکردہ ام از برائے بہشت و نہ از برائے
دوزخ و نہ از برائے ثواب و نہ از برائے عذاب و نہ
از برائے حور و نہ از برائے قصور پس خوشی مر آن کس
را کہ ایمان آورد بہ ایشان اگرچہ نشناختہ باشد
ایشان را ٭

لہذا جب شعور و خودی اور ہستی فنا ہو جائے گی تو فریاد
بھی فنا ہو جائے گی رحمہم الله المصنف
فرمایا اے غوث بزرگ تو جانتا ہے کہ انبیا و مرسلین
کے سوائے بھی میرے بندے ہیں اُن کے احوال کو کوئی
نہیں جانتا نہ اہل دنیا اور نہ اہل آخرت اور نہ کوئی جنت
والا اور نہ کوئی دوزخ والا اور نہ وہ جنت کے لئے پیدا
ہوئے اور نہ دوزخ کے لئے پیدا ہوئے اور نہ عذاب
کے لئے اور نہ ثواب کے لئے اور نہ حور و قصور
کے لئے۔

پس مبارک ہو اُس شخص کو کہ جو ان پر ایمان
لائے اگرچہ نہ شناخت کرے اُن کو۔

اور مبارکباد ہو اون کو کہ جو اُن پر ایمان لائے
اون لوگوں کی علامت یہ ہے کہ اون کے جسم
قلت طعام سے اور نفوس شہوات سے اور
ارواح خطیات سے سوختہ ہونگی وہ لوگ نور لقاء
سے سوختہ ہو کر ارباب بقا ہیں اور اے غوث
تو انہیں میں سے ہے۔

بعد نماید یعنی چون موحد در دریائے ذات غوطہ خورد واز
شعور ہستی بے شعور شود چون اندکے بشعور آید قرب
روئے نماید فریاد ازین قرب برآورد یعنی آسایش در
مرتبہ ذات است کہ آں مقام تمکین است و قرب و بعد
مقام تلوین است اے عزیز قرب و بعد ہر دو حجاب است
چون ازیں گذشتی بحق پیوستی فہم من فہم فریاد ہر کس از مرتبہ
خود است حسنات الابرار سیات المقربین و[1]
حسنات المقربین سیات المخلصین والمخلصون
علی خطر عظیم نیز شاہد ایں حال است ؎ جوزان
بہشتی را دوزخ بود اعراف ہا از دوزخیان پرس
کہ اعراف بہشت است ❊ چون ہمہ مراتب طے کند
از فریاد خلاص شود اے عزیز فہم ایں سخن کار ہر کس
نیست ؎ ہنوز از کاف کفرت ہم خبر نیست حقیقت ہائے
ایمان را چہ دانی ❊ اے عزیز کثافت و لطافت در
ہر مرتبہ مقدار خود است قدر لطافت و کثافت مقدور
در مرتبہ خود دارد و شکر و شکر تری و مصری مقدار مرتبہ
خود چوں لطافت ہمہ سوختہ شود کثافت نیز رود یعنی تا
شعور ہستی خود باقی است فریاد قرب و بعد و وصل باقی ست

بعد معلوم ہوتا ہے یعنی جب موحد دریائے ذات میں
غوطہ زن ہوتا ہے اور شعور ہستی سے بے شعور ہوتا ہے
جب کچھ شعور میں آتا ہے تو دوسرا قرب رونما ہوتا ہے
تو شعور کے بعد کے قرب سے پناہ مانگتا ہے یعنی آسایش
مرتبہ ذات میں ہے کہ وہ مقام تمکین ہے اور قرب و بعد
مقام تلوین ہے اے عزیز قرب و بعد دونوں حجاب
ہیں جب ان سے گذر جائے گا حق تعالیٰ سے واصل ہوگا
فہم من فہم فریاد ہر شخص کی اپنے ادنیٰ درجہ سے ہے کہ ؎
حسنات الابرار سیات المقربین و حسنات المقربین
سیات المخلصین والمخلصون علی خطر عظیم اس
مضمون کا شاہد ہے ؎ جو زاہل بہشتی را دوزخ بود اعراف
از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست ❊ جب تمام مراتب
طے کر جائے گا فریاد سے خلاص ہوگا اے عزیز اس بات
کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں ہے ؎ ہنوز از کاف کفرت
ہم خبر نیست حقیقت ہائے ایمان را چہ دانی ❊ اے عزیز
کثافت و لطافت ہر مرتبہ میں اپنے اپنے مقدار پر ہے قند کی
لطافت و کثافت اپنے مقدار پر ہے اور شکر اور شکر تری
اور مصری کی اپنے مقدار پر جب لطافت تمام سوختہ ہو جاتی

[1] نیکیاں نیکوں کی مقربین کے حق میں گناہ ہیں اور نیکیاں اہل قرب کی مخلصین کے حق میں گناہ ہیں اور مخلص ایک بڑے خطرہ میں ہیں۔

کہ اویس است حضرت التماس نمودند کہ مرا
کہ مرا شوق تمام است کہ دریابم فرمان رسید
کہ بعد از ہفتاد سال اند کے استراحت فرمود
و بدرگاہِ من عہد کرد کہ مارا در ہر دو جہان
پوشیدہ داری و ہیچ کے را با ما آشنا و شناسا
نگردانی ما نیز عہد کردہ ایم ترا و مثل ترا ہیچ کس
آشنا و شناسا نگردانم اے عزیز چہ صفت
خاص است کہ در بر ایں اخص الخاص است
کہ ان لی عباداً سوی الانبیاء والمرسلین
اگر ایں نکتہ عیاں سازم ہمہ عالم زیر و زبر
گردد اما رمزے از صفت محبوب رب العالمین
بشنو کہ الولایۃ افضل من النبوۃ و بزرگے
نیز فرمودہ ؎ در خلوت گدایان مرسل
کجا بگنجد ٭ در تنگنائی معنی صورت چہ کار دارد ٭
می خواستم کہ معنی ایں حدیث و ایں بیت بنویسم
اما از دل رخصت نیافتم و گوشہائے عزیزاں
متحمل ایں اسرار ندیدم ؎ سخن را بمزاج
مستمع گو ٭ وگرنہ در بہ پیشانی بہ زاغے ٭
الشاء ذہو سر الربوبیۃ کفر زباں درکشیدم

اویس سے ہے حضرت رسالت صلعم نے عرض کیا
کہ مجھ کو ان سے ملاقات کرنے کا پورا شوق ہے حکم ہوا
کہ بعد ستر سال کے قدرے راحت کی ہے اور
میرے درگاہ میں عہد کر چکا ہے کہ اے رب العزت
دونوں جہان میں پوشیدہ رکھیو اور کسی کو مجھ سے آشنا
و شناسا نہ کیجیو میں نے بھی عہد کیا ہے کہ مجھ کو اور تجھ
جیسے کو کسی کو نہ بتلاؤنگا اے عزیز یہ کیا صفت خاص
ہے کہ اخص الخاص کے آغوش میں رکھدی ہے
کہ ان لی عبادی سوی الانبیاء والمرسلین
اگر یہ نکتہ ظاہر کردوں تو تمام عالم زیر و زبر ہوجائے
لیکن ایک رمز جس کا ظہور حضرت رسالت پناہ صلعم کے
ذات میں ہے اس کو سن کہ الولایۃ افضل من النبوۃ
ایک بزرگ فرماتے ہیں ؎ در خلوت گدایان مرسل
کجا بگنجد ٭ در تنگنائی معنی صورت چہ کار دارد ٭
میں چاہتا ہوں کہ اس حدیث کے اور اس بیت
کے معنی لکھوں لیکن دل رخصت نہیں دیتا اور عزیزوں
کے کان ان اسرار کا تحمل کرنیکے لایق نہیں دیکھتا ہوں
بحکم ؎ سخن را بمزاج مستمع گو ٭ وگرنہ در بہ پیشانی بہ زاغے
ربوبیت کے بھید کو ظاہر کرنا کفر ہے اس وجہ سے زبان کو بیان سے روکا

اے بزرگ تو از ایشاں ہستی وبعضے از علامات ایشاں
در دنیا ایں ست کہ بدرستی تنہائی ایشاں سوختہ اند از
اہمہ کے طعام و نفس ایشاں سوختہ بہ آرزوہا و دلہاے
ایشاں سوختہ شدہ اند از خطرات و روحہاے
ایشاں سوختہ شدہ از لحظات ہمشہ ایشاں از اصحاب
بقا اند سوختہ شدہ بنور لقا اند اے عزیز اکنوں دریاب
کہ از جہت محبت و غیرت بہ ہیچ یکے ایشاں را معرفت
ندہد زیرا کہ ایشاں محبوبان حق اند اولیائی تحت قبائی
لا یعرفھم غیری کہ ایشاں ہمہ در قبہ نور عظمت پاشند
و در پردہ سرادقات عزت بودند اے عزیز ہر یکے از
محبوبان خود رشک می برد چنانچہ در خبر است کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم در مقام قاب
قوسین او ادنی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر رسیدند
دیدند کہ مردے از سر تا پائے گلیم کشیدہ غلطیدہ ہست
حضرت ایشاں را غیرت در کار شد بدرگاہ حضرت
اللہ مسائلت شدند کہ چنیں جاسئے ادب ایں
بے ادبی چیست و ایں بے ادب کیست و در
مکان نیاز ایں ناز و بے نیازی چیست ؟
فرمان حضرت حق سبحانہ و تعالی در رسید

اے غوث بزرگ تو ان ہی میں سے ہے اور بعض اُن کے
علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ان کے اجسام
قلت طعام سے سوختہ ہوں گے اور نفس ان کا ترک آرزوؤں
سے سوختہ ہوگا اور دل ان کے خطرات اور روحیں ان
کی خطاؤں سے سوختہ ہوں گی ایسے لوگ ارباب لقا ہیں
نور لقا سے سوختہ ہیں اے عزیز تجھ کو معلوم ہو کہ بسبب
محبت و غیرت کسی کو ان کے احوال سے اطلاع نہیں ہوئی
کیونکہ یہ لوگ محبوبان حق ہیں کہ اولیائی تحت قبائی
لا یعرفھم غیری ان کا شاہد حال ہے وہ لوگ عظمت
کے قبہ نور میں رہتے ہیں اور سرادقات عزت میں پوشیدہ
رہتے ہیں اے عزیز ہر ایک اپنے محبوب پر رشک لیجاتا ہے
چنانچہ مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم مقام قاب
قوسین او ادنی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر پہنچے
تو دیکھا کہ ایک شخص سر سے پاؤں تک گلیم تانے
ہوئے پڑا ہے حضرت رسالت صلعم کو غیرت معلوم ہوئی
درگاہ حضرت اللہ سے سوال کرنے لگے ایسے مقام پر ادب
چاہئے یہ بے ادبی کیسی اور یہ بے ادب کون ہے اور مقام
نیاز میں ناز اور بے نیازی کیسی ؟ حضرت
حق سبحانہ و تعالے کا حکم پہنچا کہ

حق باقی کہ چوں خود را فدائی باقی ساختہ اند باقی ابد گشتہ اند
وایشاں سوختہ بنور لقا اند چنانچہ عاشق شمع در شمع می
سوزد و نوری گردد اللھم اجعلنی نورا عبارت ازیں ست
اے عزیز چوں نار ظاہری ہر چیز را ہمرنگ خود و ہم صفت
خود گرداند ظاہر و باطن او نیز گرداند اے عزیز از کلام
حضرت قدس چہ فہم کردی کہ نہ ایشاں از برائے بہشت
اند نہ از برائے حور و قصور و نہ از برائے ثواب و عقاب
اند یعنی چو ذات حق چنانچہ پاک و منزہ است از ہمہ ایں
چیزہا ایشاں نیز ہمیں پردہ و پاک اند و منزہ اند ازیں چیزہا
زیرا کہ ایشاں ہم صفت و ہم تصرف او اند و متصف باوصاف
الٰہی بر حکم کہ اتصفوا باوصاف اللہ تعالیٰ ای تخلقوا
باخلاق اللہ تعالیٰ زیادت ازیں تقریر و تحریر تصریح نہ
تواند شد فہم من فہم و انت منہم یعنی تو یکے ازایشاں
ہستی یعنی ہیچ یکے ایشاں را و ترا و کمال ترا نشناسد
جز من ھطو بی لمن امن بھم وان لم یفھم پس راحت
و خوشی ہر آں کس را کہ ایماں آوردہ باشد بایشاں اگرچہ
نشناسد اگر سالکے سوال کند نشناسد چگونہ ایماں آورد اے
عزیز شناختن سہ نوع ست یکے تقلیدی دوم استدلالی
سوم تشہدی یکے شرعی دوم طریقی سوم حقیقی یکے ظاہری

حق تعالیٰ باقی ہے جب کسی نے اپنے کو باقی پر فدا کر دیا تو مقام
ابد کا مستحق ہوا اور نور لقا میں خاکستر ہوا چنانچہ پروانہ عاشق
شمع ہے بالآخر اپنے کو فدا کر کے عین شمع ہو جاتا ہے اللھم اجعلنی
نورا کے یہی معنی ہیں اے عزیز جب نار ظاہری ہر چیز کو
اپنے ہم رنگ اور ہم صفت کر لیتی ہے اور ہر چیز کو فنا دیتی ہے
پس نور خدای یقیناً جس پر نازل اور جس پر غالب آ جائے
تو اپنا ہم صفت بدرجہ اولیٰ کر لیگا اور ظاہر اور باطن میں اس کا
نور غالب ہوگا اے عزیز کلام حضرت قدس کو کچھ سمجھا کہ
محبوبان حضرت الٰہ نہ بہشت کے لئے پیدا ہوئے نہ حور و قصور
اور ثواب و عقاب کیلئے مخلوق ہوئے یعنی جس طرح ذات
حق تعالیٰ علی الاطلاق پاک و منزہ ہے یہ حضرات بھی اس
کی تنزیہ سے حصہ رکھتے ہیں ہم صفت اور ہم تصرف ہیں اور
اوصاف الٰہی سے موصوف ہیں چونکہ یہ حکم مسلم ہے کما اتصفوا[1]
باوصاف اللہ تعالیٰ ای تخلقوا باخلاق اللہ تعالیٰ
اس تقریر و تحریر سے زائد تصریح ناممکن ہے فہم من فہم
وانت منہم یعنی تو بھی سمجھداروں میں سے ہے بجز میرے
ان لوگوں کو اور تجھ کو اور تیرے کمال کو کوئی جاننے والا نہیں
پس مبارک ہو اس شخص کو جو ان پر ایمان لا اگرچہ نہ سمجھتا
ہو پس اس شخص کو راحت اور خوشی ہے کہ ان پر ایمان لائے

[illegible]

[1] اوصاف الٰہی سے موصوف ہو جاؤ ۱۲ منہ

کلا یطلع علی اخوکم یعنی نہ خاص نہ عام زیراکہ ایشاں
محبوبان درگاہ و معشوقان حضرت اللہ اند ظہور ذات
ایشاں محض برائے ظہور ذات حق است با بہشت
نہ مشغولند و با حور نہ پردازند و بر عسل و لبن نظر
نہ اندازند و ایشاں در بہشت باشند کہ ان للہ
جنۃ لیس فیہا حور ولا قصور ولا لبن ولا
عسل یتجلی ربنا ضاحکا در بہشت مومناں
حور و قصور نباشد کہ برحال ایشاں مطلع
نگردد زیراکہ خلقت حور ایشاں برائے بہشت
و حور و قصور نیست محض از برائے شناخت و
محبت ذات است خلقت نظر ایشاں برائے جمال و کمال
خود خلقت سمع برائے کلام خود و خلقت قلب ایشاں برائے
محبت خود یعنی نظر ایشاں جز بر جمال او نیفتد و سمع ایشاں جز بر
کلام او نرود زبان ایشاں جز بسلام او کشادہ است عزیز ندیدہ ۔
حضرت سلطان المحبوبین شنیدہ اللہم اجعل فی بصری نوراً
وفی سمعی نوراً و فی قلبی نوراً و فی لسانی نوراً واجعلنی
نوراً اے عزیز ایں محبان باتباع آں سلطان محبوباں
جملہ نور گشتہ کہ ہم اجمعا بہ البقا والعین فوقی بنور اللہ لقاءہ

عوام و خواص ان کے زبان سے جو اسرار بیان
میں آتے ہیں نہیں سمجھتے کیونکہ وہ لوگ محبوبان
درگاہ اور معشوقان حضرت خدا ہیں ان کے ذات کا ظہور
محض ظہور حق تعالیٰ ہے نہ بہشت سے مشغول ہیں اور نہ
حور و قصور سے عسل ولبن پر نظر ڈالتے ہیں محض ذات حق
تعالیٰ میں محو اور فنا ہیں وہ اسی جنت میں ہیں جس میں نہ
حور و قصور اور نہ شہد اور نہ دودھ ان کے حال پر
کوئی مطلع نہیں اس وجہ سے کہ ان کو بہشت اور حور
و قصور کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ہے بلکہ محض معرفت
و محبت ذات اللہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے ۔
ان کی نظر اس واسطے ہے کہ جمال و کمال الٰہی کا مشاہدہ
کرے اور اس واسطے پیدا ہوئی کہ حق تعالیٰ کا کلام سنے اور
قلب ان کا اس واسطے مخلوق ہے کہ حضرت حق تعالیٰ سے
محبت کرے یعنی نظر ان کی جمال الٰہی کی نگراں ہے اور سمع کلام
کو سنتی ہے اور زبان اللہ کے سلام کو کہتی ہے اے عزیز حضرت
سلطان المحبوبین صلعم کے دعا کو تو نے سنا ہے اللہم اجعل
فی بصری نوراً و فی سمعی نوراً و فی قلبی نوراً و فی
لسانی نوراً واجعلنی نوراً اے عزیز محبوبان درگاہ

ترجمہ اے اللہ میری بصیر میں نور داخل فرما اور میری سمع میں اور قلب میں اور میری زبان میں نور کو ڈال اور مجھے نور بنا دے ۱۲ منہ
ترجمہ وہ لوگ اصحاب لقاء ہیں ۔ نور لقا سے سوختہ ہیں ۱۲ منہ

بزرگ چوں بیاید ترا تشنہ در روزگرمی سخت و تو صاحب آب سردی
یعنی نزدیک تو آب سرد ہست و ترا بداں آب سرد حاجت نیست پس
اگر دریغ داری و منع کنی تو یعنی ندہی آب بداں تشنہ پس باشی تو
بخیل تر از بخیلاں پس چگونہ منع کنم من رحمت خویش را از ایشاں
و من گواہ ہستم بر ذات خود بایں کہ رحیم ترم از ہمہ رحیماں ایں فرمان
دانست بریں معنی کہ من ہیچ چیز محتاج نیم ہمہ چیز نزدیک منست و از اں من
ہیچکس دریغ ندارم و از ہیچکس ملاحظہ نکنم و در طاعت و نیکی زیادت
وافزوں نہ سازم و از گناہ و بدی ننگ و نقصاں نکنم نہ در دنیا نہ در
آخرت ہر چہ پیدا کردم برائے بندگان پیدا کردم بعضی در دنیا امیر شدند و در آخرت
فقیر و بعضی در آخرت امیر شدند و در دنیا فقیر و بعضی در ہر دو سرا امیر و بعضی
در ہر دو سرا فقیر باشند یعنی بر مقدار ہر یکے عطائے منست آنچہ بداں محتاج ست
بداں مقدار بادسازم ای عزیز یعنی ای محبوب من تو دریا رحمتی و ہیچ چیز محتاج
نئی ہر تشنۂ محبت و سوختۂ فراق کہ نزدیک تو آید و بتو رجوع و تصدیق نماید تو
او را ساغر محبت گردانی و بجمال و کمال من رسانی یعنی ذات تو موصوف بصفات منست
چنانچہ من ارحم الراحمین ہستم بر بندگان و دوستان و طالبان و صادقان خود تو نیز
ارحم الراحمین باش فہم من فہم قال یا غوث الاعظم ما بعد منی احد من المعاصی
وما قرب احد منی من الطاعات الا بعد انکارھا ای غوث
بزرگ نیست ہیچ یکے را بعد از من بارتکاب معاصی و نیست ہیچ یکے را قرب از من بطاعات
مگر بعد انکار ایں ہر دو یعنی قرب و بعد فضل ست بعلاوہ نہ بعینہ طاعات و معصیت شرط قرب و بعد نیست

پس میں کس طرح منع کروں اپنے رحمت سے اور میں خود گواہ ہوں
اپنے ذات پر کہ سب رحیموں سے زیادہ رحیم ہوں اس فرمان کو
جانا تو نے بایں معنی کہ میں کچھ بھی کسی کا محتاج نہیں ہوں
تمام چیزیں میرے نزدیک موجود ہیں ان میں سے عطا کرنے
میں دریغ نہیں کرتا ہوں اور کسی کے طرف ملاحظہ نہیں کرتا
ہوں بلکہ سب میرے محتاج ہیں اور طاعت اور نیکی سے زیادہ
نہیں کرتا اور گناہ اور بدی سے کم نہیں کرتا نہ دنیا میں نہ آخرت میں
جو کچھ میں نے پیدا کیا ہے بندوں کے واسطے پیدا کیا ہے بعض
دنیا میں امیر ہیں لیکن آخرت میں فقیر ہیں اور بعض آخرت میں امیر ہیں
اور دنیا میں فقیر اور بعض دونوں جگہ امیر اور بعض دونوں جگہ
فقیر ہر ایک کے مقدار کے بموجب میری عطا ہے جسقدر اس کو
احتیاج ہے اس کو دیتا ہوں اے عزیز یعنی اے محبوب تو دریا
رحمت ہے کسی چیز کا محتاج نہیں ہے جو تشنہ محبت اور سوختہ فراق تیرے
پاس آئے اور تجھ سے رجوع کرے اور تیری تصدیق کرے تو اس کو
محبت کا جام دے اور تیرے جمال اور کمال تک پہنچا یعنی تیری
ذات میرے صفات سے موصوف ہے چنانچہ میں ارحم الراحمین بندوں
کا ہوں تو بھی دوستوں اور طالبوں اور صادقوں پر ارحم رہو اے
غوث بزرگ تو بھی ارتکاب معاصی سے مجھ سے دور نہیں ہے اور نہ طاعات سے
(قریب ہے) بلکہ قرب فضل سے ہے اور بعد قہر سے یعنی طاعات اور معاصی ...

قرب و بعد سے ہر دو پاک ہیں

دوئم باطنی سوئم سری و روحی یعنی ایمان بر کمال ظاہر
ایشاں آرد اما از حقیقت حال ایشاں بمعرفت بود
چنانچہ فرمان صاحب شرع ست صلی اللہ علیہ وسلم کہ
لی مع اللہ وقت لایسعنی فیہ ملک مقرب ولا
نبی مرسل پس کہ تحقیق پیوستہ کہ در مراتب ایشاں و
حقیقت ایشاں و حال ایشاں ہیچ یکے را خبر نیست اے
عزیز یعنی اے محبوب من ہیچ یکے را از عالیشان از رتبہ
حقیقی تو خبر نیست و معرفت تو خبر نیست چنانچہ اوردہ اند مریدے
از حضرت ایشاں بشہرے رسید و برائے ملاقات بزرگے
کہ او را نسبت بہ قطبے می کردند رفت آن بزرگ گفت کہ ما خود
ہمیشہ بدرگاہ حضرت حق حاضریم اما بزرگ شما را گاہے ندیدم
مرید چوں بدرگاہ حضرت ایشاں حاضر آمد حضرت ایشاں فرمودند
کہ احوال درونیاں بیرونیاں ندانند کہ محبوباں اندرون پردۂ
عصمت سراچۂ غیرت باشند کہ اولیائی تحت قبائی لایعرفہم
غیری و محروماں بیرونی بر در باشند قال یا غوث الاعظم
اذا جاءک العطشان فی یوم شدید الحر و انت
صاحب الماء البارد ولیس لک حاجۃ بالماء فلو کنت
تمنعہ فانت ابخل الابخلین فکیف امنعہم رحمتی
وانا شاھد علی نفسی بانا ارحم الراحمین گفت ای غوث

سرّ روح یعنی کمال ظاہر پر ایمان لائے گو حقیقۃ
حال سے بے خبر ہو چنانچہ صاحب شرع کا حکم
ہے صلی اللہ علیہ وسلم لی مع اللہ[1] وقت لا یسعنی فیہ
ملک مقرب ولا نبی مرسل پس حقیقت آپ کے
مراتب کے اور حقیقۃ اور حال کے کسی کو خبر نہیں ہے
اے عزیز یعنی اے محبوب من کسی کو تیرے مرتبہ
حقیقی سے معرفت نہیں ہے چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ
ایک مرید آپ کا دوسرے شہر میں پہنچا اس شہر میں
ایک بزرگ تھے ان سے ملاقات کو یہ مرید گیا اس بزرگ
کو لوگ قطب کہتے تھے بزرگ نے جواب میں کہا کہ
میں ہمیشہ درگاہ حضرت الٰہ میں حاضر رہتا ہوں لیکن تمہارے
شیخ کو کبھی نہیں دیکھا مرید جب خدمت میں حاضر ہوا تو یہ ماجرا
سنایا حضرت محبوب سبحانی نے جواب میں کہا کہ احوال اندر
والوں کا باہر کے رہنے والے کیا جانیں کیونکہ محبوبان درگاہ اندرون
پردۂ عصمت سراچۂ غیرت میں مقیم رہتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے کہ
اولیائی[2] تحت قبائی لا یعرفہم اور دربان دروازے پر رہتے
ہیں فرمایا اے غوث الاعظم جب آئے تیرے پاس پیاسا
سخت گرمی کے دن اور تیرے پاس آب سرد موجود ہو تو اور
تجھ کو آب سرد کی ضرورت نہ ہو اور تو نہ دے اور منع کر دے تو بخیل ہوگا

[1] اللہ کے پاس میرے لئے ایک وقت ہے کہ اس وقت فرشتہ اور نبی مرسل کا گذر نہیں [2] دوستان خدا میرے قبا کے نیچے رہتے ہیں ان کو سوائے میرے کوئی نہیں پہچانتا ۱۲ ار

نه روی بودن نه پای رفتن نه طاقت گشتن نه بخت پیوستن

نه بخت دولت آنم که با تو بنشینم نه صبر و قوت آنم که از تو در گذرم

پس از عاشق عاصی تر و عاجز تر و پشیمان تر هیچ یکی نبود و قریب تر کسی

نباشد اگر سائلی سوال کند که کدام وجه عاصی را است جواب آنست

چنانکه کار در خود [illegible]

اهل المعاصی محجوبون [illegible]

محجوبون بالطاعات [illegible]

[illegible] فوت

ای غوث بزرگ اهل معاصی محجوب اند به عصیان و اهل طاعت

محجوب اند به طاعات و مراست [illegible] خاص [illegible] ایشان

[illegible] ایشان [illegible] طاعت [illegible] انسان [illegible]

ای عزیز اهل معصیت محجوب اند [illegible]

[illegible]

پنداشتند و خود را از جهت عصیان [illegible]

یافتند از حق محجوب اند و اهل طاعت [illegible]

دیدند و [illegible]

یافتند و از خوف حق [illegible]

[illegible] محجوب اند و [illegible]

محجوب [illegible] الانسان [illegible]

عاشق کیلئے نہ روئی بودگی نہ پای رفت اور نہ طاقت گشت اور نہ

بخت [illegible] دولت آنم کہ با تو بنشینم نہ صبر و قوت آنم کہ از تو

گذرم [illegible] نہ زیادہ کوئی عاصی ہے اور نہ کوئی عاجز اور

نہ کوئی [illegible] اور نہ [illegible] قریب ہے۔ اگر سائل سوال کرے کہ کس وجہ سے

عاشق [illegible] جواب یہ ہے کہ تمام کاموں [illegible] بیکار [illegible]

[illegible] اہل معاصی

[illegible] اور اہل طاعت طاعت کے

[illegible] سب کے

[illegible] طالب [illegible] لوگ عاشق

[illegible] محجوب ہیں کہ [illegible]

[illegible] جانتے ہیں اور

[illegible] عصیان کے سبب [illegible]

[illegible] اہل طاعت [illegible]

[illegible] یاد [illegible] ہیں

[illegible] ہیں اور [illegible]

[illegible] خوف [illegible] سے

[illegible] دونوں گروہ [illegible] ہیں

اور محجوب [illegible] محجوب [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

ونجات وہلاکت نیست یعنی این ہردو سبب است پس سبب
بغیر مسبب صورت نہ بندد وظاہر وباہر نگردد وطاعت بی قبول
موجب قرب نگردد ومعصیت از دیاد قربت موجب بعد نشود
وبسیار بزرگان بارتکاب معصیت قرب یافتند چنانچہ حبیب
عجمی کہ ربا خوار بود۔ وبشر حافی کہ شراب خوار بود وفضیل کہ قطع
الطریق بود وبسا مردمان از طاعت بعد پیوستہ اند چنانچہ ابلیس
وبلعم وبرصیصا ای عزیز کارہای حضرت خداوندی بی علت است
من قبل قبل لا لعلة ومن رد رد بلا علة برین سخن
اجماع اہل سنت وجماعت است ہفتاد ودو ملت مخالف این سخن
اند وحجت بی ثبوت دارند جواب دویم انکار یعنی این ہردو
حجاب است وبند راہ است دل ازین ہردو بردارد ونظر
بر فضل وقہر گمار۔ قال یا غوث الاعظم لو قرب منی احد
لکان من اہل المعاصی لانہم من اصحاب الندم
والعجز گفت اے غوث بزرگ اگر قریب بودی از من ہیچ یکی
ہر آئینہ بودی آن قریب از اہل عصیان زیرا کہ ایشان اہل ندم و
عجز اند ای عزیز ازین فرمان حضرت سبحانی این مفہوم میشود کہ پشیمانان
وعاجزان قریب تر اند از رحمت من زیرا کہ خواہان مغفرت اہل عصیان
اند وتشنگان آب رحمت اہل ندم اند ومنتظران قدرت اہل عجز اند
اے عزیز پشیمان تر وعاجز تر ہیچ یکی از عاشق نیست۔

اور باعث نجات وہلاکت نہیں ہیں۔ یعنی یہ دونوں سبب
ہیں اور سبب بغیر مسبب کے ظاہر نہیں ہوتا اور طاعت بغیر قبولیت
موجب قرب نہیں اور معصیت سے بعد نہیں ہوتا اور بہت سے
بزرگوں سے خطائیں سرزد ہوئیں لیکن بالآخر انکے حق میں موجب
قرب ہوئیں چنانچہ حبیب عجمی سود خوار تھے اور بشر حافی شراب
خوار اور حضرت فضیل قطاع الطریق لیکن نادم ہوئے اور پشیمان
اور بہت سے لوگ طاعت خدا سے بعید ہوئے جیسا کہ
ابلیس لعین اور بلعم اور برصیصا اے عزیز کارہای حضرت خداوند تعالیٰ
بلا علت ہیں جو شخص مقبول ہوا بغیر علت وسبب مقبول ہوا اور جو
مردود بلا علت مردود ہوا اور اسی پر اجماع اہل سنت وجماعت
کا ہے اور کل بہتر فرقے اسکے خلاف ہیں اور حجت بے ثبوت رکھتے
ہیں۔ جواب دوم انکار یعنے یہ دونوں حجاب ہیں اور سد راہ دل دونوں سے
بے نیاز رکھے اور نظر فضل ربانی پر قائم کرے۔
فرمایا اے غوث بزرگ اگر کوئی تجھ سے قریب ہوا البتہ سمجھا اسنے اپنے
اہل عصیان سے کیونکہ اہل عصیان محل ندامت ہیں۔
اے عزیز اس حکم سے معلوم ہوا کہ پشیمان لوگ اور عاجز میری
رحمت سے زیادہ قریب ہیں اسوجہ سے کہ طالب مغفرت اہل عصیان ہیں
اور تشنگان آب رحمت اہل ندامت اور منتظر قدرت عاجز اور خاکسار۔
اے عزیز پشیمان اور عاجز عاشق سے زیادہ کوئی نہیں ہے۔

و فاجر و فاسق بود و کمال و کرم و رحم جز بر مذنب زیبا ندید
زیرا نکه روشنی فضل و مغفرت را تاریکی عاصیان باید و ظلمت
و ذلت را نور هدایت شاید ؎ چون بدیدم عفو تو عاصی طلب +
عرصهٔ عصیان گرفتم زین سبب + چون بشارت دیدم کارساز +
هم بدست خود دریدم پرده باز + ای عزیز این راز محبوبان
می رود که تو موصوفی بصفات من باید که بر عاجزان و عاصیان
و نادمان شفقت کنی و فضل و کرم زیادت نمائی و بر متکبران
و عابدان خودبینان و زاهدان متکبر و متفاخر بے نیازی کنی
لان التکبر مع المتکبرین عبادة ای عزیز اکنون دریاب که
عبادت پادشاهان بی نیازی است که بر رعیت دل ریش
بند شکست و عاجز رحم و فضل و کرم کنند و امرا و ملوک
خودبین و متکبر را خراب و نگون سار سازند و سوی
ایشان نظر شفقت نمی دارند زیرا که امرا و متکبر تفاخر
بر جمال و کمال خود می کنند و از قهر او هیچ نه اندیشند و عاجزان
و شکستگان نظر بر رحم و کرم او دارند و هیچ چیز خود را
در میان نیارند ندارند هیچ چیز رحم الله المصنف
قال یا غوث الاعظم اهل الطاعات یذکرون
النعیم و اهل العصیان یذکرون الرحیم
ای غوث بزرگ اہل طاعت

گنہگار اور فاسق پر ممکن ہے اور کمال کرم و رحم بندے
گنہگار کو زیبا ہی اسوجہ سے کہ روشنی فضل و مغفرة کو
تاریکی عاصیان درکار ہی اور ظلمت اور ذلت کو نور ہدایت
؎ چون بدیدم عفو تو عاصی طلب + عرصہ عصیان گرفتم
زین سبب + چون بشارت دیدم کارساز + ہم بدست
خود دریدم پردہ باز + اے عزیز یہ راز محبوبان کا ہی اور تو
میری صفات کیساتھ موصوف ہی تو عاجزون اور عاصیون
اور نادمون پر شفقت کر اور فضل و کرم زیادہ کر اور
متکبرون اور خودبینوں اور زاہدان متکبر اور متفاخر سے
بے نیازی کر اسوجہ سے کہ متکبرین کیساتھ تکبر کرنا عبادت
ہے ۔ اے عزیز تجکو معلوم ہو کہ بادشاہان بے نیاز رعیت
شکستہ دل اور عاجزون پر رحم و فضل و کرم کرتے ہین
اور امرا اور ملوک خودبین و متکبر کو خراب کرتے ہین
اور انکے طرف نظر شفقت سے نہین دیکھتے اسوجہ سے
کہ امرا و متکبر اپنے جمال و کمال پر تفاخر کرتے ہین
اور اُسکے قہر سے کچھہ اندیشہ نہین رکھتے اور
عاجز اور شکستہ دل نظر رحم و کرم الہی پر رکھتے
ہین ۔ اور اپنے کو ہیچ سمجھتے ہین ۔
اے غوث بزرگ اہل طاعت ۔

هر دو حجاب برداشتند و مهلک و منجی حضرت حق را شناختند
و نظر همت بر کونین نه پرداختند و ما زاغ البصر و ما طغی
و ما توفیقی الا بالله و لا یتحرک شیء الا باذن الله بر
خوانند همت ایشان بر طاعت فرد نیاید و خطره ایشان بر
حور و قصور نباشد و پریشانی خاطر ایشان از عذاب و
عقاب نبود ایشان همه از حضرت حق دیدند و دانستند
و بفراغ نشستند قال یا غوث الاعظم بشر المذنبین
بالفضل والکرم و بشر المعجبین بالعدل والنقم
ای غوث بزرگ بشارت بده گناهگاران را بفضل
و کرم و بشارت بده مرمعجبانرا یعنی نیکوکاران را
بعدل و انتقام - ای عزیز نیکوکاران تکیه بر عبادت
و اعتماد بر طاعت دارند و بدکرداران و گناهگاران
تکیه بر فضل و کرم حق دارند ای عزیز عادة بادشاهان
است که عجب و تکبر و تفاخر ایشانرا خوش نکند که این همه چیزها
در خانه ایشان مهیا است مگر گناه و عجز و پشیمانی که در
گنهگاران را همه پیدا است ای عزیز حضرت خدای را
خدائی باید و تصرف در مملکت کما حقه شاید جدا
را خبر بندگان گنهگاران را قبول نکند و تصرف کما حقه جز
بنده عاجز و نادم و عاصی نباشد و اظهار رحمت و مغفرت جز بر بنده [illegible]

انہون نے دونون قسم کے حجاب اٹھا دیئے اور مہلک
اور منجی صرف حضرت حق تعالی کو جانتے ہین وما زاغ البصر
وما طغی و ما توفیقی الا باللہ ولا یتحرک شیء الا
باذن اللہ کا ورد رکھتے ہین - انکی ہمت طاعت پر
بھروسہ نہین کرتی اور خطرات انکے حور و قصور کے صحن
خانون مین گشت نہین لگاتے دل انکے عذاب عقاب کے
پیچیدگیون کے دلدل مین نہین پھنستے وہ حضرات سب کچھ
حضرت حق تعالی سے دیکھتے اور سمجھتے ہین و فارغ خاطر سے
بیٹھے ہین - اے غوث بزرگ گناہگارون کو فضل و کرم کا
مژدہ سنا اور نیکوکارونکو عدل و انتقام کا - اے عزیز نیکوکار
تکیہ بر عبادت اور اعتماد بر طاعت رکھتے ہین اور بدکردار
اور گناہگار تکیہ بر فضل و کرم حق تعالی رکھتے ہین اے عزیز بادشاہون
کی عادت ہے کہ عجب و کبر و تفاخر پر خوش نہین ہوتے اسوجہ سے
کہ یہ تمام چیزین انکے گھر مین موجود ہین مگر گناہ و عجز و پشیمانی
کہ گناہگارون مین پیدا ہین - ای عزیز حضرت حق تعالی کو خدائی
چاہیئے اور تصرف مملکت مین کما حقہ خدا تعالی گناہگار بندون
کو قبول کرتا ہے اور تصرف کما حقہ بجز بندہ عاجز و نادم و
عاصی کے کوئی دوسرے پر ممکن نہین اور اظہار
رحمت و مغفرت بندہ گنہگار پر منحصر ہوتی ہے -

نزدیک عارفان قائل ہستی وخودی گناہ کبیرہ است بلکہ کفرست
وشرک منافی کمال است ودر عجز وندم ونیستی کمال ایمان ہست
ہم این معنی بزرگان محقق برای دفع این ہستی وخودی
وحصول نیستی کارہا کردہ اند ورنجہا دیدہ اند وملامتہا
کشیدہ اند بعضی زنار بستند وبعضی بر در میخانہ نشستہ کہ
ان فی الخمر لیس فی العنب سخن دراز کشید فہم من
فہم ع ما نیز توبہ کردم از زاہدی وپیری سہ در میکدہ
گر خیال معشوقہ است + رفتن بطواف کعبہ از عقل خطا است
گر کعبہ از و بوی ندارد کنش ہست + با بوی وصال او کنشت
کعبہ است قال یا غوث الاعظم انا قریب
الی العاصی اذا فرغ من المعصیۃ وبعید
من المطیع اذا فرغ من الطاعۃ ای غوث
بزرگ من نزدیک تر ہستم از گناہگاران
وقتیکہ فارغ شوند از گناہ ومن دور ہستم
از مطیع وقتیکہ فارغ شوند از طاعت ای عزیز
چون مومن گناہ میکند بعد ازان پشیمان
می شود وشرمندہ وشرمسار میگردد
وتائب وعاجز وخائف می شود ہزار عجز والحاح
دست بر میدارد ومیگوید کہ ای بادشاہ بادشاہان وای پناہ

عارفون کے نزدیک ہستی اور خودی گناہ کبیرہ ہے بلکہ شرک ہے
اور شرک منافی کمال اور عجز اور ندامت اور نیستی مین کمال
ایمان ہے۔ اور اسیوجہ سے محققین بزرگون نے موہوم
ہستی اور خودی کے دفع اور نیستی کے حصول مین بہت سے
کام کئے ہین اور رنج اوٹھائے ہین اور بہت سی ملامتین
برداشت کی ہین۔ بعضون نے زنار باندہا اور بعض
میخانہ کے دروازہ پر جا بیٹھے اور کہنے لگے کہ شراب مین
ایسی شئے ہین کہ جو انگور مین نہین پائے جاتے۔ بات لمبی
ہوگئی اور سمجھہ مین فہم ع ما نیز توبہ کردم از زاہدی
وپیری سہ در میکدہ گر خیال معشوقہ ما ست +
رفتن بطواف کعبہ از عقل خطا است + گر کعبہ
از و بوی ندارد کنش ہست + با بوی وصال او کنش کعبہ ما ست
اے غوث بزرگ مین گناہگارون سے نزدیک
تر یا دہ ہون اُس وقت کہ گناہ سے فراغت
کرکے توبہ کرلین اور مین دور ہون اوس
مطیع سے جو طاعت سے فارغ ہوکر غرور کرے
ای عزیز جب مومن گناہ کرتا ہی بعد اُسکے پشیمان ہوتا ہی
اور تائب اور عاجز اور نائب ہوتا ہی ہزار عجز والحاح سے
میری طرف ہاتھ اوٹھاتا ہی کہ ای بادشاہ بادشاہان اور ای پناہ

یادمی کنند بهشت را واہل عصیان یاد میکنند پروردگار را
یعنی اہل طاعت نظر بر عمل خود می کنند وہمہ فکر خود بر نعمت
نعیم گمارند واہل معصیت نظر بر لطف وکرم دارند وہمت
وفکر خود بر غفور الرحیم گمارند زیراکہ بهشت جای نیکوکاران است
چون ذکر نعیم رود اہل طاعت خوش شوند وخود را مستحق نعیم
دانند واہل معصیت شرمندہ وخجل گردند وذکر فضل
رحیم کنند۔ ای عزیز چہ نویسم کہ گوشہای عزیزان تحمل نیارند
حضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ صلوات اللہ علیہ
گناہ کرد عاجز ونادم گشت مقر باقرار ربنا ظلمنا
شد بکمال رسید کہ او را نہایت نہ وابلیس کہ معلم
ملکوت بود وعابد کان ہفت لک سال بود باقرار
انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من
طین بآن زوال پیوست کہ او را نہایت نہ
ای عزیز نکتہ باریک است اکنون دریاب
یعنی نزدیک عارفان کامل حسنات عام
وخاص طاعت بزرگ است زیراکہ در طاعت
کہ مغرورے پیدا می شود ودر طاعتی
کہ عجب پیش آید آن عبادت از گناہ بدتر بود و
در گناہ کہ عجز ونیستی روی نماید از عبادت افضل بود۔ ای عزیز

بهشت کو یاد کرتے ہین اور اہل عصیان پروردگار کو
یعنی اہل طاعۃ کی نظر اپنے اعمال حسنہ پر ہوتی ہے اور
منعم کی نعمت کے فکر مین رہتے ہین اور اہل معصیت
کی نظر لطف کرم الہی پر رہتی ہے اور صحبت اور فکر
غفور رحیم کے بخشایش پر صرف کرتے ہین۔ اسوجہ سے
کہ بهشت نیکوکارون کی جگہ ہے جب ذکر نعیم کیا جاے
اہل طاعۃ خوشنود ہوتے ہین اور اپنے کو مستحق نعیم
جانتے ہین اور اہل معصیت شرمندہ اور خجل ہوتے
ہین اور ذکر فضل رحیم کرتے ہین اے عزیز کیا لکھون
کہ عزیزون کے کان اسرار کے سننے کی طاقت نہین رکھتے۔
حضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ صلوات اللہ علیہ نے گناہ
کیا عاجز ونادم ہوئے مقر ربنا ظلمنا کے ہوئے اپنے
کمال کو پہونچے جسکی انتہا نہین اور ابلیس کہ معلم ملکوت
عابد ہفت لک سال رہا اور انا خیر منہ خلقتنی
من نار وخلقتہ من طین کا مدعی ہوا اور زوال کو
پہونچا کہ جسکی غایت نہین اے عزیز یہ کلمہ باریک ہے اب معلوم کر
کہ نزدیک عارفان کامل حسنات عام وخاص طاعۃ بزرگ ہین
اسوجہ سے کہ جس طاعت مین عجب غرور پیدا ہو گناہ سے بدتر ہے اور جس
گناہ سے عجز ونیستی ہو عبادت سے افضل ہے۔

فجعلت بینی وبینهم حجابا من النور گفت
ای غوث بزرگ آفریدم من عوام را پس طاقت نیاوردند
ایشان مر نور ذاتی مرا پس گردانیدم میان خویش
ومیان ایشان حجاب ظلمت ای عزیز چون دلهای
عوام را طالب ندیدم ومحبت نه پسندیدم پس مبتلا گردانیدم
ایشان را بحجاب ظلمانی یعنی محبت دنیا ووجاهت و
رفعت این جهانی وآلوده گردانیدم ایشان را
بحب وحرص وتکبر وتفاخر وجمیع مال ومنال و
فرزندان که زین للناس حب الشهوات من
النساء الی آخره ذلك متاع الحیوة الدنیا این
همه برخورداری دنیا است وحجاب ظلمانی است
وچون دلهای خاص لائق جوار قدس ندیدم وطلب
وصل کما حقه نیافتم پس مبتلا گردانیدم دلهای ایشان را
بحجاب نورانی یعنی بمحبت نماز وروزه ووجاهت ورفعت
آنجهانی وآلوده گردانیدم دلهای ایشان را بحب حور وقصور وثواب
ومعتقدان وخادمان ذلك متاع العقبیٰ این همه
برخورداری دینی وعقبائی وحجاب نورانی است آن
طائفه سویم که اخص الخاص است چون بیافریدم ایشان را
ونظر کردم در دلهای ایشان نه الفت دینی یافت

فرمایا اے غوث بزرگ مین نے عوام کو پیدا کیا پس تاب
نہ لائے میرے نور کے مشاہدہ کرنیکی پس اونکے اور اپنے
درمیان حجاب ظلمت مقرر کیا اے عزیز جب عوام کے دلکو
طالب نہ دیکھا تو محبت کیلئے پسند نہ کیا پس مبتلا کیا مین نے انکو
ظلمانی حجاب کیساتھ یعنی محبت دنیا اور حرص تکبر تفاخر اور
جمع مال ومنال اور فرزندان مین مشغول ہین کہ زین للناس
حب الشهوات من النساء الخ ذلك متاع الحیوة الدنیا
یہ تمام فوائد منافع دنیا کے ہین اور حجاب ظلمانی ہین۔ اور
جب خواص کے دلون کو ایسا نہ پایا کہ جوار قدس کے لائق
ہون اور طالب وصل کما حقہ نہین ہین پس انکو حجاب
نورانی مین مبتلا کیا یعنی محبت نماز وروزہ اور حب جاہ
اور رفعت دنیا مین جسنے انکو آلودہ کیا اونکے دل محبت
حور وقصور اور ثواب اور معتقدون اور خادمون مین مشغول
ہوگئے ذلك متاع الحیوة العقبیٰ یہ تمام تمتع اور
فائدہ دینی اور آخروی ہے اور حجاب نورانی۔
اور گروہ اخص الخواص کو جب مین نے پیدا
کیا تو نظر کی انکے دلون کی طرف تو اون
مین سوائے اپنی محبت کے دنیا وآخرت
دونون جہان کی محبت سے فارغ پایا۔

شکستگان وای دستگیر درماندگان وای بخشندهٔ عاصیان
وای پذیرندهٔ توبهٔ گناه گاران هرچه گفتم بد گفتم وازکردهٔ
خود پشیمان شدم ازمن خطا ولغزیدن وازتو عطا
وبخشیدن سہ بازمی آیم وسر در قدمت می فگنم + شاه
بخشنده توی بنده شرمنده منم + بازگشتم ملکا برو
سیاهی دیگر در ندارم که از درگہت گریزم پس من
نزدیکم وقریب برای قبولیت توبه وبرای بخشیدن گناه
وبرای پذیرفتن عذر که من اذنب ذنبا ویعلم
ان له ربا غفورا غفر الله تعالیٰ له قبل ان
یستغفر ای عزیز چون مومن طاعت میکند
وبعد فراغ طاعت خوشحال می شود وخواهان اجرت
می شود وطالب حور وقصور می باشد ومی پندارد
که من کار کردم که هیچ کس نکرده وهرچه خواهم
بیابم که مزد طاعت من بر حق واجب است که
مرا بهشت دهد وهمه مرادات من حاصل کند
پس تکبر وتفاخر می ورزد پس از رحمت من دور
می شود واز خوشنودی من بعید میگردد وقال یا غوث الاعظم
[illegible] السوام فلم یطیقوا النوربها ای فجعلت بینهم [illegible]
[illegible] من الظلمة وخلقت الخواص [illegible]

اور اے پناہ شکستگان اور اے دستگیر
درماندوں کے اور اے بخشنے والے گنہ گاروں کے
اور قبول کرنے والے توبہ گناہگاروں کے کہ جو کچھ میں نے
کیا برا کیا۔ اپنے کئے ہوئے سے پشیمان ہوں میں
خطا اور لغزش کرنے والا ہوں اور تو بخشش اور عطا
کرنے والا ہے سہ بازمی آیم وسر در قدمت می فگنم + شاہ
بخشندہ توی بندہ شرمندہ منم + اے بادشاہ واپس آیا
ہوں روسیاہ ہوں۔ دوسرا در نہیں رکھتا ہوں کہ تیرے
در کو چھوڑوں۔ پس میں نزدیک ہوں اور قریب کہ
توبہ قبول کراؤں۔ اور تو بخشش اور عذر قبول فرمائے کہ من
اذنب ذنبا ویعلم ان له ربا غفورا غفر الله تعالیٰ له قبل ان
یستغفر اے عزیز جب مومن طاعت کرتا ہے اور بعد
فراغت طاعت کے خوش ہوتا ہی اور طلب گار اجرت
ہوتا ہے اور طالب حور وقصور اور جانتا ہے کہ میں نے وہ
کام کیا ہی کہ کسی نے نہیں کیا جو چاہونگا پاؤنگا کیونکہ
مزدوری میری طاعت کی اللہ تعالیٰ پر واجب ہی وہ مجکو
بہشت دیگا اور تمام مرادات پورے کریگا پس
تکبر وتفاخر کرتا ہی اس وجہ سے رحمت سے
[illegible] ہوتا ہے۔ اور رضا سے دور جا پڑتا ہے

اما معنی حقیقی این است یعنی مقصود و مراد کل حضرت حق ست تا از مرادات در نگذرد و به مقصودات و مطلوب کلی نرسد
من له المولی فله الکل نیز همین معنی دارد ع آنانکه از
وجود دیده تحقیق دیده اند + ترک همه گرفته ترا برگزیده اند
رباعی آنانکه بجز روی تو جای نگرانند + کوته نظرانند چه کوته
نظرانند + وآنانکه بجز روی تو بینند و ندانند - روشن نظرانند
و چه روشن نظرانند - ای عزیز تا از همه حظوظ نفسانی و جسمانی
و مرادات و مقصودات این جهانی و آن جهانی و از تصورات
نورانی و ظلمانی بیرون نیاید اگر دم وصال زند نشاید
ع بجوی غیر ما سا هیچ کاری + اگر شایسته درگاه مائی
ای محجوب هرچه غیر من است همه حجاب راه طلب است
طالب بمطلوب و قاصد بمقصود هرگز نرسد تا از همه
چیز بیرون نیاید و سرمه مازاغ البصر و ما طغی در
چشم نکشد و بهشت لا راحة للمومن العاشق دون
لقاء الله تعالیٰ نکند ع گر دو جهان دهند ما را +
چون بوصل تو نیست بی نوائیم - دنیا است بلا
خانه و عقبی هوس آباد + ما حاصل آن هر دو بیک
جو نستانیم ع منم که در دل منت سودای غمت +
حاصل هر دو جهان هیچ نیرزد بر ما -

بہر حال کل سے مراد یہاں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی
ذات ہے جب تک مرادات کو نہ چھوڑیگا حضرت حق
سبحانہ تعالےٰ کو نہ پہونچیگا کہ جو مطلوب و مقصود ہے من له
المولی فله الکل - اسپر شاہد ہے ع آنانکہ از دیدہ تحقیق
دیدہ اند ترک ہمہ گرفتہ ترا برگزیدہ اند - رباعی آنانکہ
بجز روی تو جائے نگرانند - کوتہ نظرانند چہ کوتہ نظرانند +
وآنانکہ بجز روی تو نہ بینند و نہ دانند + روشن نظرانند و
چہ روشن نظرانند + اے عزیز جبتک تمام حظوظ نفسانی
و جسمانی و مرادات و مقصودات دنیاوی و آخروی کو نہ
چھوڑ دیگا اور تصورات نورانی و ظلمانی سے دست
بردار نہوگا دعوی وصل و قرب الٰہی زیبا نہوگا ع
بجوی غیر ما را ہیچ کاسے - اگر شایستہ درگاہ ماے - اے عزیز جو
کچھ ہے غیر ہے طالب کی راہ کا حجاب ہے طالب مطلوب تک
اور قاصد مقصود تک جب پہونچیگا کہ جب تمام چیزوں کو چھوڑ دے
اور مازاغ البصر و ما طغی کا سرمہ آنکھوں میں لگائے - اور اس کا
مصداق ہو کہ لا راحة للمومن العاشق دون لقاء الله تعالیٰ ع
گر ہر دو جہان دہند ما را چون وصل تو نیست بی نوایم - دنیا است
بلا خانہ و عقبی ہوس آباد + ما حاصل آن ہر دو بیک جو نستانیم ع
منم کہ در دل منت سودای غمت + حاصل ہر دو جہان ہیچ نیرزد بر ما

دنیا و دین و منصب و حرص زن و فرزندان و حرص
مجد و قصور و جاہت و رفعت آن جہانی و
وجاہت و رفعت این جہانی جز درد و سوز و عشق
و محبت و طلب و اشتیاق و فراق دیگر ہیچ نیافتہ
ہمہ حجاب را از پیش ایشان برداشتہ مبتلا
بوصل و بجمال و کمال خود گردانیدم قال یا غوث الاعظم
قل لاصحابک من اراد منکم ان یصل بی
فعلیہ الخروج من کل شیئ سوائی گفت ای غوث
بزرگ بگو مراصحاب خود را کسیکہ خواہد از شما اینکہ
واصل شود بمن پس برآن لازم ہست کہ بیرون آید
از ہمہ چیز ہا غیر من - ای عزیز چہ فرمان پر معانی است
کہ جامع مر علوم حقیقت را است وقل ھو اللہ ثم
ذرہم ہم نیز ہمین معنی وارد بگو اللہ و ترک دہ ہمہ
عالم را - ای عزیز چہ داری مونس جان قل ہو اللہ +
خطی در کش بگرد ما سوی اللہ ای عزیز من آنس باللہ
توحش من غیر اللہ یعنی کسیکہ انس دارد با حضرت خدای تعالےٰ
او وحشت کلی دارد از غیر خدای تعالیٰ ای عزیز من طلب
الکل فات الکل یعنی کسیکہ طلب کند کلی را فوت شود کل معنی
ظاہر حدیث خود ظاہر ہست عیان را چہ بیان است

اور محبت اور حرص زن و فرزندان اور حرص مجد
و قصور اور رفعت اور وجاہت اس جہان
اور اُس جہان سے بے پروا ہیں اور بجز درد۔
سوز۔ عشق۔ محبت۔ طلب۔ اشتیاق۔ فراق
کے کچھ نہیں پایا اور تمام حجابات کو اُنکے ہٹا کر
وصل جمال۔ کمال میں مبتلا کر دیا۔ فرمایا اے غوث
بزرگ۔ اپنے دوستوں سے کہدے کہ جو تم
میں مجھ سے وصل چاہتا ہو تو اُسکو لازم ہے کہ
میرے سوائے سب کو چھوڑ دے۔
اے عزیز کیسا پر معانی فرمان ہے کہ جسنے
علوم حقیقۃ کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے۔
وقل ھو اللہ ثم ذرھم کے بھی یہی معنے ہیں
کہو اللہ اور چھوڑ دو تمام عالم کو۔
اے عزیز۔ سے چون داری مونس جان قل ہو اللہ
خطے در کش بگرد ما سوا اللہ
اے عزیز جو شخص باری تعالےٰ سے انس
رکھتا ہے تمام کائنات سے وحشت کلی رکھیگا۔
اے عزیز جو طالب کل ہے کل کو چھوڑیگا۔
حدیث کے معنے ظاہر ہیں۔ عیان را چہ بیان۔

کسیکه بیرون شد از اجسام و نفوس پس تر بیرون شد از دل و روح پستر بیرون شد از حکم پس پیوست و رسید بمن ای عزیز اول قدم درویش تزکیه جسم و نفس است دوویم قدم تصفیه دل است و سیویم قدم در تجلیه روح است و چهارم قدم در تخلیه سر است یعنی از تزکیه جسم و نفس بیرون نیاید بتصفیه دل نرسد و تا از تصفیه دل فارغ نشود بتجلیه روح نه پیوندد و تا از تجلیه روح فارغ نشود بتخلیه سر میسر نشود و تا از همه انفصال نکند اتصال مع الله حاصل نشود و تا از آسایش تن و حظ نفس در نگذری بصفائی دل نرسی تا از صفا دل بیرون نیائی شوق و ذوق روح نچشی تا از شوق و ذوق روحی برتر نروی بانوار ستری متجلی نشوی و تا در نمایش حکم و سر محو نگردی باتصال حقیقی و ذواتی نه پیوندی ای عزیز سخن بس دقیق است بلکه ادق است یعنی مرتبه ذات از همه نشان بے نشان است و از همه تعینات منزه و از همه اعتبارات برا است تا از همه تعینات و اعتبارات در نگذرد مرتبه بلا تعین حاصل نیاید و تا از همه نشان بے نشان نگردد و این نشان پیدا نه شود

جو شخص اجسام و نفوس سے باہر ہوا پھر باہر ہوا دل اور روح سے پھر سر سے پس مجھ سے واصل ہوا۔ اے عزیز اول قدم درویش کا تزکیہ جسم اور نفس ہے اور دوسرے قدم پر تصفیہ دل ہے اور سیوم قدم تجلیہ روح ہے چہارم قدم تخلیہ سر ہے یعنی جبتک تزکیہ جسم اور نفس سے فراغ حاصل نہ کرے تصفیہ دل تک نہ پہونچیگا اور جب تک تصفیہ دل سے فراغ نہ ملیگا تجلیہ روح میسر نہوگا۔ اور جب تک تجلیہ روح سے نہ فراغ حاصل کریگا تخلیہ سر میسر نہوگا اور جبتک سب سے جدا نہو اتصال حاصل نہوگا۔ جبتک آسایش تن اور حظ نفس سے نگذریگا دلکی صفائی میسر نہوگی اور جبتک صفا دل سی فارغ نہوگا ذوق اور شوق روح کو نہ چکھیگا۔ اور جبتک ذوق و شوق روحی سے نگذریگا انوار ستری جلوہ گر نہونگے۔ اور جبتک نمایش حکم اور سر میں محو نہوگا اتصال حقیقی اور ذاتی سی بہرہ مند نہوگا۔ اے عزیز یہ بات بہت باریک ہے بلکہ ادق ہی یعنی مرتبہ ذات تمام نشانوں سے بے نشان اور تمام تعینات سی منزہ اور تمام اعتبارات سی مبرا ہی کہ اور جبتک تمام مراتب تعینات اور اعتبارات سی نگذریگا مرتبہ بلا تعین حاصل نہوگا۔ اور جبتک تمام نشانوں سے بے نشان نہوگا یہ نشان

قال یاغوث الاعظم من خرج عن غنیة الدنیا یصل
بالآخرة ومن خرج عن غنیة الآخرة یصل الیّ یعنی ای
غوث بزرگ کسیکه بیرون آید از غنی دنیا پیوست و رسید
بعقبیٰ و کسیکه بیرون شد از بزرگی و بی نیازی آخرت
تحقیق پیوست و رسید بمن تا از حظوظ دنیا من کل
الوجوه دست برندارد بعقبیٰ دست او نرسد تا از
حظوظ عقبیٰ دست کوته نکند دست درازی به دامن
دوست نرسد که الدنیا حرام علی اهل العقبیٰ والعقبیٰ
حرام علی اهل الدنیا وهما حرامان علی اهل الله تعالیٰ ای عزیز
نظر کسیکه بر نعمت عقبیٰ افتاد نعمت دنیا در نظر او هیچ نماید و چشم
که بجمال و کمال دوست روشن گشت جمال حور در دیدهٔ او تاریک نماید
ای عزیز چون آفتاب جمال الله بتابد ستارهٔ عقبیٰ روی بعدم آرد و
تاریک نماید چنانچه خواجه عبدالله میفرماید الٰهی جمال تراست باقی
همه زشت اند زاهدان مزدور بهشت گشتند طالبان دنیا
رنجوران اند و طالبان عقبیٰ مزدوران اند و طالبان مولیٰ
مسروران اند قال یاغوث الاعظم من خرج عن الاجسام
والنفوس ثم خرج عن القلب والارواح
ثم خرج عن الحکم یصل الیّ ٥
یعنی ای غوث بزرگ -

فرمایا اے غوث بزرگ - جو قلیل اور ضروری دنیا پر
قانع ہوا عقبیٰ سے واصل ہوا اور جو عقبیٰ سے بے نیاز ہوا
مجھ سے واصل ہوا جبتک دنیا کے تمام حظوظ نچھوڑیگا
عقبیٰ تک رسائی نہوگی اور جبتک عقبیٰ کے تمام حظوظ
نچھوڑیگا دوست کے دامن تک ہاتھ کی رسائی نہوگی
کہ الدنیا حرام علی اهل العقبیٰ والعقبیٰ[ـه] حرام علی
اهل الدنیا وهما حرامان علی اهل الله تعالیٰ
اے عزیز جسکی نظر نعمت عقبیٰ پر پڑی اُسکی نظر
مین تمام دنیا کی نعمتین ہیچ معلوم ہونگی اور وہ
آنکھ کہ جو جمال اور کمال دوست سے روشن ہے
جمال حور اُسکی آنکھ مین ایک تاریکی معلوم ہوگی -
اے عزیز جب اللہ تعالےٰ کے جمال کا آفتاب
طلوع کرتا ہے تو عقبیٰ کے ستارے معدوم
ہوجاتے ہین اور تاریک معلوم ہوتے ہین - چنانچہ
خواجہ عبداللہ فرماتے ہین جمال تیری ذات مین ہے
باقی تمام اشیاء زشت ہین - زاہد لوگ مزدور بہشت
ہین طالبان دنیا - رنجور ہین - اور طالبان
عقبیٰ مزدور - اور طالبان مولےٰ تعالےٰ
مسرور - اے عزیز غوث بزرگ -

ـه طالبان عقبیٰ پر دنیا حرام ہے - اور عقبیٰ اہل دنیا پر حرام ہے - اور دونوں دنیا اور آخرت اہل اللہ پر حرام ہے - ۲

چہ روزہ بزرگ فرمود کہ در وی غیر من نبود یعنی روزہ
شریعت آنست کہ امساک از آب و طعام و جماع
بود و روزہ طریقت آنست کہ امساک از ناگفتنی
و ناشنیدنی و از نارفتنی و از ناکردنی و از ناگرفتنی
بود و روزہ حقیقت آنست کہ در دل و روح و سر
غیر حضرت حق نبود بلکہ خود از شعور خود بی شعور گردد
فانی از خود و باقی بحق بود کہ الصوم لی و انا اجزی
بہ بکنایت از دوست فہم من فہم قلت یا رب
ای عمل افضل عندک قال ما لیس فیہ
سوای من الجنۃ والنار و صاحبہ غائب عنہ
گفتم ای پروردگار من کدام عمل است بہتر
نزدیک تو فرمان شد عمل آنکہ نیست در آن غیر
من از بہشت و دوزخ و صاحب عمل غائب
باشد از آن عمل ۔ ای عزیز افضل عمل آن
باشد کہ بوجہ اللہ بود و لرضاء اللہ باشد
از برای یافت بہشت و نہ از برای نجات
دوزخ بود و صاحب عمل نیز غائب باشد
از آن عمل یعنی ایشان عمل بقدرت و توفیق و ارادات
حضرت حق داند و خود را درمیان نبیند و اجرت طلب نکنند

اس وجہ سے کہ روزہ کو بزرگی کا خطاب ملا ہے کہ
جسمین غیر کا ذکر نہو یعنی روزہ شریعت یہ ہے
کہ کھانا پانی ۔ جماع ۔ چھوڑ دیا جائے ۔ اور روزہ
طریقت یہ ہے کہ ناگفتنی ۔ و ناشنیدنی ۔ و نارفتنی
و ناکردنی ۔ و ناگرفتنی سب کو چھوڑ دے ۔ روزہ
حقیقت یہ ہے کہ دل اور روح اور سر میں
غیر حق نہو ۔ بلکہ اپنے شعور سے بھی بے شعور ہو
جائے ۔ اور خود سے فانی اور حق سے باقی ہو ۔
کہ الصوم لی و انا اجزی بہ اسکی طرف کنایہ ہے
فہم من فہم میں نے عرض کیا اے پروردگار کون سا
عمل تیرے نزدیک افضل ہے ۔ ارشاد ہوا
وہ عمل کہ جسمین بہشت اور دوزخ کی خواہش شامل
نہو اور صاحب عمل اس عمل سے غائب ہو
ای عزیز افضل عمل وہ ہے کہ لوجہ اللہ و لرضاء اللہ
کیا جائے ۔ اور بہشت سے ملنے اور دوزخ سے نجات
ہونے کی فکر نہو اور صاحب عمل بھی غائب ہو
اس عمل سے یعنی اس عمل کو بتوفیق و ارادات
الٰہی سے جانے ۔ اور اپنی نفس کو درمیان نہ دیکھے
اور اجرت کا طالب نہو اور ذات حضرت پروردگار پر احسان نہ رکھے

[illegible]

فہم من فہم رحمہم اللہ من المصنف قلت یا رب ای
صلوۃ اقرب الیک قال الصلوۃ التی لیس فیہا
سوائی والمصلی غائب عنہا گفتم ای حضرت پروردگا
من کدام نماز بزرگ ہست ونزدیک ہست بدرگاہ تو
گفت نماز آنکہ نیست درآن نماز غیر من وگذارندہ
غائب بود از نماز یا غوث المصلی نیاجی ربہ
والصلوۃ معراج المومنین نماز شریعت آن ہست
کہ مصلی بہ عجز ونیاز بدرگاہ پیش آید ومناجات و
شکستگی ودر ماندگی خود را درمیان نہد ونماز طریقت
آن ہست کہ عروج از ہستی بود ونماز حقیقت آنست
کہ درو غیر خدا نبود ومصلی از خود نیز غائب بود چنانکہ در
جنگ شاہ ولایت را تیر رسید ودر نماز پیکان کشیدند
حضرت ایشان را خبر نبود زیرا کہ از خود غائب وبحضرت
خدا قائم بود فہم من فہم قلت یا رب ای صوم افضل
عندک فقال الصوم الذی لیس فیہا سوای
والصائم غائب عنہا گفتم ای پروردگار
من کدام روزہ افضل ہست نزدیک تو
فرمود آنکہ نیست غیر من درآن روزہ وروزہ
دار غائب بود از آن روزہ اے عزیز

فہم من فہم رحمہم اللہ من المصنف میں نے کہا اے
حضرت پروردگار میں کونسی نماز بزرگ ہے اور
تیری درگاہ سے قریب ہے فرمایا وہ نماز جسمیں بجز
میرے کوئی دوسرا نہو اور گذارندہ نماز غائب ہو
نماز سے یا غوث المصلی نیاجی ربہ والصلوۃ معراج
المومنین نماز شریعت وہ ہے کہ مصلی عجز ونیاز
درگاہ میں نیاز پیش کرے اور بذریعہ
مناجات شکستگی اور درماندگی کا اظہار
کرے اور نماز طریقت یہ ہے کہ عروج
ہستی اور خودی سے کرے اور نماز حقیقت
یہ ہے کہ نماز میں غیر خدا نہو اور مصلی اپنے
نفس سے غائب ہو چنانچہ جنگ میں شاہ
ولایت کے تیر لگا اور نماز میں پیکان نکالا گیا
حضرت ولایت آب کو کچھ خبر نہوئی کیونکہ
از خود غائب اور بحضرت حق تعالی قائم تھے
فہم من فہم میں نے کہا اے پروردگار
میں کونسا روزہ افضل ہے تیرے نزدیک
حکم ملا جسمیں سوا میرے دوسرا
نہو اور روزہ دار غائب ہو اس روزہ سے

مشتاقان کہ از شوق و اشتیاق بجمال و کمال حضرت
بود و در وقت مشاہدہ و گریہ واصلان و عارفان
در عین وصال و معرفت بود ای عزیز این سخن
در فہم ہر کس نرسد کار افتادگان اند اکنون در
یاب کہ چون روح آدمی بسیار خوش می شود
می خندد و از دیدہ او آب روان می شود از
جہت کمال ضحک ای عزیز این صفت خاصہ
حضرت سلطان الانبیا و الاولیاء کہ محب و
محبوب بود ہمیشہ خندان روی نمودہ اما
متواصل الحزن بود چہ نویسم کہ این سخن از
تحریر بیرون ہست کہ ضحک اثر ناز و حزن اثر
نیاز بود ضحک اثر جمال و حزن اثر جلال باشد
ای عزیز کامل متحقق را در عین وصال فراق
بود و در عین بکا ضحک بود کسی را کہ وصال
بود ہموارہ او در فراق بود و کسی را کہ فراق بود
ہموارہ او در وصال باشد تا شدت فراق نچشی
لذت وصال نبینی تا ذوق وصال نچشی شدت فراق نبینی
ای عزیز گاہی این تجربہ در مجاز نکردہ و ذوق وصال نچشیدہ
و شدت فراق ندیدہ کہ در عین وصال چہ فراق پیدا میشود

اور مشتاقونکا شوق الہی اور اشتیاق جمال و کمال
لم یزلی سے عین مشاہدہ الہی کیوقت ہوتا ہی اور گریہ
واصلون اور عارفونکا عین وصال اور معرفت کیوقت
ہوتا ہی۔ ای عزیز یہ بات ہر شخص کی فہم مین نہین آتی اسکا
سمجھنا عاجزون اور درماندونکا کام ہے۔ اب معلوم
کرو کہ جب روح آدمی کی بہت خوش ہوتی ہی خندہ
آتا ہی اور اسکی آنکھ سے پانی روان ہوتا ہی بسبب کمال
ضحک۔ ای عزیز یہ صفت خاصہ حضرت سلطان الانبیاء
والاولیا صلعم کہ محب اور محبوب تھے ہمیشہ خندان روئی
رہتے تھے۔ لیکن متواصل الحزن ہی رہتے تھے۔ کیا لکھون
مین کہ یہ بات تحریر سے باہر ہے۔ کہ ضحک اثر ناز ہی اور حزن
اثر نیاز اور ضحک اثر جمال ہی اور حزن اثر جلال۔ ای عزیز
کامل متحقق را در عین وصال فراق ہی اور عین بکا مین ضحک ہے
جس شخص کو وصال ہو ہمیشہ فراق مین گھلتا ہی اور جس شخص کو
فراق ہی ہمیشہ وصال مین رہتا ہی۔ جبتک فراق کی
تکلیف نہ چکھیگا لذت وصال سے بہرہ مند نہوگا جبتک
ذوق وصال نہ چکھیگا شدۂ فراق نہ دیکھیگا۔ ای عزیز اسکا تجربہ
مجاز مین نہین کیا تو نے اور ذوق وصال سے لطف نہین
اٹھایا اور شدۂ فراق نہین دیکھا کہ عین وصال مین کیا فراق

بہ بتگاہ حق جل جلالہ نہ بیند و ما توفیق الا باللہ و لا تحرک
ذرۃ الا باذن اللہ خواند ای عزیز فمن کان یرجو
لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک بعبادۃ
ربہ احدا ایں ہمین معنی دارد کسیکہ خواہد دید از حضرت
پروردگار خود بہ بیند پس عمل کند خالص نہ از برای
بہشت کند و نہ از برای نجات از دوزخ و نہ از برای
نفع و نہ از برای دفع مضرت و نہ از برای علو مراتب
دینی و نہ از برای رفعت مراتب دنیاوی بلکہ
یعنی غیر حق را در دل و سر جای ندہد یعنی ہیچ مہلک
و نافع و ضار جز حضرت حق را تصور نکند بلکہ شعور
و ہستی و خودی نیز از ضمیر خود بیاندازد و در ظاہر و
باطن عامل و مالک متصرف حضرت حق شمارد
ثم قلت یا رب ای بکاء افضل عندک
قال بکاء الضاحکین ثم قلت ای ضحک
عندک قال ضحک الباکین پس گفتم
ای پروردگار من کدام گریہ نزدیک تو بہتر
است گفت گریہ از آن خندہ روی پس
گفتم کدام خندہ فاضل تر است نزدیک تو
گفت ضحک از آن گریہ کنندگان ای عزیز گریہ عاشقان

بعد ما توفیقی الا باللہ و لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ
کہے اور سمجھے۔ اے عزیز فمن کان یرجو لقاء
ربہ فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا کے یہی معنی ہین۔ ترجمہ
جو شخص چاہے کہ حضرت جل و علی شانہ سے ملاقات
کرے پس عمل کرے خالص نہ بہشت کی طمع مین
کرے اور نہ دوزخ کی نجات ڈھونڈھے اور نہ
نفع و ضرر اور نہ مراتب دنیا و دین کا طالب
ہو اور غیر حق کو دل اور سر مین جگہ نہ دے
یعنی ہیچ اور مہلک اور نافع اور ضار بجز
حضرت حق تعالے کے کسی کو نہ سمجھے بلکہ
شعور اور ہستی اور خودی کو بھی اپنے ضمیر سے
نکال دے اور ظاہر اور باطن مین عامل
اور مالک اور متصرف حضرت حق تعالے
کو جانے۔ پھر دریافت کیا مین نے کہ اے
پروردگار کون گریہ نزدیک تیرے بہتر ہے
فرمایا کہ گریہ خندہ روی سے۔ پھر عرض کیا
مین نے کون خندہ فاضل تر ہے تیرے نزدیک
فرمایا خندہ گریہ کنندگان کا اے عزیز گریہ عاشقون کا

یعنی پاکان وبی گناہان ای عزیز توبہ بر سہ نوع است
توبہ عام وتوبہ خاص وتوبہ اخص الخاص۔ توبہ عام از
گناہ وشرک وکفر ست وتوبہ خاص از طلب ثواب
وخوف عذاب عقاب وطلب سعادت ودفع
شقاوت وایتان اوامر واجتناب عن النواہی
واطمینان بر عبادت وتکیہ بر صلاحیت یعنی بندۂ
مومن آنست کہ او امری بجا آورد اما ناجی حضرت
حق را داند از نجات عبادت تائب بود و
اجتناب از نواہی کند اگر واقع شود خائف
از حضرت حق بود ومہلک حضرت حق را داند
نہ گناہ وعصیان را یعنی ہلاکت از گناہ نداند
ای عزیز مذہب اہل سنت وجماعت است
کہ ہلاکت ونجات از مشیت وارادت از حضرت
حق است کہ من قبل قبل بلا علۃ ومن رد
رد بلا علۃ یعنی کار ہای حضرت خداوندی
معلول بعلۃ نیست پس خاص را باید کہ از پندار
عبادت تائب بود واز ہلاکت گناہ نیز السعید
من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی
بطن امہ اے عزیز۔

اے عزیز توبہ کی تین قسمین ہین۔ توبہ عام۔ توبہ خاص
توبہ اخص الخاص توبہ عوام کے گناہ اور شرک اور
کفر سے ہوتی ہے۔ اور توبہ خاص طلب ثواب اور
خوف عذاب وعقاب سے ہوتی ہے اور طلب سعادت
ودفع شقاوت اور بجا آوری اوامر اور اجتناب از
نواہی اور اطمنان بر عبادت اور اعتماد بر صلاحیت
توبہ کرنے سے مقصود ہوتا ہے یعنی بندہ مومن وہی
ہے کہ اوامر بجا لاوے لیکن ناجی حضرت حق سبحانہ کو جانے
عبادت کو منجی سمجھنے سے توبہ کرے اجتناب نواہی
سے کرے اگر واقع ہو جاوے حضرت حق سبحانہ سے خوف
کرے اور مہلک حضرت حق سبحانہ کو اعتقاد کرے
گناہ اور عصیان کو مہلک نہ سمجھے۔ اے عزیز مذہب
اہل سنت والجماعۃ یہ ہے کہ ہلاکت اور نجات
مشیت الہی اور ارادت حضرت حق سبحانہ سے ہے
کیونکہ۔ من قبل قبل بلا علۃ ومن رد رد بلا علۃ
یعنی کام حضرت خداوند سبحانہ کے کسی غرض اور علۃ کے محتاج ومعلول
نہین ہین۔ پس خواص کو چاہیئے کہ پندار عبادت اور ہلاکت
گناہ سے تائب ہوں السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من
شقی فی بطن امہ اے عزیز۔

و در عین فراق چه وصال پیدا می آید ای عزیز بسیار
بزرگان را دیدم که در حالت سماع ایشان را بکا هم
بود و ضحک هم ای عزیز ضدان لا یجتمعان
الا فی حالة السماع اگر خواهی که دریابی خاک
میدان ایشان را سرمه سازی رزقنا الله و
ایاکم معنی دویم فرمان حضرت سبحان دال برین معنی
است یعنی چون خائفان بخندند خنده ایشان ما را
خوش آید چون راجیان بگریند بکاء ایشان ما را
محبوب نماید چنانچه در خبر است که چون مومنان
عارفان بخندند گناه ایشان چنان ریخته شود
چنانکه برگ در خزان ای عزیز مومن خائف
نخندد مگر بکرم من و مومن راجی نگرید مگر بقهر و مکر
و عقاب من و مومن راجی ضاحک بود و مومن گریه
خائف باک بود در عین ضحک از قهاری و جباری
باک گردد و در عین بکاء از کرم و لطف ضاحک شود
که الایمان بین الخوف والرجاء او را حاصل شد و تحقق پیوست
فهم من فهم ثم قلت یا رب ای توبه افضل عندک قال
توبة المعصومین پس گفتم ای حضرت پروردگار من کدام
توبه بهتر و فاضل تر است نزدیک تو فرمود توبه ازان معصومان

اور عین فراق مین کیا وصال ای عزیز بہت سے بزرگونکو
مین نے دیکھا ہے کہ حالت سماع مین اُنکو گریہ بھی آتا ہی
اور خندہ بھی - اے عزیز ضدان لا یجتمعان الا فی حالة
السماع اگر اس راز کو معلوم کرنا چاہتا ہی تو اُنکے میدان
کی خاک کو اپنی آنکھ کا سرمہ بنا لے رزقنا الله وایاکم -
معنی دویم فرمان حضرت سبحان دال اس معنے پر
ہی یعنی جب خائف لوگ خندہ کرتے ہین تو انکا خندہ
ہمکو خوش معلوم ہوتا ہے - اور جب امیدوار گریہ
کرتے ہین تو بکاء اونکا محبوب معلوم ہوتا ہے چنانچہ
حدیث مین ہے کہ جب مومنین نماز مین خندہ کرتے ہین
تو گناہ اُنکے اسطرح گرتے ہین جسطرح درخت کے پتے
خزان مین - اے عزیز مومن خائف نہین خندہ
کرتا مگر میرے کرم سے اور مومن راجی نہین روتا ہے -
مگر قہر اور مکر اور میرے عقاب سے اور مومن راجی ضاحک ہوتا ہے
اور مومن خائف گریہ کرتا ہی عین خندہ کیحالتین بوجہ قہاری
اور جباری روتا ہی اور عین بکا کیوقت لطف و کرم سے
خندہ کرتا ہی کہ الایمان بین الخوف والرجاء حاصل ہی اسکو
اور محقق فہم من فہم - پھر عرض کیا مین نے کہ
ای حضرة پروردگار من کونسی توبہ بہتر اور فاضل تر ہے

تیرے نزدیک فرمایا توبہ ان معصوموں کی [illegible]

هیچ چیز را در هر دو جهان بحضرت حق شریک نیارد
پس پناه این چنین تائبان افضل عند الله بود
دویم معنی آنست که افضل توبه پشیمان گشته واز
اعتماد وطاعات وحسنات گشته بدرگاه من پیوسته
واز همه حیلها شکسته واز همه درها گریخته بدرگاه
حضرت حق رسیده این چنین پناه نزدیک من بهتر
این چنین پناه خواهنده ما را خوشتر هست رزقنا
الله وایاکم هذه العصمة بمنه وکمال کرمه قال
یا غوث الاعظم لیس لصاحب العلم عندی
سبیل مع العلم الا بعد انکاره لانه لو ترک
العلم لصار شیطانا گفت ای غوث بزرگ
نیست مر صاحب علم را نزدیک من راه با علم مگر بعد از انکار
ازان علم ای عزیز قول حضرت شاه ولایت است
کرم الله وجهه که العلم حجاب الاکبر این را چندین معنی است
اول صاحب علم مغرور است بعلم پس مغرور را بحضرت حق
جل جلاله راه نیست اما هر کسی ازین سخن آگاه نبود ندیدی
که معلم الملکوت بغرور علم کار او تا بکجا رسید که ان علیک
لعنتی الی یوم الدین و برصیصا که چهار صد
صندوق کتاب یاد داشت بغرور علم همه برباد داد۔

پس ایسے تائبین کے عصمت عند اللہ افضل ہے ۔
معنے دویم یہ ہین کہ افضل توبہ پشیمان ہونا اور
اعتماد بر طاعات وحسنات چھوڑنا اور درگاہ ۔
رب العزت سے پیوستہ ہونا اور تمام حیلوں سے
ٹوٹنا اور تمام دروازون سے بھاگنا اور صرف ایک
درگاہ رب العزت پر پہونچنا ایسی عصمت میری نزدیک
بہتر ہے اور ایسا طالب عصمۃ میرے نزدیک
اچھا ہے ۔ رزقنا اللہ وایاکم ھذہ العصمۃ عنہ
وکمال کرمہ فرمایا اے غوث بزرگ صاحب علم
کے لئے میرے پاس راہ نہین ہی علم کیساتھ مگر بعد انکار کرنے
اُس علم کے ای عزیز قول حضرت شاہ ولایت ہی کرم اللہ
وجہہ کہ العلم حجاب الاکبر اسکے چند معنے ہین اول صاحب
علم مغرور ہے بوجہہ علم پس مغرور کو حضرت حق تعالے
کے درگاہ مین رسائی نہین لیکن یہ بات ہر
شخص نہین سمجھتا دیکھو کہ معلم الملکوت غرور علمی کے
وجہ سے کام اُسکا کہانتک پہونچا کہ ان علیک
لعنتی الی یوم الدین اور برصیصا کہ چار سو
صندوق کتابین رکھا تھا غرور
علم کے وجہ سے تمام برباد ہوگئین ۔

نکتہ اعتماد صدق بر علم اللہ و ارادۂ اللہ و مشیتہ
اللہ کند باقی از ہمہ تائب بود مومن موحد بود۔ و
توبہ اخص الخاص از شعور طاعت بود و از خودی و
ہستی و پندار باشد اگر وقتی نعوذ باللہ منہا خطرہ در
سر از این چیزہا بگذرد تائب گردد این توبہ مقبول
و افضل عند اللہ بود و این توبہ خاصہ انبیا و اولیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام و علیہم الرحمۃ اخص الخاص را
باشد فہم من فہم ثم قلت یا رب ای عصمۃ افضل
عندک قال عصمۃ التائبین پس تر گفتم
ای حضرت پروردگار کدام پناہ افضل است نزدیک
تو فرمود پناہ تائبان کہ افضل پناہ نزدیک حضرت حق
پناہ تائبان یعنی پشیمانان و عاجزان و متحیران است
از پسندہ اعمال خود گذشتہ گشتند۔ ای عزیز نزدیک
این فقیر التوبۃ ھو الرجوع من کل شیئ سوی
اللہ تعالیٰ یعنی توبہ باز آمدن بود از ہمہ اشیائی
کہ غیر حق است جل جلالہ و عم نوالہ یعنی از ہمہ
اسباب و آلات و حسنات و سیئات رجوع
بحضرت حق نماید یعنی توجہ کما حقہ کند
دل و سر خود را از ہمہ سبب و واسطہ بردارد و

نکتہ علم اللہ و ارادۃ اللہ و مشیتہ اللہ کے
صداقت پر اعتماد کرے باقی تمام سے تائب ہوتا
کہ مومن موحد ہو جائے۔ اور توبہ اخص الخاص
شعور طاعت و خودی و ہستی و پندار سے ہوتی ہے
اگر کسی وقت نعوذ باللہ منہا سر میں ان چیزوں
سے خطرہ گذرے توبہ کر لے۔ یہ توبہ مقبول و
افضل عند اللہ ہے۔ اور یہ توبہ خاصہ انبیا
و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے علیہم الرحمۃ کی
فہم من فہم پھر عرض کیا مین نے اے حضرت پروردگار
تیرے نزدیک کون سی عصمت افضل ہے
فرمایا توبہ کرنے والوں کی یعنی تائبوں و عاجزوں
اور متحیروں اور پشیمانوں کی عصمت افضل ہے کہ جو
اپنے پہلے اعمال سیئہ سے ہوئی ہے۔ ای عزیز
توبہ اس فقیر کے نزدیک یہ ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ
کے کل اشیاء سے رجوع کرے یعنی تمام
اسباب و آلات و حسنات و سیئات سے گذر
کرے حضرت حق سبحانہ کی طرف کما حقہ رجوع
کرے یعنی توجہ دل اور سر کے تمام اسباب اور
وسائط کی شرکت کی اٹھا کر صرف ایک ذات وحدہٗ لاشریک

یعنی ابلیس اول عالم بود بعد ازان علم را ترک داد
و بر علم عمل نکرد شیطان شد اول فرمان حق اہل
مقبولان را و تابعان ایشان را است کہ بعلم مغرور
نگردند و از مرتبہ صفات درگذرند بمرتبہ ذات
رسند دویم فرمان مر ابلیس و تابعان وی را است کہ
کہ علم را ترک دادند و عمل گذاشتند و شیوہ اباء
و استکبار پیش آوردند شیطان گشتند جواب
دویم اے عزیز صاحب علم را با علم راہ نیست
یعنی چون خود را عالم داند و نام ہستی بر زبان راند
از راہ بعید بود و از وصول بے نصیب
اے عزیز سہ دوی را نیست رہ اینجا یکے شو
دوی بگذار اینجا یکرنگے شو۔ اگر ترک دہد علم
را بگردد شیطان یعنی یکرنگ شود و یکروی
گردد و از دو رنگی و دوئی دور گردد چنانچہ از
مشائخان منقول است کہ مرید تا شیطان نگردد و
پیر تا منافق نشود بحضرت حق وصول نیابد یعنی
مرید عاشق صفت باید کہ ملامت دو جہانی قبول کند اما با
غیر سر و کار نداشتہ باشد ... چنانچہ شیطان کہ لعنت ہر دو جہانی
قبول کرد و با غیر ... سجدہ نکرد ... لعنتم

یعنی ابلیس اول عالم تھا بعد اُسکے علم کو چھوڑا اور
علم پر عمل نہ کیا شیطان ہوا اول فرمان حق تعالیٰ
کا اپنے مقبول بندوں اور مقتدیوں سے اُنکے
یہ ہے کہ علم پر مغرور نہوں اور مرتبہ صفات کو طے
کرکے مرتبہ ذات میں پہونچے دوسرا فرمان ابلیس اور
اُسکی ذریات کیلئے ہے کہ علم کو ترک کیا اور عمل کو
چھوڑا اور شیوہ اباء و استکبار کا اختیار کیا
شیطان ہوا جواب دوم اے عزیز صاحب علم کو
دعویٰ علم سے راستہ نہیں ملتا یعنے جو شخص آپ کو
عالم جانے اور نام اور نمود اور ہستی کا غرور کرے
راہ حق سے دور ہے اور وصول سے بے نصیب۔
سہ دوی را نیست رہ اینجا یکے شو۔ دوی گذار
اینجا یکرنگے شو۔ اگر علم کو ترک کردے ہمرنگ و
ہم ذات شیطان ہو جائے۔ اور دو رنگی اور
دوئی سے دور ہو۔ چنانچہ پہلے بزرگوں سے
منقول ہے کہ مرید جبتک شیطان نہ بنے اور
پیر جبتک منافق نہو حضرت حق تعالےٰ کا وصول
نہو۔ یعنے مرید کو عاشق ہونا چاہئے کہ دونون
جہان کی ملامت اپنے لئے پسند کرے لیکن غیر سے تعلق کرنا

گوارہ ہرگز نہو اور کسی سے موافقت نکرے *

دوئیم صاحب علم ہمیشہ در قیل وقال بود و تعلقہ
زبان او با حال بود و در راہ حق محال بود سیوم علم سہ
وجوہ ثابت میکند عالم و علم و معلوم و در راہ حضرت
حق بیک وجہ ثابت داشتن است چہارم علم
مرتبہ صفات است تا از مرتبہ صفات درنگذرد
بمرتبہ ذات نرسد اے عزیز العلم حجاب اللہ الاکبر
ازین معنی است کہ از صفت علم ہمہ معلومات پیدا
آمد و ہویدا گشت اگر صفت علم ظاہر نشدی ہیچ
مخلوقات باہر نگشتی پس حجاب اکبر باشد نہ برانکہ اگر
ترک علم را کرد گشت شیطان اے عزیز اکنون در
اثبات مصاحب علم را بحضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
را نیست اگر علم را ترک کرد گشت شیطان در
[illegible] آید بقدر افہام و فکر خود
تبین و توجیہ باید کرد اکنون بشنو اے عزیز العلم حسن
و الجہل قبیح یعنی علم نیکو است و جہل بد است اما پندار
و غرور بر علم صاحب علم را بد است و مانع راہ حضرت
حق است زیرا کہ مغرور و محجوب ہستند و اہل پندار
[illegible] راہ حق [illegible] و [illegible]
[illegible]

دوئیم صاحب علم ہمیشہ قیل وقال مین رہتا ہے
اور حال اُسکا زبانی سے ہے اور راہ حق صرف زبان سے
محال ہے۔ سیوم علم تین باتون کو ثابت کرتا ہے
عالم۔ علم۔ معلوم۔ اور راہ حضرت حق تعالےٰ
ایک طریق سے ثابت رکھنا ہے۔ چوتھے علم منجملہ صفات
الٰہی ہے اور جبتک مرتبہ صفات سے نگذرے مرتبہ ذات
کو پہونچنا ناممکن ہے۔ اے عزیز العلم حجاب الاکبر
کے یہی معنی ہین کہ صفت علم سے تمام معلومات ہویدا
ہوئے اگر صفت علم ظاہر نہ ہوتی تو کوئی شئے مخلوقات
مین سے ظہور پذیر نہوتی پس علم حجاب اکبر اسوجہ
سے ہے کہ علم کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو جانتا ہے
اگر علم کو نہ سیکھے تو محجوب رہے اور شیطان کے درجہ
کو پہونچے۔ اے عزیز اب معلوم کر ایک اعتراض کا
جواب کہ جو سابق مضمون سے پیدا ہوا سوال یہ ہے کہ
علم جبتک موجود ہے خدا تعالیٰ کے درگاہ مین
راستہ نہین ملتا۔ اور اگر علم کو ترک کرتا ہے تو شیطان
ہوتا ہے نلبیعن التوفیق۔ اس تناقض اور
اعتراض کا جواب بقدر فہم و فکر موجہ بیان کیا جاتا ہے
[illegible] علم اچھی شئے ہے اور جہل بُری لیکن

کاذب را از صادق جدا ی سازد و الاشه داعی راه است مر
صادقان را فهم من فهم این چند سطر که تحریر یافت معذور دارند
که محل اسرار بود قال رایت الرب فسألت یا رب
ما معنی العشق قال عش بی و ق قلبك
عن سوائی گفت اے غوث بزرگ گفت
دیدم پروردگار خود را پس پرسیدم از ان حضرت
اے حضرت پروردگار من چه چیز است معنی عشق
گفت یعنی عیش بکن بمن و نگاه دار دل خود را
از غیر من ۔ اے عزیز محب صادق و عاشق
واثق آن بود که فرحت و راحت او بود بحضرت
و از غیر او بیزار بود که العشق نار اذا
وقع فی القلب یحترق ما سوی المحبوب
یعنی عشق ناریست که می افتد در دل و می سوزاند
غیر آن محبوب را یعنی غذاء محب ذکر
او بود و عیش او بفکر او باشد و قرار او بجمال دوست
بود و قرار او از غیر دوست باشد یا غوث الاعظم
اذا عرفت ظاهر العشق فعلیك بالفنا من العشق لان
العشق حجاب بین العاشق والمعشوق اے غوث بزرگ
چون شناختی تو ظاهر عشق را پس بر تو لازم و واجب است

اسکے ذریعہ سے صادق کاذب سے ممتاز ہوا ورنہ شیطان نے
آجتک کسیکو راستہ نہین بتلایا بلکہ بہکایا۔ فہم منہم
یہ چند سطرین ضروری کہکر معافی چاہتا ہون کہ یہ محل
اسرار ہے اور اسرار کے لئے سر بہتر ہے۔
فرمایا حضرت غوث بزرگ نے کہ دیکھا مین نے
پروردگار کو بعین قلب پس دریافت کیا مین نے
اے رب عشق کے کیا معنے ہین۔ فرمایا عیش
کر میرے ساتھ اور محفوظ رکھ دل کو ماسوا کی
اے عزیز محب صادق اور عاشق واثق
وہ ہے جسکا عیش و آرام حضرت معشوق سے
وابستہ ہو۔ اور غیر معشوق سے بیزار ہو۔
کہ عشق ایک چنگاری آگ کی ہے جب
قلب مین آجاتی ہے تو ماسوائے محبوب کو
جلا ڈالتی ہے۔ یعنے عاشق کی غذا ذکر ہے
اور عیش اسکا فکر اور قرار اسکا جمال دوست
ہی۔ اور چین اسکا دوست مین ہے۔
اے غوث بزرگ جب تو نے عشق ظاہری کو
پہچانا تو تجھ پر لازم ہے کہ عشق کے فنا
کے درجہ کو بھی جان لے۔

اگر بفروشم برہنہ باز چہ پوشم - از قاضی عین القضاۃ
ہمدانی بشنو کہ دریں راہ دو جوان باہمت آمدند یکے
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دویم ابلیس علیہ اللعنۃ
کہ تمام لعنت محبوب کشید و انچہ یار رحمتی با حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نسبت دراز دارد ہمچنان یا لعنتی
با ابلیس علیہ اللعنۃ اضافت وسازدارد ؎
یارب دو زلف یارم درسرچہ ناز دارد + شوخی و
دلربائی شیوۂ دراز دارد - اے عزیز حضرت
عین القضاۃ ہمدانی میفرماید کہ تو اورا ابلیس خوانی
اگر در عالم خدائی رتبہ و نام او بینی حیران مانی کہ چہ
میگویند فبعزتک لاغوینہم اجمعین اے
عزیز حضرت سلطان العارفین شیخ بایزید میفرماید
کہ در راندن ابلیس مصلحت بود کہ از نار بود تا در
نار قرار گیرد و کمال پذیرد - اے عزیز عاشق خود
ہر ابلیس مسلم گشت باقی خود ہمہ طفیلے اند و
معشوقی بر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ثابت شدہ است دیگران خود بہانہ و
مقصود حسن تست دیگر ہمہ بہانہ حضرت
امام المسلمین خواجہ حسن بصری میفرماید ابلیس محک راہ ہست کہ

؎ من نفروشم گلیم من نفروشم - اگر بفروشم برہنہ باز چہ
پوشم + حضرت عین القضاۃ ہمدانی سے اس داستان کو
گوش گذار کرے کہ اس راہ مین دو جوان باہمت میدان
مین آئے ہین ایک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دویم
ابلیس علیہ اللعنۃ کہ جس نے تمام لعنت محبوب کو گوارا کیا جسطرح
رحمت خداوندی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کامل اور طویل نسبت رکھتی ہے - اسیطرح لعنت
ابلیس (علیہ اللعنۃ) سے کامل نسبت رکھتی ہے ؎
یارب دو زلف یارم درسرچہ ناز دارد + شوخی و
دلربائی و شیوۂ دراز دارد + اے عزیز حضرت عین القضاۃ
ہمدانی فرماتے ہین کہ تو اسکو ابلیس کہتا ہے اگر عالم
خداوندی مین اسکی پیدایش کے حکمت پر غور کرے
تو حیران رہجاے اور معلوم ہو کہ بڑا ناسور ہے اور اسکا
رتبہ یہ ہے فبعزتک لاغوینہم اجمعین
اے عزیز حضرت سلطان العارفین بایزید فرماتے ہین
کہ ابلیس کے مردود کرنے مین یہ مصلحت ہے کہ آتش سے
پیدا ہے آگ مین دوزخ کی ہمیشہ رہیگا اے عزیز عاشق
ابلیس پر مسلم ہے باقی تمام طفیلی ہین اور معشوقی جناب سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی باقی تمام طفیلی ہین
مقصود حسن تست ہمہ بہانہ + امام المسلمین خواجہ حسن بصری فرماتے ہین کہ ابلیس راہ سلوک کی کسوٹی ہے -

دخل نه به آنگاه اتصال بحضرت حق تعالی آید
اے عزیز حجاب همین بود وسد این درگاه خطره
است چون خطره از دل بیرون شود اتصال
بحق حاصل آید توبه عاشقان از غیر معشوق بود
اگر نعوذ بالله در دل عاشق خطره غیر معشوق
گذرد خود را یکی از مجرمان داند و شمرد و توبه
عارفان از خودی وهستی و دوئی و پندار
بود و از غیر حق بیزار بود و همیشه نفی خواطر
او را کار بود چون این توبه او را حاصل آید
یگانگی بیشک او را روی نماید رزقنا الله هذه
النعمة قال یا غوث الاعظم اذا اردت ان
تدخل فی حرمی فلا تلتفت بالملک والملکوت
ولا بالجبروت لان الملک شیطان العالم
والملکوت شیطان العارف والجبروت شیطان الواقف
فمن رضی بواحد منها فهو من المطرودین گفت اے
غوث بزرگ چون خواهی تو این که در آئی در بساط حریم من
پس التفات مکن بملک وملکوت ونه بجبروت زیرا که ملک
شیطان عالم است وملکوت شیطان عارف است وجبروت شیطان واقف است
هر کسیکه راضی شود بیکی ازین مراتب پس او هست رانده یکی از

اے عزیز یہی ہمارا حجاب ہے اور سدراہ
خطرہ ہے جب خطرہ سے دل کو پاک کریگا
واصل بحق ہوگا۔ عاشقوں کی توبہ غیر معشوق کے
خطرہ سے ہوتی ہے اگر نعوذ باللہ عاشق کے
دل میں غیر معشوق کا خطرہ آئے تو آپ کو
مجرم سمجھے۔ عارفوں کی توبہ خودی۔ ہستی۔
دوئی اور اپنی پندار سے ہوتی ہے اور
عارف غیر حق سے بیزار رہتا ہے۔ اور ہمیشہ
خواطر کی نفی کرنے میں مشغول کار رہتا ہے
جب اسکو یہ توبہ میسر ہو جاتی ہے تو بلاشبہ
یگانگت روئی نما ہوتی ہے رزقنا اللہ ہذہ
النعمۃ فرمایا اے غوث بزرگ۔ بساط حریم میں
داخل ہونا چاہئے تو ملک اور ملکوت اور جبروت
کی طرف التفات مت کر اسوجہ سے کہ عالم کو
شیطان ملک میں دھوکا دیتا ہے اور عالم
ملکوت میں عارف کو شیطان بہکاتا ہے۔ اور
عالم جبروت میں واقف کو شیطان بہکاتا ہے۔ پس
جو شخص بھی اس عوالم میں سے کسی عالم کی طرف
التفات کریگا اس درگاہ سے محروم و بےنصیب رہیگا۔

بقائے او از عشق زیرا نکہ عشق حجابست میان عاشق
و معشوق اے عزیز ذکر این بالا گذشت اما اندکی باید
نوشت کہ عشق عبارت از ذاتست و عاشق و معشوق
صفت وی ہست و اشتقاق عاشق و معشوق از عشق
ہست چون ذات فنا پذیرد صفات نیز برخیزد
یعنی عشق واسطہ ہست میان عاشق و معشوق چون واسطہ
برخیزد عاشق و معشوق یکی گردد ۔ اے عزیز ظہور احدیت
و واحدیت از وحدت ہست چون نام وحدت
برخیزد واحدیت احدیت شود احدیت واحدیت
گردد قال یا غوث الاعظم اذا اردت
التوبۃ فعلیک باخراج الخطرات
عن القلب تصل الی ربک واصبر وان لم
تصبر فانت من المستھزئین گفت اے
غوث بزرگ چون بخواہی توبہ را پس برو
از بیرون آوردن خطرہ از دل پس برسی تو بسوی
پروردگار خویش صبر کن و اگر صبر نکنی پس تو
از اہل استہزا او باشی یعنی توبہ نصوح آن باشد
کہ خطرہ مالایعنی و نفسانی و شیطانی از دل
بیرون کند بلکہ غیر حق را ۔

کیونکہ عاشق و معشوق کے درمیان عشق حجاب ہے
اے عزیز اسکا ذکر پہلے آچکا ہے تھوڑا سا یہاں
بھی لکھا جاتا ہے ۔ عشق ذات ہے اور عاشق
اور معشوق اُسکی صفت اور عاشق اور معشوق کا
اشتقاق لفظ عشق سے ہوا ہے ۔ جب ذات عشق
فنا ہو گئی تو اُسکی صفات بھی فنا ہو جائینگے ۔ یعنی
عشق واسطہ اور حد فاصل ہے درمیان عاشق و
معشوق جب حد فاصل اُٹھ جائیگی عاشق و معشوق
ملکر ایک ہو جائینگے ۔ اے عزیز واحدیت اور
وحدت کا ظہور احدیت سے ہوا ہے جب
اسم وحدت اُٹھ جائیگا واحدیت احدیت
ہو جائیگی اور احدیت واحدیت ۔ فرمایا
اے غوث بزرگ جب توبہ چاہے تو
پہلے خطرات کو دل سے نکال پس واصل
بحق ہو جائیگا ۔ اور صبر کر اور اگر صبر نکریگا
تو مستہزئین سے ہو جائیگا ۔ یعنی توبہ نصوح
یہ ہے کہ دل سے خطرہ مالایعنی اور
نفسانی اور شیطانی نکال دے بلکہ غیر
حق کا دل پر کچھ اثر نہ رکھے ۔

باشد ازین معنی کہ چون بعضی عالم بنعمت ظاہر مغرور گشتہ
و بہ تفاخر این جہان فخر کردہ بہ تماشار راضی و بیہوش گشت
و بعیش این جہان معیشت نمود پس آن جہان را فراموش
کرد و قانع بنعمت فانی شد و نعمت باقی را فراموش ساخت
پس ملک شیطان وی گشت و ملکوت کہ شیطان
عارف ازین معنی چون عارف بتماشار ملکوتی شد
و بنعمت آن جہان مغرور گشت و بتماشایش تمامی
میل نمود پس از منعم محجوب گشت و ملکوت شیطان
وی گشت و جبروت کہ شیطان واقف ہست
ازین معنی کہ چون واقف تجلیات جبروتی و تماشار
روحانی مقید گشت و مقصود خود پنداشت و مطلوب و
محبوب خود ساخت پس از جمال لایزالی محجوب
گشت زیرا کہ پرتو را شخص دید و وزیر را بادشاہ
پنداشت پس مقید بنمایش جبروت شد جبروت
شیطان وی شد - اے عزیز ملک مثال زمین و
ملکوت مثال صفت ہست و جبروت مثال تخت
یا ملک مثال شقدار و ملکوت مثال امرار و جبروت
مثال وزیر یعنی چنانچہ مردی شقداری یک دو پرگنہ
یافت و بدان راضی گشتہ یا مردی امرائی دہ بیست پرگنہ یافت

اسوجہ سے کہ جب صاحب علم ظاہری نعمت پر مغرور
ہوا اور اس جہان کے تماشے پر تفاخر کرتا ہوا راضی
ہوا اور اس جہان کے عیش مین بیہوش ہوکر جہان
فانی کے نعمتون پر قانع ہوا اور جہان باقی کو فراموش
کر دیا پس عالم ملک اُسکے حق مین شیطان بن گیا -
اور ملکوت عارف کا شیطان اسوجہ سے ہے کہ جب
عارف تماشار ملکوتی سے محظوظ ہونے لگے اور اُس
جہان کے معشوق پر مغرور ہوکر اُس عالم کے تماشے پر
رغبت کریگا تو منعم سے محجوب ہوجائیگا پس ملکوت
اُس کے حق مین شیطان ہوگا - اور جبروت شیطان
واقف ہے اسوجہ سے کہ جب واقف تجلیات جبروتی
اور نظارہ روحانی مین مقید ہوگیا اور اس نظارہ کو
اپنا مقصود و مطلوب قرار دیچکا پس جمال لایزالی سے
محجوب ہوا کیونکہ اپنے سایہ کو شخص سمجھا اور وزیر کو بادشاہ
پس عالم جبروت کے نمایش مین مقید ہوا اسوجہ سے کہتے ہین
کہ جبروت شیطان واقف ہے - اے عزیز ملک مثل زمین - اور
ملکوت مثل صفت - اور جبروت مثل تخت یا ملک مثل شقدار -
اور ملکوت مثل امرا اور جبروت مثل وزیر یعنی جسطرح ایک زمیندار ایک
دو پرگنہ اپنے شاہ سے پاوے اور اُسپر راضی ہوجائے - اور یا کسی امیر تین پرگنہ پاوے -

محجوبان و بے نصیبان ــــ اے عزیز چہ فرمان عالیشان
ہست این را بچیند وجہ شرح کنم انشاء اللہ تعالےٰ یعنی
بزرگان چہار منزل و مقام در راہ سلوک بیان
فرمودہ اند یعنی ملک عبارت از ظاہر عالم و ملکوت
عبارت از عالم ملائک و جبروت عبارت از عالم
ارواح یعنی ملک و ملکوت عبارت از عالم حس است
و جبروت عبارت از عالم معقول و ہرچہ ورائی این
عالم ہست لاہوت ہست یعنی ملک و ملکوت را بدیدۂ
ظاہری توان دید و جبروت را بدیدۂ باطن توان
یافت اما انچہ ورائی اینست لاہوت ہست کہ از بصیرت
ظاہری و باطنی بیرون ہست و از افہام و ادراک
ما افزون ہست کہ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک[۱]
الابصار صفت وی ہست لیس کمثلہ شئ و
ھو السمیع البصیر نعت وی ہست اے عزیز ملک و
ملکوت و جبروت این ہر سہ حجاب اند تا ازین حجاب
نگذرد بلاموت نرسد ملک حجاب عالم ہست و ملکوت
حجاب عارف ہست و جبروت حجاب واقف ہست ہر کہ بیکی ازین حجاب
راضی شود پس او محجوب گشتہ اند ای عزیز ملک شیطان عالم باشد

اے عزیز چونکہ یہ فرمان نہایت عالیشان ہے
اسوجہ سے چند طریق شرح کرونگا انشاء اللہ تعالےٰ
یعنی بزرگون نے چہار منزل و مقام راہ سلوک
مین بیان فرماتے ہین عالم ملک کہ عبارت ہے
عالم ظاہر سے اور ملکوت مراد ہے عالم ملائک سے
اور جبروت عالم ارواح ہے الحاصل ملک اور
ملکوت عالم حس سے ہین اور جبروت عالم معقول سے
اور ماسوا اسکے عالم لاہوت ہے یعنے ملک اور
ملکوت کو بچشم ظاہر دیکھ سکتے ہین اور جبروت کو چشم
باطن سے ۔ اور عالم لاہوت بصیرت ظاہری و
باطنی سے بالاتر ہے اور ادراک اور افہام سے
ما فوق ۔ اور لا تدرکہ الابصار وھو یدرک[۱]
الابصار کی صفت سے متخلق ہے اور علیٰ ہذا لیس
کمثلہ شئ کا مصداق ہے اے عزیز ملک اور ملکوت اور
جبروت تینون حجاب راہ ہین جبتک ان حجابون سے نگذریگا
وصال ناممکن اور ان حجابات کو طے کرنا موت معنوی سے ممکن ہے
ملک حجاب عالم ہے اور ملکوت حجاب عارف اور جبروت حجاب واقف جو شخص
انمین سے ایک حجاب سے بھی راضی ہوا محجوب سے محجوب ہوا اے عزیز ملک شیطان عالم ہے ۔

[۱] اسکو آنکھین دیکھ نہین سکتین وہ بینائیون کو دیکھتا ہے ۔

جهد کردند از بهر رضائی ما پس تحقیق یافتند راه مشاهده
ازین جهاد مراد جهاد اکبرست که رجعنا من الجهاد
الاصغر الی الجهاد الاکبر کنایت از دوست جهاد
با نفس ست و شیطان که اعدی عدوک نفسک التی بین
جنبیک و النفس هی الصنم الاکبر اشارت بدوست
اے عزیز چون کافر غالب آید قصد مال و جان کند و
چون نفس و شیطان را چیره آید غارت دین و ایمان
کند جهاد با نفس و شیطان کار عارفان است و
عاشقان و جهاد با کافران کار مومنان است و
اجرت طلبان شیخ سعدی علیه الرحمة میفرماید
با شیر مردیت سگ ابلیس صید کرد + با نفس گر برائی
دایم که شاهدی - اما آنکه شیطان واقف است زیراکه مجاهده
در دوئی و خودی ست و واقف از خودی گذشته و از مجاهده گذشته
و با حق پیوسته و حق گشته که الصوفی هو الله در رتبة الارواح
آورده است که صوفی نه آن ست که تا مخلوق کند میگفت
احوال رندی هیچ ندیده + صوفی خدا ندارد او نیست آفریده و اوقاتی
دیگر افتادم اکنون بر مقصود باز گردم - اے عزیز اگر سائلی سوال کند که چون
مجاهده مشاهده ست پس شیطان واقف چون باشد نیک موجه آید بر قدر فهم
جواب باید تو شنید اے عزیز مجاهد بر سر نوع ست مجاهده بهر اکنون بگوش هوش بشنو که

یعنی جن لوگون نے جهد کیا میری رضامندی کے تلاش مین
پس بلاشبه راه مشاهده کو پالیا - اس جهاد سے مراد جهاد
اکبر ہے - رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر
مراد رجعت سے جهاد نفس و شیطان ہے کہ اعدی
عدوک التی بین جنبیک والنفس هی الصنم
الاکبر سے اُسکی ہی طرف اشاره ہے اے عزیز جب کافر
غالب آتا ہے تو جان اور مال لیتا ہی اور نفس و شیطان غالب
ہوتا ہی تو دین ایمان لوٹ لیتا ہی جهاد نفس و شیطان کے
ساتھ عارفون اور عاشقون کا کام ہے - اور جہاد باکافرون
کام مومنونکا ہی اور ثواب کے طالبونکا شیخ سعدی علیه الرحمة
اس شعر مین فرماتے ہین - شیر مردیت سگ ابلیس صید کرد +
بالنفس گر برای دایم که شاهد تا اور سوال مجاهده شیطان واقفان
کیون ہی جواب اسوجه سے که مجاهده دوئی اور خودی کو چاہتا ہے
اور واقف از خود رفته اور منزل مجاهده سے گذشته اور با حق پیوسته
اور حق گشته ہی که الصوفی هو الله رتبة الارواح مین نقل ہے که صوفی
وه نہین که - میگفت در احوال رندی هیچ ندیده + صوفی
خدا ندارد او نیست آفریده + مقصود چھوٹ گیا اور دوسرا وادی مین چلا گیا و نجا
آمد بر مطلب اے عزیز اگر کوئی سائل سوال کرے که
ہی پس شیطان واقف کیونکر ہوا اچھی توجه کرنا چاہئی بر قدر فہم کے اے عزیز جواب

وبدان خوش گشت و با مردمی وزیر نایب بادشاه شد و حاکم
ولایت گشت و بدان تفاخر نمود و بدو ملتفت گشت و از
توجه و خدمت و محبت حضرت بادشاه تقصیر آورد و مقصود
یکی همین مراتب پنداشت و مطلوب خود همین حکومت داشت
و از خدمت منعم بنعمت فرود آید چون حضرت بادشاه
مطلع براحوال او گشت او را انجناب بیگانگان شمرد
عالمان مراتب شقداری دارند و عارفان مراتب
امرائی دارند و واقفان مراتب وزرای دارند و وحدان
محبوب مراتب یگانگی و شاهی دارند فهم من فهم المقصود
و نزدیک ارباب بصیرت هر که بر مراتب فرود آید و
از ترقی اعلی بسوی ادنی نماید او در شمار قاصران در
آید یا غوث الاعظم المجاهدة بحر من بحار المشاهدة
و حیطان الواقفین فمن اراد الدخول فی بحر المشاهدة
فلا سبیل له الا بالمجاهدة ای غوث بزرگ مجاهده دریائی
مشاهده است و حیطان واقفان است بس یکی بخواهد که در آید در
دریا مشاهده پس نیست راه مرو را مگر مجاهده ای عزیز الذین جاهدوا
فینا لنهدینهم سبلنا نیز عبارت ازین معنی است
یعنی آن کسانیکه

اور ان پر رضامندی ظاہر کردی۔ اور سب کو مانی وزیر
نائب پادشاہ ہے اور حاکم ولایت اسن ولایت
پر تفاخر کر کے ولایت کو اپنا مقصود اور مطلوب
اور اپنے عہد نامہ چلیلہ اور تصرف مملکت کو ہی محبوب
مطلوب قرار دیتا ہے اور خدمت منعم سے منہ پھیر کر
نعمت کی قدر کرتا ہے۔ جب حضرت پادشاہ اسکے
احوال پر مطلع ہوگا تو بیگانوں کے قطار میں
شمار کریگا[1] عالمان علما مراتب شقداری رکھتے
ہین فہم من فہم المقصود ارباب بصیرت
کے نزدیک جو شخص اعلے مراتب سے
اسفل میں آتا ہے اسکا شمار قاصروں اور
خاسرون مین ہے۔ اے غوث بزرگ
مجاہدہ مشاہدہ کا دریا ہے اور حیطان
واقفان پس جو شخص چاہے کہ دریا
مشاہدہ مین قدم رکھے تو پہلے مجاہدہ
کرے۔ سلے[1] والذین جاھدوا
فینا لنہدینہم سبلنا کے یہی
معنی ہین۔

[1] جو لوگ ہمارے راہ مین مجاہدہ کرینگے البتہ ہدایت کرینگے ہم بہت سی راہوں کی۔

زبان تمام یار بود و دل جویان دیدار و روح و سر محل اسرار بود وازغیر او بیزار بود این حال وقت مشاہدہ ایشان بود و در دنیا زیرا کہ ایشان در تجلیہ روح بودند چہ آرام مجاہدہ و اقتضان ہست آن خود بلسان و قلم نگنجد بہ تحریر نہ سنجد زیرا نکہ از کونین رسیدہ و از خود بریدہ و در بحر مشاہدہ آرمیدہ طرفۃ العین بخود نیا یند و چشم بغیر دوست نہ کشایند و در رنگ زار حقیقت افتادہ رنگ گشتند اسم و رسم را ایشان محو گشتہ درین حال ایشان اگر خود را جویند او را یابند و اگر او را جویند خود را یابند فہم من فہم و من لم یذق لم یدرک پس ہم مشاہدہ و مجاہدہ دیگران حیطان ایشان بود رحم اللہ من انصف ۔ یا غوث الاعظم و من اختار المجاھدۃ لی ولا بغیری فلہ مشاھدتی ان شاء و ان لم یشاء یعنی کسیکہ اختیار کند آنکس مجاہدہ را از برائی رضائی من نہ از برائی غیر من یعنی ریاضت و مشقت برائی یافت بہشت و خوف دوزخ نبود و از و نہ برائی علو مراتب دنیاوی و دینی و نہ از برائے حصول کشف و کرامات پس او راہست مشاہدہ من اگر بخواہد و اگر نخواہد یعنی مجاہدہ لزوم مشاہدہ ہست کہ المجاھدۃ تورث المشاھدۃ ۔ ای عزیز دانی چہ نکتہ ہست مراد راست مشاہدہ من اگر نخواہد و اگر نخواہد یعنی حجاب در میان حضرت مولی و بندہ ہمین کسیافت و تعلق بغیر ہست و دوری و مہجوری محب از محبوب از خودی و پندار دوی ہست

زبان پر نام یار ہی اور دل جویائے دیدار اور روح اور سر محل اسرار اور غیر یار سے بیزار ہے یہ حال مشاہدہ کے وقت ہوتا ہی دنیا میں اسوجہ سے کہ ہمیشہ تجلیہ روح میں رہتے ہیں جو تھے مجاہدہ و اتقان ہے زبان اور قلم اسکے بیان سے قاصر ہے اور تحریر اسکو اپنی ترازو میں نہیں تول سکتی ۔ کیونکہ کونین سے رسیدہ ہیں اور خود سے بریدہ ہیں اور چشم بغیر دوست کے نہیں کھولتے اور رنگ زار حقیقت میں ہو کر عین رنگ ہو گئے ہیں اور اسم اور رسم انکا محو ہو گیا ہے اسی حالت میں اگر وہ لوگ اپنے کو تلاش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کو پاتے ہیں فہم من فہم و من لم یذق لم یدرک پس مشاہدہ اور مجاہدہ دوسروں کا اُن کے حق بوجہ علو مراتب گویا حیطان ہے رحم اللہ من انصف ۔ اے غوث بزرگ جو شخص مجاہدہ اختیار کرتے ہیں رضا مندی کیلئے نہ برای غیری یعنی ریاضت و مشقت بوجہ یافت بہشت اور خوف دوزخ نہو اور نہ بوجہ علو مراتب دنیاوی و دینی اور نہ برائے کشف اور کرامات ۔ پس اسکو مشاہدہ ہی خواہ چاہے یا نہ چاہے الغرض المجاھدۃ تورث المشاھدۃ اے عزیز کیا نکتہ ہی جو مجاہدہ کریگا خواہ مشاہدہ چاہے یا نہ چاہے مشاہدہ ہوگا ۔ یعنی حجاب میان مولی اور بندہ کے کسافت بغیر ہی اور دوری اور مہجوری محب کے محبوب سے خودی اور پندار دوئی سے ہے ۔

چہ نویسانند یکی مجاہدہ زہد آنست کہ اجتناب از نواہی
کند و زبان از ناگفتنی و دست از ناگرفتنی نگاہ دارد
از قہاری و جباری حق سبحانہ تعالےٰ ترسان و لرزان
بود و مامور بامر حضرت حق باشد جل جلالہٗ این ملاحظہ
ایشان بود در دنیا کہ ہمیشہ با تزکیہ نفس بودند دوم
مجاہدہ طالبان و عارفان ہست کہ ہمیشہ در
یاد حضرت مولیٰ ایستادہ و نشستہ و غلطیدہ باشند
و غفلت را راہ ندہند و حضرت حق تعالیٰ را ہمیشہ
حاضر و ناظر دانند و ظاہر و باطن غفلت را کفر حقیقی
دانند ے ہر آن کو غافل از وی یکزمان است +
در آن دم کافر است اما نہان است + ہر آن کو نما بیٔ
پیوستہ باشد + در اسلام بروی لبستہ باشد - این
ملاحظ حضوری مشاہدہ ایشان بود در دنیا کہ ایشان
ہمیشہ در تصفیۂ دل کوشند سیوم مجاہدہ عاشقان والہان است
کہ ہمیشہ ایشان بیقرار بودند و از غیر دوست بیزار بودند ے یا رب تو
قرار ما را + گر بیرخ تو قرار گیرم - تن ایشان از دنیا گذشتہ و
دل ایشان از حظوظ عقبیٰ گذشتہ و غذا روح ایشان ذکر مولیٰ گشتہ کسی را
با ایشان کاری و نہ ایشان را با کسی قرار العشق جنون الٰہی فیض بنا العقل بنیاد ہستی
ایشان بر کنند و العشق نار فی القلب تحرق ما سوی المحبوب نقد وقت ایشان گشتہ و اینجا در

ایک مجاہدہ کا نام ہے وہ عبارت ہے کہ نواہی سے پرہیز کرے
اور ناگفتنی اور ناگرفتنی سے اپنے کو بچائے - اور قہاری اور
جباری حق سبحانہٗ تعالےٰ سے ترسان اور لرزان ہو - اور
امر حق تعالےٰ جل جلالہٗ کو بجالائے تا کہ ہمیشہ دنیا میں تزکیہ
نفس کیساتھ زندگی بسر کرے + دوم مجاہدہ طالبان و
عارفان - یہ لوگ ہمیشہ ذکر حق تعالےٰ کرتے پڑے غلطان
پیچان ہر حالت میں کرتے ہیں اور غفلت کو راستہ نہیں دیتے
اور حضرت حق سبحانہٗ کو ہمیشہ حاضر و ناظر جانتے اور ظاہر اور
باطن غفلت کو کفر حقیقی شمار کرتے ہیں ے ہر آن کو غافل از
وی یکزمان ہست + در آن دم کافر است اما نہان ہست + ہر آن کو نما بیٔ
پیوستہ باشد + در اسلام بروی لبستہ باشد + یہ ملاحظہ حضوری انکا مشاہدہ ہے
کہ دنیا میں ہمیشہ تصفیۂ دل کی کوشش کرتے ہیں سوم مجاہدہ عاشقان اور
والہان کہ ہمیشہ بیقرار اور غیر دوست سے بیزار رہتے ہیں ے یا رب
تو بدہ قرار ما را گر بیرخ تو قرار گیرم + تن انکا لذت دنیا سے گذرا اور
دل انکا حظوظ عقبیٰ سے ٹوٹا اور غذا روح اون کے ذکر مولےٰ ہوا
نہ کسی کو انسے کام اور نہ انکو کسی کے ساتھ قرار العشق جنون
الٰہی فیض بناء العقل و عشق ان کے ہستی کی بنیاد کو اکھاڑ
رہا ہے والعشق نار فی القلب تحرق ما سوی
المحبوب اور انکا نقد وقت ہے -

ولا الحزن له نفوتهم فاذا بلغ العبد بهذه المنزلة فهو
عبدی لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد
گفت ای غوث بزرگ بدرستی و راستی که محبوب تر بنده
بسوئی من بنده آنست که باشد مرو پیرا پسر و دختر یا در و پدر
و دل این بنده فارغ بود از ایشان و نه فکر و نه اندوه بود
مرآن بنده را از فوت ایشان پس هرگاهی که رسیده باشد
باین منزل پس او ست بنده من که نزاده شده است
از کسی و نه کسی از وی و نیست کفو مرو پیرا هیچ یکی - ای عزیز
و دلی که درین نکته چه بدیع است یعنی آن بنده موصوف بصفات
من و متخلق است باخلاق من یعنی او خود را از همه تعلقات
بے تعلق ساخته و از همه تعینات بی تعین گشته و از همه پیوند
گسسته از همه تفرقات بجمع آمده و موصوف بصفات ما باشد
این کنایه بحضرت محبوب است که تو محبوبی مرا از همه بزرگان
یا غوث الاعظم من لم يذق فناء الوالدين بمحبتي و مودتي
لم يجد لذة الواحدانية الفردية ای غوث بزرگ
هر کسیکه نچشید آنکس ذوق فنار الوالدین را از برای محبت و مودت
من نیافت آنکس لذت تنهائی را و یکتائی را - ای عزیز این
اشاره بمرتبه ذات است که فرد حقیقی حضرت حق است یعنی تا از همه
تعینات و تقییدات در نگذرد بمرتبه فردانیت نرسد ای عزیز

فرمایا اے غوث بزرگ - میرے نزدیک وہ بندہ زیادہ
محبوب ہے کہ جسکے بیٹا بیٹی ماں باپ ہوں اور دل
اُسکا اُن سے فارغ ہوا گر یہ لوگ اُس سے جدا کر لیئے
جائیں تو اندوہ اور فکر نہ کرے اور راضی برضا رہے
پس جسوقت اس منزل کو بندہ طے کر لیگا تو ان صفات
سے متخلق ہوگا لم یلد ولم یولد ولم یکن له
کفواً احد - اے عزیز اس نکتہ بدیع کو سمجھا - یعنی
ایسا بندہ میری صفات سے موصوف ہے اور میرے
اخلاق سے متخلق ہے - یعنی اُس بندہ نے اپنے کو تمام
تعلقات سے بے تعلق کر لیا ہے اور تمام تعینات سے
بے تعین اور تمام پیوندوں سے ٹوٹ کر اور گشتت
اور تفرق سے علیحدہ ہو کر مقام جمع میں خلوت گزین ہے
اور مری صفات کا خزینہ اسکے ساتھ ہے - یہ کنایہ
حضرت غوث الاعظم صاحب کے مرتبہ کے طرف ہے کہ تمام
اولیاء میں آپ درجہ محبوبی رکھتے ہیں - ای غوث بزرگ
جس نے والد کی فنار کا ذوق نہ اوٹھایا مری محبت اور مودت
میں اُس نے لذت تنہائی اور یکتائی کو نہیں پایا - ای عزیز یہ اشارہ
مرتبہ ذات کیطرف ہے کہ وہ ہی فرد حقیقی ہے اور حضرت حق تعالیٰ ہے
یعنی جبتک تمام تعینات اور تقییدات میں نہ گذریگا مرتبہ فردانیت کو نہ پہونچیگا

بمجاہدہ چون این موانع مرتفع شود مقصود حاصل گردد اے عزیز
مثلاً در آئینہ کہ روی نمودار نمی شود از جہت تیرگی وکثافت
آئینہ و ناتوجہ سوی او چون صفائی تمام حاصل آید و
توجہ کمال روی نماید مشاہدہ حاصل آید اگر بخواہد و اگر نخواہد
قال یا غوث الاعظم لا بد للطالبین من المجاہدۃ کما
لا بد لہم منی گفت ای غوث بزرگ چارہ نیست طالبانرا
از مجاہدہ چنانچہ نیست چارہ مر ایشانرا از وصال من یعنی
صفا جز بمجاہدہ حاصل نیاید و جمال لایزالی جز و صفا نماید
سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار + زنگار خوردہ کی
بنماید جمال دوست + از دل برون کنم غم دنیا و آخرت +
یا خانہ جای رخت بود یا خیال دوست + ای عزیز تا این کثافت
و تیرگی را بمصقلہ مجاہدہ و بمالش ذکر اللہ برنداری و تعلقات دینی
و دنیاوی را مرتفع نسازی و بخار پندار و خودی و دوئی را از
مہر دلی برنیاندازی صفائی بالکمال نیاید و جمال اللہ روی ننماید ای عزیز
چون طالب صادق را از مطلوب چارہ نیست ہمچنان از جان باختن و خون
خوردن نیز چارہ نیست اگر تو سر نمی بازی کجا یابی تہی بالا + ولا این گنج
عشق است نباشد خانہ خالا۔ رباعی امیر خسروؒ۔ ایوان مراد بس بلند است + کانجا
بہوس سید نتوان۔ این شربت عاشقی است خسرو + بی خون جگر چشید نتوان + قال یا غوث
الاعظم ان احب العباد الی العبد الذی کان لہ الولد والوالد وقلبہ فارغ عنہم۔ ص

جب مجاہدہ سے یہ تمام حجابات اور موانع مرتفع ہو جاتی ہیں تو مقصود
حاصل ہو جاتا ہے ای عزیز آئینہ میں چہرۂ معشوق اسوقت تک صاف
جلوہ گر نہیں ہوتا کہ جب آئینہ میں تیرگی اور کثافت ہو اور توجہ کیطرف
سے بے پروائی ہو۔ اور جب آئینہ میں پوری صفائی ہو اور معشوق
پوری توجہ سے مقابل آئینہ کے ہو کر توجہ کرے تو یقیناً مشاہدہ بھی ہو جائیگا
ہو خواہ جلوہ گری چاہے یا نچاہے۔ فرمایا اے غوث بزرگ۔
طالبونکو بلا مجاہدہ چارہ نہیں ہے جسطرح انکیلئے مرا وصال ضروری ہے
یعنی صفائی سوای مجاہدہ کے اور طریق سے ناممکن ہے اور بلا
صفائی جمال لایزالی ناممکن۔ سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف
دار زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست + از دل برون کنم
غم دنیا و آخرت + یا خانہ جای رخت بود یا خیال دوست + ای
عزیز جبتک اس کثافت اور تیرگی کو مصقلہ مجاہدہ اور بمالش ذکر اللہ
سے صاف نہ کردیگا اور تعلقات دینی اور دنیاوی سے برطرف
نہو جائیگا۔ اور غبار پندار اور خودی اور دوئی سے دلکو
صاف نکریگا جمال اللہ سے محروم رہیگا ای عزیز طالب صادق کو
وصال سے چارہ نہیں ہے اسیطرح جانکی بازی اور خون نوشی سے
بھی چارہ نہیں ہے۔ اگر تو سر نمی بازی کجا یابی تہی بالا + ولا این
گنج عشق است نباشد خانہ خالا + رباعی امیر خسرو۔ ایوان مراد بس بلند است
کانجا بہوس سید + این شربت عاشقی است خسرو + بی خون جگر چشید نتوان + ؎

وباجمال دوست آرمیده چون دران دل نظر کند چون حضرت
را نه بیند صحبت وخدمت گزیند وبنظر او منظور شود ودر دل
او مقبول گردد وبصفات او موصوف شود وذات این
در ذات او محو شود وصفات این در صفات او فانی گردد
پس دل این دل وگردد وسر این سر او شود وهمچنین جمال در
دوست عیان فهم من فهم ومن لم یذق لم یدرک فقلت
یا ربیما علم العلم قال یا غوث الاعظم علم العلم هو الجهل
من العلم پس گفتم ای حضرت پروردگار چیست علم از ان علم
فرمود ای غوث بزرگ آن جهل است از علم - ای عزیز
اکنون دریاب سر همه دانائی خود را نادان ساختن است
تا طالب خود را نادان نسازد از دست خلق واز وسوسه
نفس خلاص نیابد که لا یکمل ایمان المرء حتی یقال انه لمجنون ؐ
ولا مجنون صفت خود را اخلاص از قدر عالم کن + بہی صحرائی
محنت گیر جان در وادی غم کن - دویم باشغال اذکار واستغراق
فکر حضرت محبوب هم عالم علم را فراموش سازد هم جاهل گردد چنانچه
فرموده انهاکه خوانده بودم از یاد من برفت الا احادیث دوست
که تکرار می کنم - سیوم چون حضوری سروری بدوست حاصل آید جمال
لایزالی روی نماید هم هستی بر نیستی بر آید علم جهل گردد -
چهارم العلم حجاب الاکبر یعنی علم -

اور جمال دوست سے آرام پارہے ہین جب اُسکے دلمین نظر کرے
اور حضرت حق تعالے کو نہ پائے صحبت اور خدمت اختیار
کرے اور اُسکی نظر مین منظور ہوا اور اُسکے دلمین مقبول
اور اُسکے صفات سے موصوف اور اُسکے ذات مین آپکے
ذات محو ہو اور صفات صفات مین فانی ہون پس اُسکا
دل اسکا دل ہو - اُسکا سر اسکا سر ہو اسی طرح جمال
دوست مین عیان ہو - فہم من فہم ومن لم یذق لم
یدرک مین نے کہا اے حضرت پروردگار سب مین بڑا
علم کونسا ہی فرمایا اے غوث بزرگ وہ جہل ہے اپنے
علم کا - اے عزیز اب معلوم کر کہ سردار تمام دانایونکا اپنے کو
نادان کرنا ہی جبتک طالب خود کو نادان نکریگا مخلوقات کی ہاتھ
سی اور وسوسہ نفس سے سُبکدوش نہوگا کہ لا یکمل ایمان
المرء حتی یقال انہ لمجنون ؐ ولا مجنون صفت خود را خلاص
از قدر عالم کن + بہے صحرای محنت گیر جان در وادی غم کن دویم
اشغال واذکار واستغراق فکر حضرت محبوب عالم کو علم سے فراموش
کردیتی ہی اور جاہل ہوجاتا ہی - چنانچہ فرمودہ ؐ آنہا کہ خواندہ بودم
از یادمن برفت + الا احادیث دوست کہ تکرار میکنم سیوم جب حضور
وسرور دوست کا میسر ہوجاتا ہے جمال لایزالی جلوہ گر
ہوتا ہے - ہستی نیستی ہوجاتے ہین اور علم جہل -

شاید از فناء والدین مراد آنست کہ از اسم و رسم ایشان در گذرد
و بہ ایشان بہیچ چیز شریک نشود تا ذوق فردیت حاصل آید
یا مراد دین و دنیا بود کہ جملہ مرادات دین و دنیاوی در بازد
تا خود حقیقی گردد ذوق حقیقی روی نماید۔ ای عزیز جملہ پریشانی
در مرتبہ دوئی و شعور ہست کہ این مرتبہ فناء ہست چون ازین
مرتبہ برخواستی وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
رسیدی ہمہ ذوق در ذوق والسلام۔ ای عزیز معنی دویم
آنست کہ در اصطلاح بزرگان از مرتبہ غوثی و قطبی مرتبہ
فردانیت بالاتر ہست یعنی تا این مراتب را طی نکند بمرتبہ
فردیت نرسد معنی ظاہری فناء الوالدین بالا گذشتہ
اما اندکی درین جا تاویل کردہ ام یا غوث الاعظم
واذا اردت ان تنظر الی فی محل فاختر قلبا حنہا
فارغا عن سوای گفت ای غوث بزرگ چون بخواہی
تو اینکہ نظر کنی بسوی من در محل پس اختیار بکن دل اندوہگین را
کہ فارغ از غیر من بود۔ ای عزیز چہ فرمان حق سبحانہ برای
عنوان ہست کہ طالب صادق و محب واثق چون بخواہد
کہ جمال و کمال محبوب و مطلوب بہ بیند پس او را باید کہ
اہل دل را طلب کند کہ دل از شادی ہر دو
جہان آرمیدہ و از غیر او من کل الوجوہ بریدہ و

شاید فناء والدین سے مراد یہ ہے کہ اسم اور رسم گذر جائے
اور کسی میں شرکت گوارا نہ کرے تا کہ ذوق فردیت حاصل ہو
یا یہ مراد ہے کہ جملہ مرادات دین و دنیا سے دست بردار
ہو تا کہ خود درجہ حقیقت کو پہونچے اور ذوق حقیقی کا اپنے
اندر مطالعہ کرے۔ اے عزیز ساری پریشانیوں اور دکھوں کا
مجموعہ دوئی اور شعور ہی کہ جسکا فناء ہونا ضروری ہی اس
مرتبہ فناء کے بعد تمامی ذوق پر ذوق میسر ہونگے
اور یہ حقیقت جلوہ گر ہو ویبقی وجہ ربک ذوالجلال
والاکرام۔ والسلام۔ اے عزیز دوسرے معنے یہ ہیں
کہ اصطلاح بزرگوں میں مرتبہ غوثی و قطبی مرتبہ فردانیت
سے بالاتر ہے۔ یعنی جبتک ان مراتب کو طے نکریگا
مرتبہ فردیت کو نہ پہونچیگا اور فناء والدین ظاہری
بطن پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ فرمایا اے غوث بزرگ
اگر تو چاہتا ہے کہ میری طرف نظر کرے تو تلاش کر دل
اندوہگین کہ جو سوائے میرے سب سے فارغ ہے
اے عزیز کیسا عجیب الہام ہے۔ کہ طالب صادق
اور محب واثق کو چاہیئے کہ جب جمال و کمال محبوب
حقیقی کی نظارہ کا مشتاق ہو تو اہل دل کی تلاش کرے کہ جسکا
دل ہر دو جہان کی جھگڑوں سے آرام پیچکا ہی اور غیر اللہ سے من کل الوجوہ گذشتہ

انچه از امہات صفات معبود است چہار صفت در مرتبه
واحدیت پیدا آمد علم و کشف و نور و شہود اگرچه بلفظ چہار
اند اما مترادف المعنی و در مرتبه احدیت جہل مطلق بود
که ملحوظ و مفہوم ازین صفات ہیچ نبود اینجا جہل بمعنی پوشش
است یعنی در مرتبه احدیت ہیچ صفات ظاہر نبود چون از
احدیت بواحدیت متنزل شود باین صفت ظہور فرمود
ہمین صفات حجاب چہرہ ذات گشت و از ذات سبحانه بصفات
شد صفت علم تقاضاء معلوم کرد شور و طرب در جہان
پیدا آمد رسم عینیت بغیریت بدل شد [illegible] یکے عین متحقق که
جز او نبود چون گشت ظاہر این ہمه اغیار آمده ازین
معنی بزرگان فرموده اند که الذات محتجب بالصفات والصفات
محتجب بالاسماء والاسماء محتجب بالافعال فہم
من فہمه یا غوث الاعظم طوبی لعبد مائل قلبه الی
المجاهدة وویل لعبد مائل قلبه الی الشہوات یعنی خوش
مرتبه را که مائل بود دل آن بنده بسوی مجاهده و وائی مر
آن بنده را که مائل بود دل او بسوی شہوات ای عزیز
مجاهده بر سه نوع است تفسیر و شرح ہر یکی بالا گذشته اکنون شرح
شہوت بیان کنم که شہوت نیز بر سه نوع است یکے شہوت
طعام بر خوردن و آشامیدن و کثرت مال

جیسا کہ [illegible] العلم حجاب الاکبر یعنی علم [illegible] صفات جنکی تعداد
سات ہے ایک صفت ہے انہی چار صفت مرتبہ واحدیت مین
ظاہر ہوئین علم۔ کشف۔ نور۔ شہود۔ اگرچہ یہ لفظ چار ہین لیکن
مترادف المعنی ہین۔ اور مرتبہ احدیت مین جہل مطلق ہین کہ
ملحوظ و مفہوم ان صفات کا کچھ نہین ہے۔ جہل کے معنے یہان
پوشش کے ہین یعنی مرتبہ احدیت مین کوئی صفت ظاہر نہین
ہوتی جب مرتبہ احدیت سے واحدیت کیطرف تنزل فرمایا ان
صفات نے ظہور کیا۔ اور یہی صفات چہرہ ذات حق تعالی
سبحانہ کی حجاب ہین اور ذات سے صفات کیطرف تنزل فرمایا
صفت علم نے تقاضا معلوم کا کیا شور و طرب جہان مین ظاہر
ہوکر رسم عینیت غیریت سے تبدیل ہوئی [illegible] ایک عین متحقق کہ
جز او نبود چون گشت ظاہر این ہمہ اغیار آمدہ + اس
بناء پر بزرگون نے فرمایا ہے کہ الذات محتجب بالصفات والصفات
محتجب بالاسماء والاسماء محتجب بالافعال فہم من فہم
ای غوث بزرگ۔ خوشی ہے اس بندہ کو کہ دل اسکا مجاہدہ کیطرف
مائل ہے اور افسوس ہے اس بندہ پر کہ دل اسکا [illegible] کیطرف مائل ہے
اے عزیز تفسیر مجاہدہ کی اوپر گذری اسوقت شرح شہوت کا بیان کرتا
ہون کہ شہوت بھی تین قسم پر منقسم ہے ایک شہوت
عام کہ کھانے پینے اور کثرت مال ۔